Vol. 1
No. 14



Friday
12th March, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES
Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

Note :—*At the beginning of the speech denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN
1954

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Friday, the 12*th March*, 1954.

The House met at Forty Minutes Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

Questions and Answers

(*See Part.* I)

L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, 1954

The Minister for Education and Local Government (*Shri Gopal Rao Ekbote*) I beg to introduce L.A. Bill No. VII of 1954, the Hyderabad Village Panchayat (Amendment) Bill, 1954.

Mr. Speaker : The Bill is introduced.

L. A. Bill No. VIII of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment Bill,) 1954

The Minister for Excise, Forests and Revenue (*Shri K. V. Ranga Reddy*) : I beg to introduce L.A. Bill No. VIII of 1954. the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1954.

Mr. Speaker : The Bill is introduced.

General Budget—Demands for Grants.

شری سید حسن (حیدرآباد سٹی)۔ میں ایک چیز عرض کرنا چاھتا ھوں ۔ یا تو ریسس کے بعد آدھا گھنٹہ اور دیا جائے تاکہ کٹ موشن پر اور تقریریں ھوسکیں۔ یا پھر ان لوگوں کو تقریرکا موقع دیا جائے جنہوں نے جنرل ڈسکشن میں حصہ نہیں لیا ۔

No answer was given.

* شری ایم ۔ نرسنگ راؤ (کلوا کرتی ۔ عام) ۔ مسٹر اسپیکر سر ۔ جنرل ڈسکشن کے دوران میں اور کل کٹ موشن کے دوران میں جو مباحث ھوئے ھیں ان کا خلاصہ یوں بیان کیا جاسکتا ھے ۔ راج پرمکھ کا انسٹی ٹیوشن قائم ھے ۔ جاگیرداروں کو معاوضہ دیا جاتا ھے ۔ منصبیں ختم نہیں ھوئی ھیں ۔ نظم و نسق کرپٹیڈ (Corrupted) ھے ۔ یا اس زمانہ کی طرح جوکہ انگریزوں نے قائم کیا تھایا نظام سرکار نے قائم کیا

قیا - ہریجنوں کا ادھار (उद्धार) نہیں ہوسکا - سوشیل سرویس ڈپارٹمنٹ برائے نام ہے - سررشتہ اطلاعات کے تعلق سے یہ بیان کیا گیا کہ پریس کو سبسیڈی (Subsidy) اس لئے دیجاتی ہے کہ کانگریس گورنمنٹ اور کانگریس پارٹی کے لوگوں کا پروپیگنڈہ کیا جائے - یہ مباحث کا خلاصہ ہے - میں اس مختصر سے وقت میں جو مجھے دیا گیا ہے صرف چند پائنٹس ان ہی مباحث کے تعلق سے عرض کروں گا - خرابیاں ہیں میں اس کو سب سے پہلے مانتا ہوں - بھوک ہے - افلاس ہے - دردرتا (दरिद्रता) ہے - بیماریاں ہیں - ان امپلائمنٹ (Unemployment) ہے - بہت سی خرابیاں ہیں - ساجی خرابیاں ہیں - معاشی خرابیاں ہیں - اس سے انکار نہیں ہوسکتا - ان ہی خرابیوں کا یہ بھی نتیجہ ہے کہ بہت سے دوست یہاں تشریف فرما ہے ہیں جو ہمارے دوستوں کی کم از کم دوتین پارٹیاں پیدا کرنے کی ذمہ دار ہیں ! ورنہ یہ باتیں نہ ہوتیں تو جنت ہی جنت تھی - خرابیوں کو دور کرنا چاہیئے اس میں کسی کو اختلاف رائے نہیں ہوسکتا - لیکن خرابیاں کس طرح دور کی جائیں - ایک شخص بھوکا مر رہا ہے - ایک ڈسٹیٹیوٹ پیزنٹ (Destitute Peasant) بازار میں پڑا ہوا ہے - اس کو کھانے کے لئے نہیں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ اس جانب کا کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے - جو اس کو دیکھے اور اس پر دو آنسو نہ بہائے . . . .

శ్రీ పి. వాసుదేవ్ : ఆటూ చెప్పండి.

శ్రీ ఎమ్ నరసింగరావు :ఆటూచెప్తాను, యిటూచెప్తాను.

اور پھر ٹھنڈے دل سے ٹھنڈے دماغ سے یہ نہ سوچے کہ آخر یہ بھوکا کیوں - یہ کیوں مر رہا ہے - یہ ڈسٹیٹیوٹ کیوں ہیں - یہ دیکھنے کے بعد وہ اس کی بیماریوں کو رفع کرنے کی کوشش کریگا - اس کا علاج کریگا اس کام کے کرنے میں وہ ٹھنڈے دل سے اور ٹھنڈے دماغ سے کام لیگا - اور سوچے گا - اس کے لئے پلان تیار کریگا اور خرابیوں کو دور کرنے کی کوشش کریگا - دوسری طرف یہ ہوسکتا کہ کوئی دوسرا آدمی اس کو پڑا ہوا دیکھ کر اموشنس (Emotions) سے کام لیگا اور کہے گا کہ جس بنگلہ کے نیچے یہ آدمی پڑا ہوا ہے اس بنگلہ کا رہنے والا اس کی بھوک کا ذمہ دار ہے - وہ تو پیٹ بھر کھاتا ہے اور یہ شخص بھوک سے مر رہا ہے اس لئے اس بنگلہ والے شخص کو وہاں سے ٹھوکر مار کر نکال دیا جائے تا کہ جو شخص مر رہا ہے اس کی حالت بہتر ہوسکے - یہی فنڈامنٹل ڈفرنس (Fundamental difference) ہم میں اور آپ میں ہے - ہم اس کی حالت پر دو آنسو بہاتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس کا علاج کس طرح کیا جائے - دوسری طرف موشن سے کام لیا جاتا ہے - ہمارا وہ طریقہ ہے اور ان کا یہ طریقہ ہے - میں میں عرض کرتا ہوں کہ ساجی نا انصافیاں ہیں - اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا - اس کے خلاف بغاوت کی جاسکتی ہے - ربلین (Rebellion) کیا جاسکتا ہے - مجھے اس سے انکار نہیں - ہندوستان کے سب سے بڑے ریبلین

مہاتما بدھ تھے جنہوں نے راج کو ٹھوکر مار کر سماجی نا انصافیوں کے خلاف ریبلین کیا۔ حضرت عیسی بھی بہت بڑے ریبلین تھے۔ سا کر ٹس بہت بڑے ریبلین تھے۔ حضرت محمد بہت بڑے ریبلین تھے جنہوں نے سماجی نا انصافیوں کے خلاف ریبلین کیا۔ مہاتما گاندھی بھی بہت بڑے ریبلین تھے جنہوں نے ہریجنوں کے ادھار کے لئے کام کیا۔ گاندھی جی نے ہریجنوں کے ادھار کے لئے جو کام کیا اس کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ گاندھی جی نے ہریجنوں کے ادھار کے سلسلہ میں جو برت رکھے کیا اس کی کوئی نظیر پیش کی جاسکتی ہے؟ کانگریس نے بھی ان کی تقلید میں ہریجنوں کی جو خدمت انجام دی کیا اس کی کوئی نظیر پیش کی جاسکتی ہے؟ اس کی کوئی مثال یا اس کا دسواں حصہ بھی پیش کیا جاسکتا ہے؟ اسمبلی اور اس کے باہر کریٹیسیزم (Criticism) کرنا تو بہت آسان ہے....

ایک آنریبل ممبر - آپ کیا کررہے ہیں -

شری ایم - نرسنگ راؤ - میں عرض کرتا ہوں ذرا آپ صبر سے سن لیجئیے - ایک زمانہ تھا یعنی میرے بچپن میں ہمارے اسٹیٹ کے اندر ہریجنوں کے لیڈر شری گوتم کے والد شری بھاگ ریڈی تھے - ایک زمانے میں رام سوامی بھی لیڈر تھے - پھر بی - یس - وینکٹ راؤ بھی لیڈر تھے اور اب اس آنریبل ھاؤز کے کم از کم ۲۵ - ۳۰ لیڈرس ہریجنوں کے موجود ہیں - یہ کیسے پیدا ہوئے - اگر اس زمانے میں مسلسل جدوجہد نہ کی جاتی تو آج کے لیڈر یہ لیڈر شپ کہاں سے آئی - ہریجنوں میں خود لیڈر شپ پیدا ہوئی اور وہ سماجی نا انصافیوں کے خلاف احتجاج کررہے ہیں - یہ کہاں سے آئی - یہ مسلسل ۲۵ - ۳۰ سال کی کوششوں کا نتیجہ ہے - میرا یہ ادعا ہے کہ کانگریس کی مسلسل مساعی اور اس کی خدمات کا نتیجہ ہے کہ آج اسٹیٹ کے اندر اتنے ہریجنوں کے لیڈرس پیدا ہوچکے ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ ہماری حالت بالکل خراب ہے اصلاح کرنا چاہیئے - یہ ایک بہت بڑی اصلاح تھی - دوسری چیز یہ ہے کہ آج ہم مختلف مقامات پر دیکھتے ہیں کہ کتنے ہریجن ھاسپٹلس موجود ہیں - کتنے ہریجن اسکولس چل رہے ہیں - کتنے مدرسوں میں بچے پڑھ رہے ہیں - اس کا آپ اندازہ لگائیے - پیوستہ سال کا مقابلہ گزشتہ سال سے اور گزشتہ سال سے حال کا مقابلہ کیجئیے تب آپ کو اندازہ ہوگا....

شری گنپت راؤ واگھمارے - (دیگلور - محفوظ) - کیا ڈاکٹر امبیڈکر کو بھی مہاتما گاندھی نے ہی پیدا کیا ہے -

شری ایم - نرسنگ راؤ - میں اس کا جواب کسی اور وقت دونگا - آپ مہاراجہ بڑودہ کی ھسٹری (History) دیکھئیے - آپ مداخلت مت کیجئیے - میں نے آپ کی تقریر میں مداخلت نہیں کی ہے - ان تمام چیزوں کو آپ کو سامنے رکھنا چاہئے - اور غور کیجئے کہ ہریجنوں کے تعلق سے کانگریس نے کیا خدمات انجام دی ہیں - میں کہونگا کہ ہریجنوں کے تعلق سے نہ صرف کانگریس نے بلکہ گزشتہ ۲۸ سال سے جس زمانے میں یہاں

یہ گورنمنٹ نہیں تھی - بلکہ پچھلی گورنمنٹ حیدر آباد سرکار تھی جس نے دوسرے امور میں نا انصافیاں کیں لیکن هریجنوں کے تعلق سے سمپتھی (Sympathy) کرتی رھی - مسلمان - کرسچین وغیرہ اپنے اپنے نقطہ نظر سے هریجنوں کو سدھارنے کے نظریہ سے کام کرتے رھے - کیا آپ سمجھتے ھیں کہ کانگریس نے کام نہیں کئے - کیا کانگریس صرف پروپگنڈہ کررھی ھے - میں اس کو نہیں مان سکتا - میں تو سب سے پہلے آپ سے یہ سوال کرتا ھوں کہ آپ اس سلسلہ میں کیا کررھے ھیں - میں تمثیلیں پیش کرسکتا ھوں کہ اس معزز ایوان کے کتنے کانگریسی ممبر هریجن سیوک سنگھ میں کام کررھے ھیں - انہوں نے هریجن سیوک سنگھ یا اور دوسروں کے توسط سے هریجنوں کے لئے کتنا کنسٹرکٹیو (Constructive) کام کیا ؟ - میں تعریف نہیں کررھا ھوں لیکن یہ . . . .

شری کے - وی - رام راؤ (چنا کونڈور) - نلگنڈہ ضلع میں آکر دیکھئے کہ . . . .

شری ایم - نرسنگ راؤ - نلگنڈہ میں بھی میں جانتا ھوں - خیر مجھے ٹائم کم ھے اس لئے جواب نہیں دے سکتا - راج پرمکھ انسٹیٹیوشن سے مجھے بھی کوئی مطلب نہیں ھے - لیکن یہ ست خیال کیجئے کہ میں وکالت کررھا ھوں لیکن یہ کہونگا کہ آج سے چھ سال پہلے یعنی ۱۵ - اگسٹ سنہ ۴۷ع کے حالات کا خیال کیجئے یہ میں آپ پر ھی چھوڑ دیتا ھوں - جب کہ ھمارے اس طرف کے بہت سے دوست جنگلوں میں بن باس گزار رھے تھے - جب هندوستان آزاد ھوا - اور ملک کی تقسیم ھوئی - جب قافلے کے قافلے پاکستان سے آرھے تھے اور قافلے کے قافلے هندوستان سے جارھے تھے - بھارت سرکار پریشانی میں تھی - اوس وقت آپ کا اٹیٹیوڈ (Attitude) کیا رھا ھے ، کیا آپ کا اٹیٹیوڈ ھلپ فل (Helpful) رھا ؟ اوس زمانے میں جب کہ یہاں لائق علی حکوست تھی یعنی ۱۵ - اگسٹ ۴۷ع کے وقت - آپ کا نعرہ یہ رھا کہ " نہرو کی سپورٹ کرو - پٹیل کی مخالفت کرو " آپ کا اٹیٹیوڈ کس طرح ھلپ فل رھا اس پر غور کیا جائے - اوس زمانے میں جب کہ بھارت سرکار کے سامنے کئی مسائل تھے اوس وقت اگر بھارت کا وہ آئرن مین (Iron man) وہ فولادی انسان اگر نہ ھوتا تو هندوستان کی کیا حالت ھوتی - ایک طرف سے ایک راجہ اٹھ کھڑا ھوتا اور اپنی آزادی کا دعوی کرتا - دوسری طرف سے کوئی نواب اٹھتا اپنی آزادی کا دعوی کرتا - ایک طرف سے نظام اٹھتے اور اپنی آزادی کے دعویدار بنتے - اور پھر خود آپ بھی اٹھتے اور اپنی آزادی* کے دعویدار بنجاتے - اوس زمانے میں اوس فولادی انسان کے سامنے کیا سوال تھا ؟ هندوستان کو ایک بنانے کا سوال تھا - هندوستان کے نقشہ میں پیلے اور لال رنگ کا جو فرق تھا اوس کو مٹانے کا سوال تھا - وہ سوال کسطرح حل کیا جاسکتا تھا اوس پر اوس فولادی انسان نے غور کیا - هندوستان کو ایک بنانے کے لئے آج هندوستان اوس فولادی انسان کا ممنون ھے - اور جس کے متعلق یہ سمجھا جاتا ھے کہ وہ هندوستان کے بسمارک (Bismark) تھے - اوس بسمارک نے هندوستان کے نقشے کو ایک کردیا - اوس نے لال اور پیلے رنگ کو مٹادیا - اوسوقت [illegible] راجاؤں سے مصالحت کیگئی کہ اگر آپ ھمارے وفادار رھتے ھیں تو ھم آپ کو [illegible]

اوس وقت اون سے انہوں نے معاہدہ کیا ۔ آج آپ کہتے ہیں کہ چونکہ حالات بہتر ہوگئے ہیں اسلئے وہ معاہدات منسوخ کردئے جائیں ۔ حیدرآباد سرکار کو اس طرح کرنے کا حق نہیں ہے ۔ (Interruption) بلکہ ہندوستان کے اون لڑکوں کو کرنا چاہئے جنہوں نے معاہدہ کئے ۔ وہ فولادی انسان تو نہیں رہا لیکن اون کے ساتھی پنڈت نہرو کو جن کے ہاتھ میں ہندوستان کی باگ ڈور ہے تصفیہ کرنا ہے ۔ ہم نہیں کرسکتے ۔ بلکہ وہ لوگ ہی تصفیہ کرنے والے ہیں ۔ اوس زمانے میں انہوں نے اوس وقت کے حالات کو موزوں سمجھکر معاہدات کئے ۔ اب آپ کہتے ہیں کہ اون کو منسوخ کردو ۔ ایسا نہیں ہوسکتا ۔ اون کو اپنی بات کا پاس ہے ۔ اون کو انٹرنیشنل میدان میں ہندوستان کا نام بلند رکھنا ہے ۔ دنیا میں اون کو بتانا ہے کہ اون کو اپنے معاہدات اور اپنی باتوں کی پابندی کرنا ہے ۔ اس لئے وہی لوگ تصفیہ کرنے والے ہیں ہم اور آپ تصفیہ کرنے والے نہیں ۔ جب وہ خیال کریں گے کہ راج پرمکھ کا انسٹی ٹیوشن غیرضروری ہے تو وہ اس کو برخواست کریں گے ۔ آپ کہتے ہیں کہ راج پرمکھ کا انسٹی ٹیوشن کیوں برخواست نہیں کرتے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آپ کے یا ہمارے اختیار میں نہیں ہے بلکہ ہمارے لیڈروں کے ان سے کئے ہوئے وعدوں کا لحاظ ہے ۔

اڈمنسٹریشن ۔ میں مانتا ہوں کہ برٹش گورنمنٹ سے ہندوستان کو بہت سے نقصانات پہنچے ہیں ۔ ہمیں جو نظم و نسق ملا ہے وہ برٹش گورنمنٹ اور نظام سرکار سے ملا ہے ۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ ہمیں ایک اچھا نظم و نسق اور اچھا اڈمنسٹریشن ملا ہے ۔ جہاں ہمیں برٹش گورنمنٹ سے کئی نقصانات ہوئے وہاں چند فائدے بھی ہوئے ہیں ان سے انکار نہیں کیا جاسکتا ۔ ان فوائد میں سے کمیونیکیشن (Communication) ریلوے سسٹم ۔ ٹلیگراف سسٹم ۔ پوسٹل سسٹم ہے ۔ اس لئے ہمیں ان کے ممنون کرم ہونا چاہئیے ۔ دیکھئیے کہ آج ساؤتھ ایسٹ ایشیا کی کیا حالت ہے ۔ آپ جائیے اور دیکھئیے کہ ایران ۔ انڈونیشیا ۔ عراق اور مصر کے نظم و نسق کی کیا حالت ہے ۔ انگریزوں کا احسان ہے کہ انہوں نے ہمیں ایک اسٹیبلشڈ اڈمنسٹریشن (Established Administration) حوالہ کیا ۔ (Cheers). ہاں آپ تالیاں بجائے لیکن یہ ایک حقیقت ہے ۔ اگر آپ برسر اقتدار آئیں تو شائد دار پر چڑھا دیں اور اپنی پارٹی کے لوگوں کو اقتدار پر لے آئیں لیکن ہمیں ایسا کرنا نہیں ہے ۔ ہمیں ایک سسٹم کے تحت چلنا ہے ۔ ہم برٹش گورنمنٹ کے شکر گزار ہیں تو اس لحاظ سے شکر گزار ہیں اور ہمیں شکر گزار ہونا ہی چاہئیے کیونکہ انہوں نے ایک اسٹیبلشڈ اڈمنسٹریشن ہمارے حوالے کیا ہے ۔ آپ اڈمنسٹریشن پر سوئپنگ ریمارک (Sweeping Remark) اس لئے کرتے ہیں کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ یہاں ڈیمارالائیزیشن (Demoralisation) ہوکر کشمکش پیدا ہوجائے ۔ آپ کی نیت سوا اس کے اور کچھ نہیں ہے ۔ ہمارے نظم و نسق میں میجارٹی آنیسٹ (Honest) اور وفادار لوگوں کی ہے ۔ آپ یہ نہ سمجھیں کہ

حب الوطنی کا جذبہ صرف آپ ہی لوگوں میں ہے ۔ حب الوطنی صرف آپ ہی کی میراث (Monopoly) بنکر رہگئی ہے ۔ اور سارے اڈمنسٹریشن میں غدار جمع ہیں ایسا نہ سمجھئے ۔ انسان کا ایک وقت آتا ہے اور وہ بتاسکتا ہے نہ وہ آپ سے کسی طرح کم نہیں ہے ۔ آپ ہمیں کرپشن کے بارے میں تو بہت کچھ کہتے ہیں لیکن گولیاں جو سنید پانی دودھ کے نام پر بیچتے ہیں اور اصلی گھی میں ڈالدا شامل کرکے جو دھوکہ دیا جاتا ہے اس کو آپ کیا کریں گے ۔ عہدہ دار رشوت لیتے ہیں ۔ میں اس کو مانتا ہوں ۔ لیکن ان بے ایمانوں کو آپ کیا کریں گے ۔ ان بے ایمانیوں کے انسداد کے لئے آپ نے کیا کیا ۔

شری پنڈم واسدیو (گجویل) ۔ آپ رشوت کا انسداد تو پہلے کیجئے اس کے بعد ہم . . .

شری جے ۔ بی ۔ متیال راؤ (سکندرآباد ۔ محفوظ) ۔ اررلیونٹ باتیں مت کیجئے ۔

شری ایم ۔ نرسنگ راؤ ۔ مہربانی کرکے انٹرپٹ (Interrupt) نہ کیجئے میں نے آپ کی تقریر کے وقت انٹرپٹ نہیں کیا ہے ۔ اس کے بعد کہا جاتا ہے کہ پریس کو کیوں امداد دیجاتی ہے وہ ہماری تصاویر اور تقریریں شائع نہیں کرتے ہیں ۔ ہاں پریس کو حکومت امدد دیتی ہے اور یہ آج بھی دیجاتی ہے ۔ حیدرآباد میں کوئی اچھا پریس ہوتا تو پریس کو ایجنسی کی امداد کی ضرورت نہ ہوتی . . . .

श्री. गोपिडी गंगारेड्डीः—(निर्मल जनरल):—पाॅइंट आफ आर्डर सर, पंधरा मिनट के बजाय बीस मिनट आप ले रहे हैं यह क्या बात है ?

[Laughter]

شری ایم ۔ نرسنگ راؤ ۔ ہاں میں ابھی ختم کرتا ہوں ۔ پریس کو امداد دیجاتی ہے تاکہ حیدرآباد میں اخبارات چھپیں ۔ اخبارات پر یہ احسان ہے جو گورنمنٹ کررہی ہے ۔ میرا بھی اس پیشہ سے تعلق تھا اور میں جانتا ہوں کہ اخبار والوں کے کیا خیالات ہیں ۔ آپ کو شکایت ہے کہ اخبارات میں کانگریسیوں کے فوٹوز آتے ہیں ان کی تقریریں چھپتی ہیں وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن مجھے یہ شکایت ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤز کی تقریروں کے سوا اور کسی کی تقریریں نہیں چھپتی ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کاغذ کی قلت ہے ۔ اتنی گنجائش نہیں ہے کہ گران قیمت کاغذ لیکر اخبار جاری رکھا جائے ۔ اب رہا یہ کہ آپ کی تصاویر شائع نہیں ہوتیں ۔ اس کا میں کوئی جواب دینا نہیں چاہتا ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ ۔ انفرمیشن سے جو تصاویر چھپتے ہیں اس پر اعتراض کیا گیا تھا ۔

شری ایم ۔ نرسنگ راؤ ۔ ہاں ۔ خیر میں جاگیرداروں کے بارے میں جو [illegible] کئے گئے ہیں ان کا اس وقت جواب نہیں دوں گا کیونکہ وقت نہیں ہے [illegible]

کٹ موشن پر میں کہوں گا تو اس بارے میں روشنی ڈالوں گا - اتنا کہتے ہوئے میں اپنی
تقریر ختم کرتا ہوں -

శ్రీ పి. లక్ష్మయ్య (నల్గొండ—రిజర్వుడు) :

అధ్యక్షమహాశయా,

మొట్టమొదట మనం శాసనసభలోకి వచ్చినప్పుడు సత్యము చెపుతామని ప్రమాణమ్ము తీసుకొన్నాము. నేను ఆనాడు చేసిన ప్రమాణమును దృష్టిలో వుంచుకొని వాస్తవమైన విషయాలు మాట్లాడటానికి నిలబడ్డాను. హరిజనుల కష్టాలు మీ ముందర పెట్టడంకోసం నేను నిలబడ్డాను. ఇప్పుడు హరిజనుల కష్టాలు ఎక్కువ అయినాయి. ఆనాడు గాంధీ మహాత్ముడు ఉన్న రోజుల్లో హరిజన సేవా సంఘాలని పెట్టి, వారు చెప్పినట్లు నడుచుకొన్నాం. ఈ జాతి పూర్తిగా కష్టం పొందుతోంది. ఈ జాతిని ఎట్లా లేవదీస్తారు? ఈ జాతి ఎందుకు పడిపోయింది? ఎట్లా పడిపోయింది?—అనేది చూడాలి. రెండువందల సంవత్సరాలనుంచీ ఈ జాతిని నష్టము చేశారు. ఈ జాతిని నాశనం చేశారు ఈ జాతి ఇప్పుడు ఎల్లా నిలబడుతుంది?

స్పీకరు :—

పటేల్ పట్వారీలు 300 ఇండ్లు, ౫౦ ఇండ్లు యీ విధంగా ఉండే గ్రామాలలో ఎనిమిదిమంది చొప్పున హరిజనులను ఏర్పాటుచేసి వారిచేత వెట్టిచాకిరి చేయించుకొంటున్నారు. పటేల్ పట్వారీలు యీ విధంగా చీలికలు పెట్టి, ఎనిమిదిమందికి ఐదు ఎకరాల భూమిని మాన్యం పేరుమీద ఇచ్చామని చెప్పి వారిచేత వెట్టిచాకిరీ చేయించుకొంటున్నారు. ఐదు ఎకరాలభూమి సరిపోతుందా? ఈ ౮ మందీ కుటుంబాలను ఆ ౫ ఎకరాలు ఏ మాత్రం సరిపోవు. కాని పటేల్ పట్వారీలు ఆ భూమిని ఎనిమిదిమంది పొత్తులో పెట్టారు. ఆ భూమి చేసుకోవాలంటే ఎనిమిదిమందిలో ఒక్కరికి కూడా సరిపోదు. ఈ విధంగా ౫ ఎకరాల భూమిని ౮ మందీ హరిజనులకు - ఇచ్చామని చెప్పి, వారిచేత వెట్టిచాకిరీ చేయించు కొంటున్నారు. ఈ విధంగా అచ్చటి హరిజనులను నానావిధముల కష్టపెట్టి వారిచేత వివిధమైన వెట్టి చాకిరీలు చేయించుకొంటున్నారు. వారు వెట్టిచాకిరి చేయకపోతే "మిమ్మల్ని ఊళ్ళోనే లేకుండా చేస్తామని" భయపెడుతున్నారు. ఎర్రమన్నుతెచ్చి ఇండ్లు అలకటం, వడ్లు దంచటం, అమీన్ ఇంటిముందు కావలి కాయడం, చింతచిగురు కోసుకురావడం, కట్టెలు కొట్టడం యీ విధంగా వారిచేత వెట్టిచాకిరి చేయిస్తున్నారు. వెట్టిచాకిరి చేయనంటే వారిపైన దౌర్జన్యాలు చేస్తున్నారు. ఈ హరిజనులు ౮ దినముల కొకసారి, ౧౦ దినముల కొకసారి బీటు వెడతారు. నల్లగొండనుంచి కొత్తపల్లి వరకు ముగ్గురు, కొత్తపల్లినుంచి చెన్నారం ముగ్గురు, అక్కడనుంచిదోలపల్లి ముగ్గురు యీవిధంగా బీటు జవాన్ వెడతాడు. ఒకడు పటేల్ పట్వారీల పక్కచుట్ట మోయాలి. ఒకడు బూట్లు తుడవటానికి ఉండాలి. మరొకడు వారి సామాను మోయాలి. మాదిగవాళ్ళు బీటు పోయినప్పుడు వాడు మాట వినటం లేదని అంటే పటేల్‌గారు అతన్ని సావిట్లోకి తీసుకువచ్చి వాళ్ళని మెత్తగా చితగ కొడతాడు. వారు ఇల్లా బాధలు పడలేక ఏమైనా ఇతర వృత్తులు చేసుకొందామన్నా వాళ్ళకి వేరే ఆధారాలు లేవు. హరిజనులు పటేల్

పట్వారీలు [illegible] కావలా కాయాలి. వాళ్ళ సావడిలో రాత్రిళ్ళు పండుకోవాలి. ఊళ్ళోకి గిరిదావరు వస్తే [illegible] వస్తాడు. వీళ్ళందరు వస్తే యీ హరిజనులు వారికి సేవ చేయాలి. వాళ్ళను కావలా కాయాలి. వాళ్ళవెంట తిరగాలి. వాళ్ళ సామానులు మోయాలి. గిరిదావరు వస్తే ఆ పటేల్, ౧౦ మందిని భూములు కొలవటానికి తీసుకు వెడతారు. ప్రొద్దున నుంచీ సాయంత్రం వరకు భూములను కొలిపిస్తారు. గిర్దావరుకు నక్షాలు వచ్చేవరకు వాళ్ళు అక్కడ వుండాలి. వారిచేత ఈ విధంగా వెట్టిచాకిరి చేయించుకొంటున్నారు. వారికి కూలి ఇవ్వరు. వారికి కూలీ ఇవ్వకపోతే వారు ఏమి తినాలి? ప్రొద్దునల్లా కష్టం చేస్తారు. ఇంటికివచ్చి ఏం తినాలి? వారు బయట కావలా కాయాలి. సావిడిలో పండుకోవాలి. డొంకలలో కూడా కావలా వుండి, అక్కడనే పండుకోవలసి వస్తుంది. గిర్దావరు ఎక్కడనుంచి వచ్చాడో ఆ ఊరుకు తిరిగి అతని సామాను మోసుకు వెళ్ళాలి. జమీందార్లు ౮ అణాలు కూలి ఇచ్చి హరిజనుల చేత రోజల్లా పని చేయించుకొంటారు. ప్రతివారు ఇల్లా వారిచేత చాకిరీ చేయించుకుంటే వీరిగతి ఎల్లాగు? హరిజనులచేత ఉచితంగా వెట్టిచాకిరీ, పనులు చేయించుకొని పెద్దవాళ్ళు అయినారు. వాళ్ళు ధనం సంపాయించారు. భూములు సంపాయించారు. వాళ్ళు నజరానా తీసుకువచ్చి నైజాంకు ఇచ్చి అతడిని ధనవంతుడిని చేశారు. ఇప్పుడు మావుజా ఇస్తున్నారు. ఈ విధంగా ప్రతి గ్రామం లోపల ౮ మందీ హరిజనులచేత ఉచితంగా వెట్టి పనులు చేయిస్తున్నారు. ఈ ౮ మందికి లెక్క కడితే ఒక్కొక్కడికి నెలకు ఐదు రూపాయలు జీతం. ఆ ౮ మందికి ౪౦ రూపాయలు అవుతుంది. సంవత్సరానికి ౪౮౦ రూపాయలు అవుతుంది. వారు ౨౦౦ సంవత్సరాలనుంచి ఉచితంగా కష్టం చేస్తున్నారు. మొత్తం వారు ఊరికి ౯౦ వేల రూపాయల పని చేశారు. నిజాముకిచ్చే మావుజా అవి మాకివ్వాలి. మనకు స్వాతంత్ర్యము వచ్చిన తరువాత, మన ప్రభుత్వము వచ్చిన తరువాత మాకష్టాలు పోతాయనుకున్నాం. మాకు మేలు జరుగుతుందనుకొన్నాం. మీరు చెప్పిన పద్ధతి ప్రకారం అప్పుడు నడుచుకొన్నాం. కాబట్టి ఇప్పుడు ప్రభుత్వము, వారికి రావలసిన ౯౦ వేల రూపాయలను ఇప్పించినట్లయితే వాళ్ళు మంచిగా భూములు కొనుక్కోవచ్చును. వాళ్ళు మంచిగా వ్యవసాయం చేసుకోవచ్చును. వాళ్ళకు ఖారిజ్ కాలా భూములివ్వకపోయినా సరే, పోరంబోకు లివ్వకపోయినా సరే, ఈ ౯౦ వేల రూపాయలు మాత్రం వారికి ఇచ్చినట్లయితే వారిని బాగుచేసినవారమవుతాము. ఆ విధంగాచేస్తే మిమ్ములను దేవుళ్ళుగా మొక్కవచ్చును. మీరే భగవంతుడని మొక్కుకొంటాం. ఆవిధంగా వారికి ౯౦ వేల రూపాయలు ఇప్పించాలని మనవి చేస్తున్నాను. భూములు ఇస్తామంటున్నారు, వారికి భూమిలిచ్చినంతమాత్రాన చాలదు. ఆ భూములు చేసుకోడానికి డబ్బు వారిదగ్గరలేదు. ఆ విధంగా వాళ్ళు డబ్బులేక వదిలిపెట్టిన భూములను పటేల్ పట్వారీలు స్వాధీనం చేసుకొని ఇతరులకు అమ్ముకొంటున్నారు. నల్లగొండజిల్లాలో నిర్సినాయిపెట్ల గ్రామంలోపల ౮ ఎకరాల ౪౦ కుంటల భూమిని రామచంద్రారెడ్డి అనే పటేల్—ఆయనే మాలీ పటేల్ కూడాను— 330 రూ. కు అమ్ముకొన్నాడు. హరిజనులు పోయి ఆ భూమిని అమ్మవద్దు; మాకు ఇస్తే మేము దానిని చేసుకొని బాగు పడతామని ఆయనవద్దకు వెళ్ళి బ్రతిమాలితే "నామీద దౌర్జన్యం [illegible]నికి వచ్చారని" చెప్పి వాళ్ళపైన కేసులు పెట్టారు.

[illegible]లలోపల పోరంబోకు భూమి వుంది. 'ఖారిజ్ఖాతా భూమి వుంది. ఆ భూమి [illegible] భూమిపై హరిజనులకు హక్కు వుంది.' అని చెప్పారు. శంకర్రా

అనే ఆయన కాంగ్రెసు నాయకుడనని చెబుతాడు. కొంత కాలం పోలీసులో కొలువు చేశాడట. ఆయనకు సర్కారు వారు భూమి ఇస్తానన్నారట. ఆయన హరిజనులు సాగు చేసుకొంటున్న భూమిని లాక్కొన్నాడు. పోలీసులను తీసుకు వచ్చి వారిని దెబ్బలు కొట్టించాడు. ఈ జాతుల అభివృద్ధికి ౩౨ లక్షలు ఇస్తున్నామని చెబుతారు. ఈ డబ్బు ఎవరికి ఇస్తున్నారు? ఈ డబ్బు అంతా ఎవరిదగ్గరకు పెడుతోంది.—అనేది ప్రభుత్వం వారు చెప్పాల్సి వుంది. ప్రభుత్వం ఇచ్చే డబ్బు మంచిగా ఖర్చు అవుతోందా? ఇప్పుడు ఖారిజ్ఖాతా పోరంబోకు భూములను హరిజనులు ఎనిమిదేండ్లనుండి, పదేండ్లనుండి సాగు చేసుకొంటున్నారు. ఇన్ని సంవత్సరాలనుంచి ఆ భూమి వారి స్వాధీనంలో ఉన్నా వారికి పట్టా లివ్వక పోతే ఎట్లా? ఇప్పుడు నేను ముఖ్యమంత్రితో మనవిచేసేదేమంటే, హరిజనులు సాగుచేసుకొంటున్న భూములకు పట్టాలిప్పిస్తే బాగుంటుంది. మేము దీనిని గురించి చీఫ్మినిస్టరుగారికి విన్నవిస్తే, కలెక్టరుకు వ్రాయమన్నారు. కలెక్టరుదగ్గరకు పోతే ఆయన తహశీల్దారుకు వ్రాశామని చెప్పారు. తహశీల్దారువద్దకు పోతే గిరిదావరుకు వ్రాశాం అతని దగ్గరకు వెళ్ళమన్నారు. గిర్దావరును అడిగితే పటేలుగారికి వ్రాశాను, ఆయననడగమన్నాడు. మేము మా భూములకు పట్టాలిప్పించమని పటేల్గారిని అడిగితే పట్టాలివ్వడానికి ఎకరానికిపది ఇరవై రూపాయలు ఇవ్వమని చెప్పారు. "మేం బీదవాళ్ళం; కూలీ లేనివాళ్ళం; మేం ఎక్కడ నుంచి డబ్బు తెస్తామని" అంటే, "డబ్బు ఇవ్వలేనివాళ్ళకు భూమి ఎందుకయ్యా?" అని అన్నాడు. మేంఎలా బ్రతకాలని అడిగితే మన్నుతిని బ్రతకమన్నాడు. గడ్డితిని బ్రతకమన్నాడు. మట్టితిని, గడ్డితిని ఎట్లా బ్రతకాలి? మేం చీఫ్మినిస్టరుగారిని మొరపెట్టుకొంటున్నాము. వారిని భగవంతునిగా తలచి మొరపెట్టుకొంటున్నాము. ఈ బీదల స్థితి ఆలోచించాలి ఈ హరిజనులకు వెట్టిచాకిరీ లేకుండా చేయాలి. భగవంతుడు ఎటువంటివాడో మాకు తెలియదు. మంత్రులే భగవంతుడని మేము అనుకోవచ్చును. త్రిమూర్తులు విష్ణువు, ఈశ్వరుడు, బ్రహ్మ అనుకొంటాను. విష్ణుమూర్తి చీఫ్మినిస్టరు, అంటాను. స్పీకరు ఈశ్వరుడు అంటాను. (ప్రైమినిస్టరు,) ప్రధానమంత్రి నెహ్రూగారు బ్రహ్మ అని అనవచ్చును. వీరందరు హరిజనుల కష్టాలను విచారించి, వారి కష్టాలను దూరం చేస్తారని మనవి చేస్తున్నాను.

श्री. माधवराव वायपनकर:—मिस्टर स्पीकर सर, मी आपल्या परवानगीने ६८,८९; ३७६ रुपयाच्या राजसत्तेच्या खर्चाच्या मागणीला १०० रु. ची कपात सुचविली आहे. यांत माझा मुद्देश, रेव्हेन्यू बोर्डाच्या कामकाजावर चर्चा करावयाचा आहे. बोर्ड ऑफ रेव्हेन्यूचें जें कामकाज चालतें तें फार हळू चालतें त्यामुळें आम्हां गरीब शेतकऱ्यांना फारच त्रास पडतो. दोन दोन, तीन तीन दिवस, आम्हांला हैद्राबादला येऊन रहावे लागते. यावयाला पांच रुपये, जाण्यास पांच रुपये, व राहावयाचा दररोजचा पांच रुपये खर्च धरून प्रत्येक खेपेला. २५ ते ३० रुपये खर्च येतो शिवाय इतके वेळां येऊन केसेस (Cases) चा निकाल लागत नाहींच व त्या पेंडिंग (Pending) पडून राहतात, व दोन दोन तीन तीन वर्षे निकाल लागत नाहीं.

पूर्वी आम्हांला वाटत असे कीं आता निजामचें राज्य जाऊन कॉंग्रेसच राज्य आलें म्हणजे यांत कांहींतरी बदल होईल पण मला असें दिसतें कीं यांत कांहीं हि बदल झाला

नाहीं. पूर्वी तालुकदारीचा मुराफा सुभेदारींत होत असे. आतांच्या सरकारनें सुभेदाऱ्या बंद करून टाकल्या, ठीक झालें, जनतेच्या पैशांत बचत झाली. पण शेतकऱ्यांच्या त्रासांत बचत झाली नाहीं. कारण परभणीच्या शेतकऱ्याला औरंगाबादची सुभेदारी जवळ पडत असे, पण आतां त्याला हैद्राबादला यावे लागते, व वाटेल तसा खर्च करावा लागतो. जेव्हां मिनिस्टर साहेबांच्या कडे डिव्हीजन (Revision) होते तेव्हां देखील फार वेळ लागतो. तेहि तिकडे विशेष लक्ष देत नाहींत. याला लोकशाहीचें राज्य म्हणत नाहीत. याला हुकुमशाहीचे राज्य म्हणतात.

तसेच शेतकऱ्यांच्या मुलांना सरकारी नोकऱ्या दिल्या जात नाहींत. ज्यांच्या जवळ शिफारसी असतात, ज्यांची मिनिस्टर पाशीं टिक्की असते, अशांनाच तहसीलदारी किंवा नायव तहसीलदारीची नोकरी दिली जाते. आमच्या मराठ्यामध्यें १०, १५ देखील ग्याझेटेड ओहदेदार नाहींत याकडे सरकारने लक्ष दिलें पाहिजे, आणि शेतकऱ्याच्या मुलांना सरकारी नोकऱ्या देण्याचा प्रयत्न केला पाहिजे.

आतांच अेका ऑनरेबल मेंबरने सांगितलें कीं कॉंग्रेसने लोकांच्या करितां असें केलें, व तसें केलें, पण मला त्यांना सांगावयाचें आहे कीं लोकांना कांहीं नको, त्यांना फक्त सुख पाहिजे. त्यांना जर तुम्ही तकलीफ दिली, तर तुमचें राज्य राहणार नाही.

तालुकदारीमध्यें सुद्धां शेतकऱ्यांना बसावयाला जागा मिळत नाही, आणि कोणी प्यांट सूट घालून आला कीं त्याला खुर्ची बसावयाला देण्यांत येते. मला सांगावयाचें आहे कीं सर्व जण शेतकऱ्यांच्या जिवावर जगतात, मग त्यांचीच हयगय कां करतां ?

बोर्ड ऑफ रेव्हेन्यूमध्यें आमच्या कितीतरी केसेस पेंडिंगमध्यें पडून आहेत. विचारले तर सांगतात की आज नाहीं अुद्या या. माझी स्वतःची अेक केस १४ वर्षापासून चाललेली आहे. मी अेकाला विचारले कीं आणखी किती दिवस ही केस चालेल, तेव्हां त्यांने सांगितलें कीं ही मालगुजारी नव्हे, अुमरगुजारी आहे. काय याला आयुष्य गुजारी म्हणावें काय ?

बोर्डाच्या मेंबर्स नी प्रत्येक जिल्ह्यामध्यें आठ आठ दिवस दौरा केला पाहिजे, व जाग्यावर निकाल दिला पाहिजे. असें केलें तर लोकांना सवलती मिळतील, आणि काम लवकर निघेल, तसेंच मला सांगावयाचें आहे कीं, तहसीलमध्यें कोणतेंहि काम शिफारसी शिवाय होत नाहीं, या कडे सरकारने लक्ष दिलें पाहिजे. यावर जो पर्यंत कडक पाहणी राहणार नाहीं तोपर्यंत ही अंदाधुंदी अशीच राहणार आहे. ही अंदाधुंदी अशीच चालू राहिली तर काय होईल हें सांगतां येत नाहीं. खालच्या कोर्टापासून वरच्या कोर्टापर्यंत, आणि रेव्हेन्यू बोर्डापर्यंत कडक पाहणी ठेवावी, व लोकांचें काम लवकर निकालांत काढण्याची ओहदेदारांना सूचना द्यावी. अेवढे बोलून मी आपले भाषण संपवितें.

श्री. नागोराव विश्वनाथराव पाठक (सिलोड) :—अध्यक्ष महाराज, कालपासून माननीय चीफ मिनिस्टरांच्या मागण्यावर बरीच चर्चा चाललेली आहे. मला पहिल्या प्रथम हें सांगावयाचें [illegible] अेका ऑनरेबल मेंबरने——

شری اختر حسن (جنگاؤں) - کیا قاعدہ کے لحاظ سے لوگ اسپیکر کو مخاطب کر کے تقریر کرنے کیلئے کھڑے رہ سکتے ہیں ؟

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - میں سمجھا نہیں -

شری اختر حسن - تقریر کیلئے کھڑے ہونے کیلئے اسپیکر سر کہکر مخاطب کیا گیا تا کہ آپ متوجہ ہوں - کیا ایسا کرسکتے ہیں ؟

Mr. Deputy Speaker: Members can address the Chair.

شری پنڈم واسدیو - ہم کٹ موشنس دئے ہیں - ہمیں موقع نہیں ملا اور اب صرف ایک گھنٹہ باقی رہ گیا ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - ایسا نہیں ہےکہ جوکٹ موشنس دیتے ہیں صرف ان ہی کو تقریر کرنے کا حق ہے اور دوسروں کو نہیں -

شری پنڈم واسدیو - کٹ موشنس اسی لئے دیتے ہیں کہ ..

Mr.Deputy Speaker: The Member may continue.

श्री. नागोराव विश्वनाथराव पाठक:—अेका ऑनरेबल मेंबरनें राजप्रमुखांच्या संस्थेवर टीका केली, आणि सांगितलें कीं ती संस्था नष्ट झाली पाहिजे. या बाबत आमचेंहि दुमत नाहीं परंतु प्रश्न असा आहे कीं कोणतेहि सरकार असो त्याचे कांहीं कररारमदार असतात; त्याच प्रमाणे आमच्या सेंट्रल गव्हर्नमेंटचाहि निजामा बरोबर करार झालेला आहे. या कराराबाबत आमचे नेते श्री. पंडीत जवाहरलाल नेहरू विचार करीत आहेत. त्यांनाहि वाटते कीं ही संस्था नष्ट व्हावी, आणि त्या दृष्टीनें आम्ही प्रयत्न करीत आहोंत. म्हणून विरोधी पक्षाच्या लोकांनी असे समजूं नयें कीं या करितां फक्त तेच प्रयत्न करीत आहेत. आम्ही हि त्या दृष्टीनें प्रयत्न करीत आहोंत. ही संस्था आम्हाला देखील नको आहे.

दुसरी गोष्ट म्हणजे वतनदारी बद्दल होय. यावरहि बरीच टीका विरोधी पक्षाकडून केली गेली आहे. पाटील आणि पटवारी याबद्दल मोठें पुराण आहे. तसेच या पाटील आणि पटवाऱ्यांचे पुराण आहे. आजकाल आमचें सरकार या बाबत प्रयत्न करीत आहे, व अेक कायदा आणण्याचाहि त्यांचा विचार आहे. निरनिराळ्या लोकांना तालुक्यांतून बोलावून त्यांचें मत अधिकाऱ्याकडून अजमावण्याचा प्रयत्न होत आहे. पण मला सांगावयाचें आहे कीं या कामांत दिरंगाअी होता कामा नयें. हे जुने सरंजामशाहीचे अवशेष आहेत, त्यांना नष्ट करण्याचा तावडतोब प्रयत्न झाला पाहिजे. माझें मत असें आहे कीं ह्यांना नष्ट कराच, पण प्रत्येक गांवांत अेक माली पाटलाची पोस्ट आहे ती अगोदर नष्ट करा. याचा अर्थ असा नव्हे कीं जे पाटील पटवारी आहेत त्यांच्या पोस्ट नष्ट करण्यांत दिरंगाअी झाली तरी चालेल. पण त्यांतल्या त्यांत ही जी माली पाटलाची पोस्ट आहे ती अगोदर नष्ट करावी अशी माझी चीफ मिनिस्टर साहेबांना विनंती आहे. या करिता सरकारनें मुंबअी प्रांतातील तलाठी सिस्टीम कायम करण्याचा प्रयत्न करावा. किंवा प्रत्येक प्रांतांतील अेका अेका जिल्ह्याचा अभ्यास करून निरिक्षण करावें, व जी पद्धत चांगली असेल

ती पद्धत आपल्या येथे कायम करावी व त्या दृष्टीनें सरकारने पाअूल अुचलावे अशी माझी सरकारला सूचना आहे.

सोशल सर्व्हिस डिपार्टमेंट बद्दलहि बऱ्याच लोकांनी टीका केलेली आहे. मला असें सांगावयाचें आहे कीं हें डिपार्टमेंट अितर राज्यांत नाही. तें फक्त आपल्या येथेच आहे. यांत ज्या गोष्टी केल्या जातात त्यां सर्व चांगल्याच आहेत. माझें असें म्हणणें नाहीं कीं सोशल सर्व्हिस, डिपार्टमेंट मध्यें कांहीं दोष नाहीं त्यांत कांहीं दोषहि असतील पण ते दूर करण्याचा प्रयत्न केला पाहिजे; हें सरकारचें काम आहे. मागील वर्षी या डिपार्टमेंट करिता ८ लक्ष ५७ हजार रुपये मंजूर झाले होते. या वर्षी थोडी जास्त रक्कम मागितली आहे. मला असे सुचवावयाचें आहे कीं यांत मोठमोठे अधिकारी आहेत परंतु अेकमेकांत संलग्नता नाहीं. यामुळें या खात्याकडून, म्हणावी तितकी चांगली सुधारणा लोकांच्या समोर येत नाहीं, व त्यामुळें विरोधी पक्षाच्या लोकांना टीका करण्यास वाव मिळतो. आमच्या औरंगाबाद जिल्ह्यामध्यें पुष्कळ काम या खात्याने केलें आहे, पण त्या संबंधीचे रिपोर्ट वेळेवर पाठवीत नाहींत. शिवाय या खात्याचे ऑफिसर लोकांच्या मध्यें मिसळत नाहींत. असे ऑफिसर असून नसून सारखेच. म्हणून चीफ मिनिस्टर साहेबांनी या कडे लक्ष द्या, वेंव अधिकाऱ्यांना ताकीद द्यावी की त्यांनी लोकांमध्यें मिसळून काम करावें, नाहीतर त्यांना कामावरून दूर करण्यांत येअील. या ऑफिसरांना लोकांत मिसळणे कमी पणाचें वाटतें ही प्रवृत्ती चांगली नाहीं. त्यांनी सोशल वर्कर्स बरोबर मिसळून काम करावे. असे झाले तरच या खात्याचा सदूपयोग होअील. अितकें बोलून मी आपलें भाषण संपवितों.

شری اختر حسین - جناب اسپیکر صاحب - آج پھر میں وهیں سے شروع کرتا هوں کہ جو سوازنہ هے اور اسکے جو الگ الگ گوشوارے هیں اسمیں جو تفاوت اور فرق مختلف مدات کی رقوںات میں همیں نظر آتا هے اسکے بارے میں، پھر ایک مرتبہ سوچنا هے کہ یہ تفاوت کیوں هے - آج جبکہ یہ دعوی کیا جاتا هے کہ هم جمہوری دور میں قائم هوچکے هیں اور هم نے عوامی حکومت قائم کرلی هے تو اسکے ساتھ ساتھ قدرتی طور پر اور منطقی طور پر یہ سوال پیدا هوتے هیں کہ جو اعلانات هم نے کئے تھے - عوامی جد و جہد کے دوران میں جو وعدے کئے تھے انکو کس حد تک پورا کررهے هیں - هم اپنے بجٹ کے گوشوارہ کے بعض پہلووں پر نظر ڈالتے هیں تو معلوم یہ هوتا هے کہ همارے اخراجات کے وہ مدات خاص طور پر بہت بڑھے هوئے هیں جنکو همیں کم سے کم تر کرنا چاهئے - جنکو گھٹانے کا هم نے قطعی طور پر وعدہ کیا تھا - یہ مدات نہ صرف پہلے کی طرح قائم هیں بلکہ انمیں کافی اضافہ هوا هے - ان مدات میں راج پرمکھ - جاگیردار اور بڑے بڑے عہدہ دار شامل هیں - ابھی آنریبل ممبر فار کلبرا گرتی جو شائید اسوقت یہاں تشریف نہیں رکھتے بڑے زور و شور سے ان گوری چمڑی والے انگریزوں کے گن گائے جنھوں نے دو سو سال تک اس دیش میں حکمرانی کی، همیں غلام بنائے رکھا اور اپنی مشنری کو استعمال کیا - وہ جنھوں نے هماری صنعتوں کو فروغ حاصل کرنے نہ دیا وہ جنھوں نے همارے ملک کے وسائل کو ابھرنے نہ دیا اور خام پیداوار کو اپنے ملک کیلئے استعمال کیا انکی تعریف کی جاتی هے کہ انکا بڑا اچھا اڈمنسٹریشن تھا۔ انکے اڈمنسٹریشن کی تعریف کی

جاتی ہے جسکے وائسرائے کی تنخواہ ۲۰ ہزار اور بڑے بڑے آفیسروں کی تنخواہیں ۵-۵ ہزار تھیں - جو ہمارے ملک اور قوم کو لوٹنے والے تھے انکی تعریف عوام کے آگے ۱۵ - اگست سنہ ۱۹۴۷ع سے پہلے کیجاتی تو معلوم ہوتا کہ عوام انکا کیا لحاظ کرتے - میں ان تعریف کرنے والے آنریبل ممبر سے یہ ادباً کہونگا

اتنی نہ بڑھا پاکئی دامن کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

آپکے دامن پر جو داغ ہیں لوگ ان پر اعتراض کررہے ہیں انکو بے اعتمادی کی نظر سے دیکھ رہے ہیں - اب عوامی حکومت آنے کے بعد بڑے عہدے ملتے ہیں بڑے ٹھیکے ملتے ہیں - بڑے بڑے گتے ملتے ہیں اور بڑی بڑی تنخواہیں ملتی ہیں تو یہ کہنا کہ یہ اچھی چیزیں ہیں - اس اڈمنسٹریشن کی تعریف کیجاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کا اڈمنسٹریشن اچھا تھا - انکی قصیدہ خوانی کیجاتی ہے - اس زمانے کے مسائل کے حل کیلئے آپ یہ منطق لوگوں کے سامنے رکھتے ہوئے اوس سابقہ نظام اور اوس ڈگر پر چلتے ہوئے نہیں بچ سکتے - آج لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ انکے حجام دھوبی اور گولی کیا کررہے ہیں گولی دودہ میں پانی کیوں ملاتا ہے - لوگ آج آپکی اس اخلاقی فلاسفی کو ماننے والے نہیں ہیں - لوگ اپنے مسائل کا فوری حل چاہتے ہیں- آج کی گورنمنٹ انکے مسائل کو نہ حل کرکے کانگریس بنچس کی جانب سے جو فلاسفی (Philosophy) پریچ (Preach) کیجاتی ہے اس سے کام چلنے والا نہیں ہے - اگر ان مسائل کو حل کرنے کیلئے اور اڈمنسٹریشن کو بنیادی طور پر درست کرنے کی کوشش نہ کیگئی تو پھر مجھے یہ عرض کرنا پڑیگا کہ اقتدار میں آنے کے بعد - گدیوں پر بیٹھکر آپ وہ زمانہ بھول گئے ہیں جو عوامی جدو جہد کا زمانہ تھا وہ وقت بھول گئے جبکہ آپ نے سیویاں بیلی تھیں- ہم اس زمانہ کو اور اوسوقت کے وعدوں کو یاد دلاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ آپکو اپنی راہ عمل متعین کرنا پڑیگا - اس خواب غفلت میں پڑے رہنے سے کام نہیں چلیگا تو ہم سے یہ کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کا جو اڈمنسٹریشن تھا اسمیں بڑی خوبیاں تھیں - ہمیں انکا شکرگزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے ایسا اڈمنسٹریشن ہمیں دیا - میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک بھول ہے - ایک بھاری غلطی ہے جس سے اپنے آپ کو دھوکا دیا جاسکتا ہے لیکن لوگ ان دھوکوں میں آنے والے نہیں ہیں - ہمارے دیش کے آزاد ہونے کے بعد جو ترقی کی راہ متعین کیگئی اور جو خاکہ ہمارے سامنے پیش کیا گیا تھا وہ ہمارے سامنے ہے - اسکے حصول کو پیش نظر نہ رکھتے ہوئے آج آپ واشنگٹن اور لندن کی طرف دیکھتے ہیں - آج ہم یہ کہتے ہیں کہ نظم و نسق کو ایسا بنانا چاہئے جو ایک منزل کی طرف بڑھے - خوش حالی کی منزل جسکو آپ ولفیر اسٹیٹ کہتے ہیں اور ہم پیپلز ڈیموکریسی (People's democracy) جہاں کسی کو سولی پر نہیں چڑھایا جاتا اور جہاں قتل عام نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کو زندہ رہنے اور انہیں اپنا صحیح مقام حاصل کرنے کا موقع دیا جاتا ہے - جہاں اونچ نیچ کا فرق نہیں رکھا جاتا - اس

منزل کی طرف جائیں - ہمیں اسکا یقین دلانا ہوگا - جسکا نہ صرف اپوزیشن کے لوگوں کو بلکہ مختلف جماعتوں کے لوگوں کو کانگریس پارٹی نے یقین دلایا تھا - ہم یہ کہتے ہیں کہ چین کو دیکھئے وہاں کیا ہوا - پنڈت سندر لعل جی جو گاندھی جی کے بہت بڑے چیلے تھے - کمار اپا بھی جو گاندھی جی کے چیلے اور ماہر معاشیات ہیں اور دوسرے ایماندار لوگ جو چین گئے ہیں انہوں نے وہاں سے آنے کے بعد کتابیں لکھی ہیں آپ انہیں دیکھئے - لیکن مجھے افسوس ہے کہ جب ہم چین کی مثال یا کوئی اور مثال دیتے ہیں تو وہ نہیں مانی جاتی بلکہ انہیں مختلف الفاظ سے ٹالنے کی کوشش کیجاتی ہے - چین میں کسطرح اڈمنسٹریشن بدلا ہے - وہاں کرپشن کو کسطرح دور کیا گیا ہے - وہاں سامراج کسطرح ختم کیا گیا - وہاں صرف تین چار سالوں میں حکومت نے کیا کیا کیا ہے اسکو دیکھئے - میں یہاں پر اڈمنسٹریٹیو سرویسز کے تعلق سے دو باتیں باتیں عرض کر کے گزر جانا چاہتا ہوں - چین میں جو سب سے بڑا آدمی ہے اوسکی تنخواہ (۶) سو روپیہ (ہمارے سکہ کے برابر) ہے - جو وہاں کے بڑے عہدہ دار اور آفسرس ہیں اونکی تنخواہ تین سو روپیہ سے زیادہ نہیں ہے - اسی طریقہ سے وہاں کا مزدور - اسکلڈ لیبر کو ڈھائی سو یا تین سو روپیہ ملتے ہیں - جے - سی کمارا پا صاحب نے اپنے مضمون میں یہ بات صاف طریقہ سے لکھی ہے کہ وہاں اسکلڈ لیبر کی جو آمدنی ہے وہ درمیانی طبقہ اور سرکاری ملازمین کی آمدنی سے زیادہ ہوتی ہے - اس لئے کہ وہ اپنی محنت کے ذریعہ ملک کی دولت میں اضافہ کرتا ہے - اسی کی وجہ سے وہاں کی سوسائٹی میں ناہمواری کم ہے - زیادہ سے زیادہ ایک اور دس کا فرق ہے - یہ نیا سسٹم جو انہوں نے لایا ہے وہ ہمارے لئے بھی قابل تقلید ہے - اس سے انکار کرنا حقیقت کو جھٹلانے کے برابر ہوگا - سنہ ۱۹۴۹ع میں اون کا بجٹ ۶۰ فیصد خسارہ کا بجٹ تھا - انہوں نے ایک سال میں اس خسارہ کو دور کردیا - دوسرے سال کا بجٹ جو انہوں نے بنایا وہ ۱۸ فیصد خسارہ کا بجٹ تھا - اور اب کے بجٹ میں کوئی خسارہ نہیں ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ اڈمنسٹریٹیو سرویسز کے سلسلہ میں انہوں نے ایسی سرویسز کو کم سے کم تر کردیا - وہاں کے بڑے بڑے آفیسرس جنس کی شکل میں تنخواہ لینے کو ترجیح دیتے ہیں - جے - سی - کمارا پا نے وہاں کے دو وزیروں سے گفتگو کی اون سے میں ایک ایسے ہیں جو جنس کی شکل میں تنخواہ لیتے ہیں - انہوں نے اس کی وجہ اون سے پوچھی تو جواب دیا گیا کہ ہمارے بچوں کی تعلیم کا انتظام اون کے کھانے کپڑوں کا انتظام گورنمنٹ کرتی ہے اس لئے اس شرط کو میں نے قبول کیا ہے - وہاں جو اون کو تنخواہ ملتی ہے وہ تین سو ساڑھے تین سو کٹی گیہوں ملتا ہے (یہ ایک پیمانہ ہے جو ایک پاونڈ کے برابر ہوتا ہے - اور اون کو دوسری ضروریات کی چیزیں بھی دیجاتی ہیں - اس کا وہاں کی اکانمی پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے - یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ ہم کانسٹی ٹیوشن کے بغیر کچھ نہیں کرسکتے - بار بار کانسٹی ٹیوشن کی بات لائی جاتی ہے - وہاں انہوں نے نیشنل بانڈز جاری کئے ہیں اور یہ تیقن دیا گیا ہے کہ جو لوگ گورنمنٹ کو روپیہ دینگے اون کو اجناس دیا جائیگا - بازار کے دام پر - اگر کم دام ہوں کم دئے جائینگے اور زیادہ ہوں تو زیادہ

اور منافع کے ساتھ بانڈز واپس لئے جائینگے - اس طرح سے اون کا خزانہ جو خالی ہوچکا تھا وہ بھر پور ہو جاتا ہے - میں یہ چند مثالیں پیش کرتا ہوں اور اپیل کرتا ہوں کہ آپ خواب غفلت میں نہ رہیں - آج اجالا آگے بڑھ رہا ہے - اجالوں کو آگے بڑھنے سے روکا نہیں جاسکتا - آپ ولفیر اسٹیٹ کسطرح بناسکتے ہیں جبکہ آپ کے بجٹ میں گنجائش ہی نہیں - پانچ پانچ چھ چھ ہزار تنخواہیں دیجارہی ہیں - اسٹیبلشمنٹ پر اتنا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے - ۵۰ سے لیکر ۸۰ فیصد تک خرچہ کو گھٹا سکتے ہیں - اخلاقیات کی باتیں کی جاتی ہیں - اس کے واسطے انگریز سامراج کے نمونے اور مثالیں دیجاتی ہیں - اور کہا جاتا ہے کہ ہم آپ کے شکرگزار ہیں - آپ کے احسان مند ہیں - لیکن آج کوئی شخص اس کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوسکتا - انگریزوں نے جو کچھ کیا وہ اپنے منافع کے لئے کیا - ہم ہرگز اون کے راستے پر نہیں چل سکتے - ہمارا راستہ چین کا راستہ ہوسکتا ہے - ہمارا راستہ خود ہمارا اپنا راستہ ہوسکتا ہے - آپ چند انسانوں پر لاکھ سوا لاکھ خرچ کرتے ہیں لیکن اون کلرکس پر جن کی ایک لمبی فہرست ہے صرف پندرہ ہزار روپیہ خرچ کرتے ہیں - جب تک خرچ کے اس تفاوت کو دور نہیں کیا جاتا آپ کا بجٹ متوازن نہیں ہوسکتا - نہ ہم اپنی آمدنی کو بیلنس کرسکتے ہیں - ایک اور پائنٹ جس پر آنریبل ممبر فرام کلواکرتی نے بحث کی - کل بھی اس سلسلہ میں بحث ہوئی - میری اپنی رائے یہ ہے کہ پریس کو سبسیڈی (Subsidy) دینا چاہئے یا نہ دینا چاہئے یہ سوال اس طرح سے نہیں آسکتا جس طرح سے ہاؤس کے سامنے پیش کیا گیا ہے - آنریبل ممبر نے یہ کہا کہ اگر پریس کو سبسیڈی نہ دیجائے تو کسطرح کام چل سکتا ہے - میں اون سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ اس اصول کو مانتے ہیں تو حیدرآباد میں جتنے اخبارات ہیں اور نیوز ایجنسیز ہیں اون کو سبسیڈی کیوں نہیں دیتے - سبسیڈی الگ ہے اور بلیک میلنگ الگ ہے - ان دونوں میں فرق کرنا چاہئے - آپ سبسیڈی کے نام سے بلیک میلنگ کرنا اور ان اخبارات کو با اثر طورپر اپنے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں - میں اس اصول کو تسلیم کرتا ہوں جمہوریت میں پریس کو سبسیڈی دینا چاہئے - یقیناً یہاں پریس کو امداد کی ضرورت ہے - اوسکو امداد دیجانی چاہئے - لیکن اس رنگ میں دیجانی چاہئے کہ کوئی امتیاز نہ برتا جائے - کوآپریٹیو کی بنیاد پر ایسی مدد دیجاسکتی ہے جو سب لوگوں تک پہنچ سکے - اس قسم کی مدد نہیں ہونا چاہئے جیسی کہ ورلڈبینک سے قرضہ کے طور پر دیجاتی یا امریکہ سے مدد دیجاتی ہے جس کے تحت کچھ شرائط بھی ہوتے ہیں - اس قسم کی مدد پریس کو یکطرفہ بنادیگا - اس سے وہی اغراض و مقاصد پورے ہوسکتے ہیں کہ سب عہدہ داروں کی تصویریں چھاپی جائیں - اون کی تقریریں چھاپی جائیں - یہی اوس کا فریضہ ہو جائیگا - لیکن اس سے جمہوری تقاضے پورے نہیں ہوسکتے - اس لئے پریس کو سبسیڈی دینے کےلئے جمہوری اصول اختیار کرنا ہوگا - اون کو کوآپریٹیو بیسس پر سبسیڈی دینا ہوگا - غیر مشروط سبسیڈی دینا ہوگا - پریس کو جو رقم دیجاتی ہے اوسکے بارے میں اعلان کرنا پڑیگا کہ ہماری یہ پالیسی نہیں کہ ہم پریس میں مداخلت کریں - لیکن یہاں یہ

صورت نہیں ہے - بعض پریس کی سرپرستی کی جاتی ہے اور اون سے اچھا سلوک روا رکھا جاتا ہے - لیکن بعض اخبارات سے اچھا سلوک روا رکھا نہیں جاتا - یہ غیر جمہوری طرز عمل ہے - میں تفصیلات بتلانا نہیں چاہتا - لیکن اپنے تجربہ کی بناء پر جانتا ہوں کہ رضا کار دور میں اور اوسکے بعد بھی میرے اخبار کو کوئی سبسیڈی نہیں دیگئی اور سبسیڈی نہ ملنے کے باوجود بھی میرا اخبار کامیابی سے چلتا رہا - اس لئے میں یہ عرض کرونگا کہ اخبار کو جمہوری بنیاد پر چلنا چاہئے اس کا فیصلہ اور حکم عوام ہی لگاسکتے ہیں کہ کونسا اخبار اون کا ہے اور کونسا اخبار اون کا نہیں ہے - اس لئے ہر اخبار کو غیر مشروط طریقہ پر سبسیڈی دیجانی چاہئے - ورنہ یہ طریقہ جاری رکھا جائے تو یہ سمجھا جائیگا کہ حکومت بعض اخبارات کا کوارڈینیشن (Co-ordination) خریدنا چاہتی ہے - اور اپنے پروگرام کو کام میں لانا چاہتی ہے - آج اگر ہم دوسرے ملکوں سے مقابلہ کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ کس طریقہ سے کام کرتے ہیں اور ہم کس طریقہ سے کام کرتے ہیں - ہمارے پاس کے عہدہ دار صرف یہی چاہتے ہیں کہ اون کی تصویریں اخباروں میں - آئیں کسی فنکشن کا افتتاح کرتے ہیں اوس کی تفصیل آجائے - اس قسم کی باتیں شائع کروائی جاتی ہیں - لیکن ہمارے قومی کام - ترقی کے مدات اور بجٹ وغیرہ کے متعلق ہمارا پریس خاموش رہ جاتا ہے - اس کی وجہ یہ ہے کہ گورنمنٹ اخبارات کے ایک سکشن کو ایک خاص طریقہ سے اپنی شہرت کے واسطے خریدنا چاہتی ہے - میں ایوان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ شہرت اس طرح سے خریدی نہیں جاسکتی نام آوری اس طرح سے خریدی نہیں جاسکتی - بلکہ اپنے کام سے اپنی مثال سے عوام کی بھلائی اور بہبودی کے کام کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے - اون کی ترقی اور خوشحالی کے ذریعہ حاصل کی جاسکتی ہے - اگر آپ اچھا کام کرینگے تو چاہے وہ اخباروں میں شائع ہویا نہ ہو - چاہے آپ کی تصویریں شائع ہوں یا نہ ہوں - بہرحال عوام آپکے احسانمند ہونگے - شکرگزار ہونگے - وہی شہرت اچھی ہوگی - لیکن سستی قسم کی شہرت حاصل کرنے کے لئے جو بھاری رقم دیجاتی ہے میں اوسکی مخالفت کرتا ہوں - میں حکومت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے طرز عمل کو بدلنے کی کوشش کرے - پریس کے تعلق سے اوسکو اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرنا چاہئے - جو تجویزیں میں نے رکھی ہیں اوس پر حکومت غور کرکے صحیح راستہ اختیار کرسکتی ہے - اتنا کہہ کر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

Many members rise in their seats.

Mr. Deputy Speaker:—Shri Syed Hasan

श्रीमती जे. अेम. राजमणी देवी:—(सिरसिल्ला-महफुज) स्पीकर सर, जरा अिधर भी तो देखिये, जिस तरफ से अुठनेवालों की तरफ तो आप देखते ही नहीं ।

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اس قسم کا ریمارک مناسب نہیں ۔

شری سید حسن ۔ مسٹر اسپیکرسر ۔ میرا پہلا کٹ موشن نان آئی ۔ ایس ۔ ایف کی ورکنگ کے بارے میں ھے ۔ نان آئی ۔ ایس ۔ ایف اس لئے قائم کیا گیا تھا کہ حیدرآباد کے انٹیگریشن سے پہلے جو فوجی لوگ یہاں پر ہٹائے گئے اون کے وظائف ۔ اور گرائچویٹیز (Gratuities) کے کیسس کا تصفیہ جلد از جلد کیا جائے ۔ ان میں سے دو هزار یا اوس کے لگ بھگ ایسے لوگ تھے جن کے کیسس نان آئی ۔ ایس ۔ ایف کے ذمہ کئے گئے ۔ کئی برس سے یہ محکمہ قائم ھے لیکن مجھے تعجب ھے کہ اس محکمہ نے اب تک بھی اپنا کام پورا نہیں کیا ۔ سال گزشتہ اسی ضمن میں ایک سوال کے جواب میں چیف منسٹر نے کہا تھا کہ اس کے لئے صرف (۲۸) هزار روپیہ رکھے گئے ھیں لیکن اس سال تو بہت کم رقم رکھی گئی ۔ لیکن ریوائزڈ بجٹ جو پیش کیا گیا اوس میں چار هزار کا اضافہ کیا گیا ۔ اور اس مرتبہ ۱۱ هزار روپیہ ھمارے سامنے بجٹ کے سلسلہ میں پیش ھیں ۔ نہیں معلوم ریوائزڈ بجٹ کے وقت اور کتنے هزار روپیہ کا اضافہ کیا جائیگا ۔ پچیس هزار سے زیادہ فوجیوں کے کیسس سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے قائم کردہ سنٹرل ریکارڈ آفس میں طے کئے گئے اور اونکو ختم کردیا گیا ۔ سنٹرل گورنمنٹ نے جو سنٹرل ریکارڈ آفس قائم کیا تھا اوسکے پاس کے پورے کیسس ختم کردئے گئے ھیں اور ختم مارچ دروہ محکمہ کلوز (Close) ہو رھا ھے ۔ لیکن تعجب ھے کہ اتنے کم کیسس ھونے کے باوجود نان آئی ۔ ایس ۔ ایف نے ابھی تک فوجیوں کے کیسس کا تصفیہ نہیں کیا ۔ بروقت ان کیسس کا تصفیہ نہیں ھونے کی وجہ سے لوگ مختلف مصیبتوں میں مبتلا ہو گئے ھیں اور بعض لوگ تو خودکشی بھی کرلئے ھیں ۔ نان آئی ۔ ایس ۔ ایف جس مقصد کے لئے قائم کیا گیا ھے صحیح معنوں میں وہ مقصد پورا نہیں ہو رھا ھے ۔ بلکہ چند مٹھی بھر لوگوں کو جو گورنمنٹ نے پرورش کرنے کے لئے یہ دفتر قائم کیا ھے نہیں معلوم وہ لوگ جب تک رھینگے کیا اوس وقت تک یہ دفتر قائم رھیگا ۔ ۱۱ هزار کا بجٹ اس ضمن میں رکھا گیا ھے گو حکومت کے نزدیک ۱۱ هزار روپیوں کی کوئی اھمیت نہیں لیکن ھم اور ھمارے پیچھے جو عوام ھیں وہ اس طریقہ سے اسراف کو برداشت نہیں کرسکتے ۔ آپ صرف اون چند مٹھی بھر لوگوں کی ھمدردی توکرتے ھیں لیکن هزاروں کی تعداد میں جن فوجیوں کو ہٹاکر زندہ درگور کردیا گیا کیوں حکومت اون کی طرف توجہ نہیں کرتی ۔ یہ صحیح ھے کہ انگریزوں کے جانے کے بعد مختلف ریاستوں میں اسٹیٹ فورسس کو ڈسبینڈ کیا گیا ۔ لیکن اون کے لئے متبادل صورتیں بھی نکالی گئیں ۔ اون کو اسٹیٹ کے دوسرے بٹالینس اور آر ۔ ٹی ۔ ڈی میں اور دوسرے ڈپارٹمنٹس میں جہاں موزوں سمجھا گیا جگہ دیگئی ۔ لیکن یہاں کی حکومت جہاں نپوٹ ازم اینڈفیوریٹ ایزم (Nepotism and Favouritism) اور کرپشن میں نمایاں خصوصیت رکھتی ھے وھیں تعصب میں بھی اس حکومت کو ایک امتیازی مقام حاصل ھے ۔ چونکہ ایک خاص فرقے کے لوگ اس میں زیادہ تعداد میں تھے اس لئے حکومت اپنے کار نامے کے طور پر تعصب برتتے ھوئے ان لوگوں کو زندہ درگور کرنے کا پروگرام بنائی ھے وہ سمجھتی ھے کہ وہ اس میں کامیاب ہوگی ۔

گذشتہ مرتبہ لیبر منسٹر صاحب نے میرے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ اسپلائمنٹ اکسچینج (Employment Exchange) میں (۳۱) ہزار سے زیادہ سابق فوجیوں نے اپنے نام ملازمت کے لئے درج رجسٹر کرائے ہیں۔ اندازہ کیجئے کہ ہر شخص کے زیر پرورش اگر پانچ افراد خاندان ہیں تو اسکے معنی یہ ہوئے کہ ایک لاکھ افراد گویا بیروزگاری کا شکار ہیں - چیف منسٹر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ ان غیر ملکیوں کو حکومت ہٹانا نہیں چاہتی جو ہمارے بٹالینس میں کارگزار ہیں اور سابق فوجیوں کی ان جائدادوں پر لینے کے بارے میں نہ سوچا گیا ہے اور نہ سوچا جائیگا - اوس حکومت کا یہ حال ہے جو سیکیولیریزم (Secularism) کا دعوی کرتی ہے - انسان خود مصائب و تکالیف برداشت کرسکتا ہے خود آفتیں جھیل سکتا ہے - خود بھوکا رہ سکتا ہے لیکن اوس سے اپنے زیر پرورش افراد خاندان کی بھوک پیاس اور مصیبت دیکھی نہیں جاسکتی - جب وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتا ہے تو کسی نہ کسی طرح مجبور ہو جاتا ہے کہ انکا پیٹ پالے اور اس کے لئے کوئی نہ کوئی صورت نکالے - چوری اور ڈاکے کی جو وارداتیں آج ہو رہی ہیں اوسکی اصلی وجہ یہی بیروزگاری ہے - یہی نہیں بلکہ ان لوگوں کی گریچویٹی اور پنشنس کے بروقت تصفیہ نہ ہونے کی وجہ سے ان میں کے متعدد لوگ خودکشی کرچکے ہیں - میں ایسے لوگوں کی مثالیں دیسکتا ہوں - میجر لفٹننٹ پارک اور میجر طالب علی ایسے ہی لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حالات سے مجبور ہوکر خودکشی کی حکومت ان سے واقف بھی ہے - اور آج انکے متعلقین دربدر پھر رہے ہیں۔

کوریا سے آئے ہوئے فوجیوں کی جب دعوت کی گئی تو اس وقت انکی دل بہلائی کے لئے فوج کے علحدہ شدہ سدیوں کا ناچ ہوا - وہ ناچ ہم نے بھی دیکھا - اسکے بعد ہم نے اون سے ربط قائم کیا اور کچھ معلوم کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ وہ بیچارے مختلف طریقوں سے روزگار حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن وہ ابتک ناکام رہے - وہ اور انکے متعلقین بھوک افلاس اور فاقہ کشی میں مبتلا ہیں لیکن حکومت ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش نہیں کرتی - سابق فوجیوں کو انکے رہائشی امکنہ سے علحدہ کیا گیا - انکا زبردستی تخلیہ کرایا گیا محض اپنے نائل نگر کے اجلاس کی خاطر چیف منسٹر صاحب غیر ذمہ دارانہ طور پر باتیں کرنے کے عادی ہیں - غلط بیانی سے کام لیا گیا کہ وہ لوگ کرایہ ادا نہیں کررہے تھے - اگر اڈجرنمنٹ موشن جو پیش کیا گیا تھا اسکے سلسلہ میں کچھ کہنے کا موقع دیا جاتا تو اون لوگوں نے جو کرایہ ادا کیا ہے اسکے رسائد پیش کئے جاسکتے تھے - حکومت کی جانب سے چیف منسٹر صاحب نے یہ بتلایا کہ کسطرح انہوں نے غلط طریقے پر امداد دی ہے - انہوں نے کہا کہ عمو گوڑہ کی اسکیم میں ان فوجیوں کو بسانے کے لئے امداد دیگئی - لیکن میں کہونگا کہ اون چند خاص فوجیوں کو امداد دیگئی ہے جو اہل نہیں تھے - اسطرح یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ان لوگوں کو امداد دیگئی لیکن وہ نا اہل ثابت ہوئے -

اگر آپ واقعی انکی امداد کرنا چاہتے ہیں تو انکو آرمڈ بٹالینس (Armed Battalions) میں کرنے کا موقع نہیں دیا جاتا ۔ چکومت تو یہ چاہتی ہے کہ غلط طریقے پر امداد دے اور یہ ثابت کرے کہ وہ نا اہل ہیں ۔ اسکے بعد میں منسٹرس اور ڈپٹی منسٹرس کے متعلق کچھ عرض کرونگا ۔ عوامی حکومت جب بنتی ہے اور عوام سے انکے نمائندے منتخب ہوکر آتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ اڈمنسٹریشن سے نا واقف ہوتے ہیں ۔ عوام کی بھلائی کے لئے جو منصوبے انہوں نے بنائے تھے وہ ساٹھ سالہ منصوبے ویسٹ پیپر باسکٹ میں جاچکے تھے ۔ ان پر کوئی عمل نہیں کیا گیا ۔ اس سلسلہ میں خاص کام اگر حکومت نے کچھ کیا ہے تو وہ یہ کیا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بیروزگار بنایا گیا ۔ اور اس پانچ سال کو غنیمت جان کر وہ زیادہ سے زیادہ دولتمند اور صاحب جائداد بننا چاہتے ہیں ۔ حکومت جب تشکیل دیجائے تو ملک کے عام حالات کو دیکھتے ہوئے حکومت تشکیل دیجانی چاہئے ۔ لیکن ہمارے چیف منسٹر صاحب جیسا کہ انہوں نے کہا کہ " میں اپنی چیف منسٹری باقی رکھنے کے لئے ہر چیز کو ذبح کر دونگا چاہے ملک کی بھلائی اس میں نہو " ۔ ملک کی بیروزگاری کا خیال نہ کرتے ہوئے انہوں نے پہلے تیرہ منسٹر منتخب کئے ۔ جب عوام میں ہلچل پیدا ہوئی اور عوام نے شور مچایا اور یہاں کوئی توجہ نہیں کی گئی تو سنٹرل گورنمنٹ کے توجہ دلانے پر تین وزراء ہٹائے گئے ۔ ناراض گروپ نے انہی مخالفت سے اسٹبیلیٹی (Stability) کو ختم کرنے کی ٹھانی . . . .

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ آپ کونسے کٹ موشن پر بحث کر رہے ہیں ؟

شری سید حسن ۔ وزیروں سے متعلق جو کٹ موشن ہے اس پر بحث کر رہا ہوں ۔

چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ اسٹیبیلیٹی کو دھکا پہنچا اور وہ صورت حال باقی نہیں رہ سکی ۔ اس میں ایک وزیر کا اضافہ کیا گیا اور آٹھ ڈپٹی منسٹرس قائم کئے گئے ۔ ڈپٹی منسٹروں کا تقرر عوام کی بھلائی کے لئے نہیں کیا گیا بلکہ ان ڈپٹی منسٹرس کا تقرر خود انکے اور انکے متعلقین کے لئے فائدہ مند ثابت ہوسکے گا ۔ انکو موٹر کار کا دیا جانا انکے تقرر کے شرائط میں نہیں تھا لیکن آج گورنمنٹ ڈپارٹمنٹ کی موٹریں انکی سواری کے لئے ہیں ۔ وہ جب اپنے گاؤں کو جاتے ہیں تو ان ہی موٹروں میں جاتے ہیں ۔ بائی الکشنس میں اپنی پارٹی کی نمائندگی کرنے کے لئے جاتے ہیں تو سرکاری موٹروں میں سرکاری دورہ نکال کر جاتے ہیں ۔ صرف اون خاص مقامات پر جاتے ہیں جہاں پولنگ (Polling) اور ووٹنگ (Voting) ہونے والی ہوتی ہے ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ آخر کس کی بھلائی کے لئے یہ آٹھ ڈپٹی منسٹرس رکھے گئے ہیں ۔ حکومت کے وزیروں نے جو اپنی تنخواہ رکھی ہے اوسکا مقابلہ سابقہ فیوڈل (Feudal) دور سے یا نظام کے دور سے کیا جانا چاہئے ۔ (۱۲۵۰) روپیہ تنخواہ لیتے ہیں اور پانچ سو روپیہ الاونس دیا جاتا ہے ۔ اسطرح حالی کیا جائے تو دیکھئے کتنی رقم ہوتی ہے ۔ ان

سب کی مجموعی مقدار نظام کے زمانے کے منسٹروں کی تنخواہ سے کسی طرح کم نہیں ہوگی - اسکے علاوہ اپنے کو ایک شاندار محل ریفریجریٹر اور اسی طرح کی جملہ آسائشوں سے آراستہ مہیا کیا گیا ہے اور موٹر کار بھی سواری کے لئے دی گئی ہے -

(The bell was rung)

میرے چار کٹ موشن ہیں انکے بارے میں مختصراً طور پر کہنا ضروری ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - جو ٹائم ہر آنریبل ممبر کے لئے مقرر کردیا گیا ہے اوس سے زیادہ نہیں دیا جاسکتا -

شری سید حسن - میں کوشش کرونگا کہ جلد ختم کردوں -

اس طرح حساب لگایا جائے تو تین ساڑھے تین هزار روپیه تنخواه هو جاتی ہے - اگر پہلے هی سے سیدھے سادھے طریقه سے ساڑھے تین هزار روپیه تنخواه مانگتے تو ایوان میں هم اعتراض کرتے اور تو باهر عوام کا ان پر اعتراض هوسکتا تھا اور پھر انکم ٹیکس کے علاوه سوپر ٹیکس ان پر عائد هوتا تھا اسلئے اوس نقصان سے بچنے کے لئے یه طریقه اختیار کیا گیا ہے اور اُس طرح ایوان اور عوام کو دھوکے میں رکھا گیا که هم عوامی وزیر هیں اسلئے (۱۲۰۰) روپیه لیکر کام کرتے هیں -

اسکے بعد میں جنرل اڈمنسٹریشن (General Administration) کے بارے میں عرض کرونگا - پولیس ایکشن کے بعد سے هم دیکھ رہے هیں که پالسی کے طور پر جنرل اڈمنسٹریشن میں باهر کے لوگ رکھے جا رہے هیں - پولیس ایکشن سے پہلے بھی هم دیکھتے تھے که حکومت کے عہدوں پر شمالی هند کے لوگوں کو اڈمنسٹریشن میں اهم خدمتوں پر رکھا جاتا تھا - میں پوچھنا چاهتا هوں که آخر اب بھی اسطرح کیوں کیا جاتا ہے - مقامی لوگوں کو موقع کیوں نہیں دیا جاتا - چیف سکریٹری صاحب سے متعلق پوچھا گیا تو چیف منسٹر صاحب نے جواب میں کہا که وه قابل آدمی هیں اور حکومت کو ان پر اعتماد ہے - اسکے معنی یه هوئے که یہاں کے آفیسرس قابل اعتماد نہیں هیں - جب ایسا هی ہے تو یہاں کے لوگوں کو دوسرے خدمات جن پر وه کارگزار هیں کیوں رکھا جاتا ہے اور انہیں آئی - اے - ایس بنانے کے لئے اسٹیٹ گورنمنٹ جبکه انکی کارگزاری سے مطمئن نه تھی تو کیوں سفارش کی گئی اور انکو آئی - اے - ایس کیوں بنایا گیا - چیف سکریٹری صاحب کو (۲۰۰۰) روپیه کلدار تنخواه دیجاتی ہے - اسکے علاوه سالانه ۱۳۲۰ روپیے کیوں دئے جاتے هیں جب چیف منسٹر صاحب منسٹرس کے برابر تنخواه لیتے هیں تو چیف سکریٹری دوسرے سکریٹریز کے مماثل تنخواه کیوں نہیں لیتے - غیر ملکی ڈپٹی سکریٹریز رکھے جاتے هیں - ایک صاحب جو باهر کے هیں اور آئی اے - ایس نہیں هیں انکو کیوں اکسٹنشن (Extension) دیا جاتا ہے -

آخر میں میں ریوینیو بورڈ سے متعلق کچھ عرض کرونگا - ریوینیو بورڈ کی جو تباه کاریاں هیں اون سے عوام نا واقف نہیں هیں اور یه سب غلط انتخاب کا نتیجه ہے

ایک صاحب کا انتخاب صرف فبور یٹیزم اینڈ نیپوٹیزم (Favouritirm and nepotim) کے تحت عمل میں آیا ھے - ریو نیو بورڈ پر ایک صاحب کولیا گیا او را سپر اعتراض کیا گیا کہ جونیر ہونے کے با وجود انکو کیوں لیا گیا - اسکے جواب میں چیف منسٹر صاحب نے یہ کہدیا کہ جو عہدہ دار ریونیو بورڈ کے کام میں ان ٹچ (In-touch) ہوتے ہیں انکو لیا جاتا ھے - اور یہ پوسٹ سکریٹری کے پوسٹ کے ایکول (Equal) ھے اور سلکشن پوسٹ (Selection post) ہوتی ھے - چند دنوں کے بعد انہوں نے کہا کہ یہ پوسٹ ایسی ھے کہ سکریٹری کی پوسٹ سے ریوینیو بورڈ کا ممبر بنایا جائے تو اسکو ترقی سمجھا جاتا ھے - اسکے معنی یہ ہوئے کہ چیف منسٹر صاحب اس سے واقف تھے کہ اسطرح کا ردو بدل ہونے والا ھے اسلئے ایسے لوگوں کو اس پوسٹ پر عین اسوقت جایا گیا جو آئی - اے - ایس نہیں تھے اور جنکا نام "سی" لسٹ میں تھا - چونکہ انکا نام سی لسٹ میں تھا اس کمی کو پورا کرنے کیلئے انکا نام "اے لسٹ" میں لایا گیا - کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ انکے علاوہ ایسے کتنے لوگ ہیں جنکو سی لسٹ سے نکالکر اے لسٹ میں لایا گیا ھے - کیا اس ایک لسٹ کے علاوہ حکومت کوئی اور لسٹ بتاسکتی ھے - ہمکو انکے انتخاب پر شخصی طور پر نہ کوئی خوشی ھے نہ کوئی غم اور نہ اعتراض لیکن انکی کارکردگی بھی تو دیکھنا چاہئے -

۱۷ - ستمبر کو میں نے ایک میمورنڈم (Memorandum) رجسٹریشن و اسٹامپ کے نقل نویسوں کے بارے میں دیا تھا اسپر تجویز کیگئی تھی کہ ناظم رجسٹریشن اپنی رائے کے ساتھ جلد از جلد اس کارروائی کو ریوینیو بورڈ بھیجدیں - ایک ھفتہ کے اندر ناظم صاحب نے اپنی رائے بورڈ کو بھیجدی لیکن میرے کئی خطوط لکھنے اور منسٹر کے جواب طلب کرنے کے باوجود آج تک ریوینیو بورڈ میں کارروائی پڑی ہوئی ھے -

(The Bell was rung)

ایک دو جملے کہکر ختم کرتا ہوں -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - اب موقع نہیں دیا جاسکتا - دوسرے صاحب تقریر کریں -

Shri M. Buchiah (Sirpur): Mr. Speaker, Sir, I have given some cut motions. I wanted to speak at the time of general discussion on the Budget, but I was not given a chance. Even now, I am not being given a chance.

श्रीमती राजमणी देवी : कल से जो शेड्यूल्ड कास्ट समस्यापर पर बहस हो रही है और हरिजनो के बारे में काफी बोला जा रहा है। मैं पूछना चाहती हूं कि यह जो बोला जा रहा है वह दिल से बोला जा रहा है। या ऊपर ऊपर से बोला जा रहा है।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :– आपको जिसने सिलेक्ट किया और बाद में आपने जो किया उससे मालूम होता है।

श्रीमती राजमणी देवी :– आप यहां जो बोल रहे हैं वह ओटोंपर शहद लगाने के बातें बोल रहे हैं। या दिल से बोल रहे है मुझे शक होता है आप अैसा दिखाना चाहते है कि हम हरिजनों के बहुत हमदर्द है। और अिसी लिये आप यहां बोल रहे हैं।

श्री. व्ही. डी देशपांडे :– यह गलत अिलजाम किया जा रहा है । जिन २० हजार लोगों के वोट लेकर आप आअी है अुनकी तरफ से अब बोलने का आपको कोअी अधिकार नही है ।

श्रीमती शांताबाअी :– बीच में बोलने का आपको कोअी अखत्यार नही है। आप चाहे तो बाद में बोल सकते है।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :– मै बराबर बोल सकता हूं जब कि अेक पार्टी को बिट्रे (Betray) किया जाता है।

श्रीमती राजमणी देवी :– मेरी समझ मे यह बात नही आती है कि जब मै बोलने के लिये अुठ कर खडी होती हूं तो ऑनरेबल लीडर आफ दी अपोजिशन अितने क्यों घबराते है। अैसा मालूम हो रहा है कि आपको मेरा यहां खडा होकर भाषण देना अच्छा नही लग रहा है। मै अेक अिलेक्शन के लिये खडी रही पार्टी के आदेश से खडी रही थी और यह बात सही है। पी. डी. अेफ. के लोगों ने मुझे सपोर्ट किया था. लेकिन अिस का मतलब यह नही है कि अुन्होने ही मुझे चुनकर लाया है। और मै यह भी बताना चाहती हूं कि जो जाती से हरिजन है और हरिजनों के दुःख खुद भोगे हैं वह आप लोगों से ज्यादा अिस बारे मे मैं बता सकती हूं। अेक जमाना था जब आप लोग हमारे लोगों के कंधोंपर बंदूकें रखकर लोगों को जागिरदार और जमीनदारों के खिलाफ भडकाना चाहते थे। और अपने पार्टी प्रोपोगेंडा के लिये अुन्हे अिस्तेमाल किया करते थे । अुनकी हालात का जरा भी लिहाज नही कया जाता था। मै कअी-अुदाहरण देकर अिस बात को बता सकती हूं कि आप लोगों ने हमारे लोगों पर कितने अन्याय, अत्याचार किये हैं।

شری جے۔ انند راؤ (سرسلہ۔عام)۔ ہماری پارٹی کی جانب سے تو آنریبل ممبر کھڑی کیجاتی ہیں۔ اور ہماری پارٹی کی طرف سے ہی الکشن جیتی ہیں اور اسکے بعد کانگریس میں گھستی ہیں۔ یہ بالکل بے بنیاد بات ہے۔ رشوت خوروں کی باتیں کیجارہی ہیں۔

श्रीमती राजमणी देवी :– शायद ऑनरेबल मेंबर को मालूम नहीं है, लेकिन मैंने अुनके साथ कुरीमनगर में अिलेक्शन लडा था कि हमारी जाती के लोग कैसी हालत मे हैं । मै वहां के क्या हालात थे और आज क्या हैं, यह अच्छी तरह जानती हूं ।

شری جے - آنندراؤ - یہ غلط ہے -

شریمتی شانتا بائی (مکہل - آتما کور - عام) - یہ کوئسچن آور نہیں ہے -

شری جے - آنندراؤ - یہ عوام کے ساتھ غداری ہے - ہریجنوں کے ساتھ غداری ہے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - جب آپ کی تقریر کا موقع ملیگا تو آپ جواب دیجئے - اس طرح انٹرپٹ نہ کیجئے -

श्रीमती राजमणी देवी :– मुझे बडा अफसोस होता है, जब कि अेक लेडी मेंबर बोल रही है तब आप अितना शोरगुल मचा रहे हैं। आप अेक लेडी मेंबर का आदर करना भी नही जानते हैं तो मेरी जात। के लोगों का क्या अुद्धार करेंगें ? मै ने तो पहले ही बताया है कि मैं अुनके साथ अिलेक्शान लढी। लेकिन अुन्होंने मुझे खडा नही किया था। मै अपनी पार्टी की तरफ से खडी थी और चुनकर आओी हूं हमारे ओटस् आपको मिले, और तुम्हारेमुझे मिले।

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - یہاں پارٹی کا ذکر نہ کیجئے - پارٹی سے متعلق ڈسکشن نہ کیجئے - اصل موضوع پر بحث کیجئے -

انٹرپشنس کے بارے میں یہی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اسیطرح انٹرپشنس ہوں تو مجھے سختی کرنی پڑیگی -

श्रीमती राजमणी देवी :– स्पीकर सर, कल से जो हरिजन समस्यों पर अुस तरफ के ऑनरेबल मेंबर बहुत कुछ बातें बोल रहे हैं। यह प्रेम जो दिखाया जा रहा है वह हाअुस के अंदर है या बाहर भी है ? में अुस गरीब तबके से तालूक रखती हूं जिसके गाने यह कल से गा रहे हैं। मेरे जिस्म में वही खून है जो रग रग मे दौड रहा है। ये वोटो में शहद लगाने की बातें जो कह रहे हैं। शायद यह तमाम बातें मैं अपनी पोती बाहर रखूंगी समझ कर अिस डर के मारे ऑनरेबल मेंबरोंने भाषण करने के लिये खडे होते ही अितना धूम मचाया और मुझे रोकने की कोशिश की।

निजाम के जमाने में जो अेक करोड रूपये मंजूर किये थे अुस वक्त यह तय किया गया था कि हरसाल सूद ही हरिजनों के बच्चों की पढाअीके लिये दो लाख रूपये होते हैं। वो दो लाख रूपये हमारे बच्चों की पढाअी के लिये खर्च किया जाना चाहिये। अैसा तय किया गया था। और अुस तरह न होते पुलिस अॅकशनके बाद से यानी पिछले छः सात साल से असल और सूद में से काफी रकम खर्च की जा रही है और काफी रकम खर्च होने की बिनापर अीस साल बहुत रकम कम पड रही है। लेकिन जबतक पॉप्युलर गव्हर्नमेंट है अुस वक्त तक बच्चों की पढाअी के लिये ज्यादा रकम खर्च करने के लिये तैयार हैं। अुसमें हुकूमत का कोअी दूसरा नुकासान होने वाला नहीं है। हमारे बच्चे ही अुन पैसों से पढेंगे। हाअुस में यह अेतराज किया गया है कि, यानी अुस तरफ के ऑनरेबल मेंबर सोशल सर्विस डिपार्टमेंट की तरफ से झोपडियां और बावलीयां खोदने के लिये और कामों के लिये कोअी मदद नहीं दी जाती लेकिन आप यदि आखें खोलकर देखेंगे तो आपको मालूम होगा कि सोशल सर्विस डिपोर्टमेंट की तरफ से बावलीयां खोदने के लिये और झोपडियां बनाने के लिये कितने ही देहातों मे मदद की गअी है। अितनाही नहीं बल्कि जंगलात से जिन लोगों की झोपडियां जल गअी थी अुनके लिये लकडी मुफत दी गअी हैं। और डिपार्टमेंट की तरफ से यह आॅर्डर भी दिया

गया है कि अगर अिस तरह किसी की झोपडिया जल गये हों तो अुन्हे सब तरह की मदद की जाय अिस सोशल सर्विस डिपार्टमेंट की तरफ से गरीबों के लिये कितना काम किया जा रहा है यह आप अुन्हे जाकर पूछे तो मालूम होगा। अिस लिये आप अिस तरहकी शिकायात करते है कि कुछ काम नही किया जा रहा है। कुछ सचाअी से तो बोलिये, यहां आप सचाअी को छोडकर बोल रहे है यहां अपोजिशन के चंद ऑनरेबल मेंबर्स अपोजिशन का पक्ष लेकर बोल रहे है और जनता को अैसा बताने की कोशिश करते है किहम ही अुनके हमदर्द है। लेकिन मै आपको अैसी कथी मिसाल दे सकती हूं कि आपने अुन लोगो को कितना कष्ट दिया है और आपकी पार्टी के फायदे के लिये अुन लोगो के कधेपर बंदूख देकर अुन्हे लढवाया और मरवाया है और अगर कोअी आपके विरूद्ध जाता है तो आप अुसकी जानहि लेते थे और कहते हो कि हुकूमत कुछ नही कर कही ह। आप के करमनो को बता सकती ह कि सिरसिल्ला गांव में जब कालरा से लोंग मर रहे थे तब हमारी शेडूल्डकास्ट के दो आदमियों को जादू किये बोलकर गांव के लोगों ने जिंदा जला दिया जिंदा ही दफनादिया लेकिन आपके पार्टी के लोगों ने अंदर ही अिस केस को दबाकर बताया गया कि वे खुद जल गये। अिस तरह करीमनगर तालुका मे अेक आदमी को मंतर करने का अिलजाम लगाकर तीस दाग लगाये और बाद में यह कहाजाता है गवाह नही मिल रहे है अुल्टा तुमही पर अिलजाम लगा दिया जायेगा। और गवाही को नही मिलने दे रहे हैं। अिसी तरह से कोंडा पलका गांव मे दसरे को अुनका हिस्सा मांगे तो पूरे घर गिरा दिये। आपकी पार्टी के देवय्यानामी कंन्सलर को भिजवाकर समझोता करतेहो अैसी ही और चंद बातें है वहां पर ये लोग हमारी जनता को कितना सुखी रखे। सुलतानाबाद मे शेखसिंदी गरीब हरिजनोके अिनामी जमीन सरमायादारों ने खीचने की कोशिश की तो आपकी पार्टि के अेम. अेल. अे साहब सर्मायादारों की तरफ पैरवी किये हैं। नलगोंडा जिले के अैसी ही चंद मिसालें हैं। अप्पाजीपेठ गांव में मा को अेक ही बेटा, आपकी पार्टि का कार्यकर्ता था वह तुम्हारी पार्टि का काम करते करते मर गया माँ अकेली थी पार्टि के लोगों के पास मदद मांगने गयीतो कहा गया कि जिनकी हुकूमत है अुनकी तरफ जावो और हमारी हुकूमत जब आयेगी तब हम तुमको मदद करेंगे। लेकिन मेरी समझ में नहीं आता कि अिन्हीके पार्टि से हर हालत से बर्बाद दुखी आफत में फसी जाकर कहती हैं मदद करनेको तो पार्टिसे हटकर हुकूमतका सवाल कहाजाताहै। अिससे खुद अंदाजा लगा सकते हैं ये कितने हमदर्द है हमारे लिअे। अिस तरह बेतोल गांव में हरिजनों को आशा दिलाकर कही जमीन दिलाते कहीं घर दिलाते कहकर झूठी अुमीदें दिलाकर जागीर-दारी की जमीन खींच कर अपने सगों को लिअे और गरीब मुंह देखते बैठें फिर कहते है कि हमारी गव्हर्नमेंट नहीं है अिस लिअे हम कुछ नहीं कर सकते हैं अैसा कहकर हट जाते हैं। अैसा कहना अिन देशभक्तों का कहांतक ठीक है। शेड्यूल्ड कास्ट ट्रस्ट फंड से हर साल २३ लाख रुपय बच्चों की पढाअी के लिये खर्च किया जा रहा है। अब सिर्फ १३ लाख रुपये बचत में हैं अिस साल २० लाख रुपये बजट मे रखे गये है अुनमें से आअिंदा साल के लिये दस लाख रुपये बच्चों की पढाअी के लिये खर्च किये जानेवाले हैं और अिसके अलावा हरिजनों की झोपडियां आदि बनाने के लिये ८ लाख ५७ हजार रुपये रखें है। वो २ लाख रुपये और ये ८ लाख ५७ लाख रुपय अैसे कुल मिलाकर ३० लाख रुपये के करीब होते है जो कि अिस साल के लिये रखे गये हैं यहां अेक बात बताना चाहती हूं कि यह रुपया खर्च करने में सोशल सर्विस डिपार्टमेंट की भी गलती होती है जो रुपया अेक साल में खर्च किया जाना चाहिये अुसकी मंजूरी सोशल सर्विस डिपार्टमेंट की तरफ से [illegible] में मिलती है।

और कहा जाता है कि अेक डेढ महिने में अिसे खर्च करना चाहिये। मुकामी लोगों के लिये अितनी रकम खर्च करना नामुमकिन होता है। फिर रकम मोटर में रखकर घूमते हैं और जो भी आदमी दिखा और जिसने हरिजन कहा रकम मांगे अुसके लिये वह रकम दी जा रही है। अिस तरह अगर रकम सालके आखीर में बाटने के लिये दी जाती है तो सही जरूरत जिसे हो अुसे वह रकम नही मिलती है । अिस तरफसे सोशल सर्विस डिपार्टमेंट के आधिकारियों को ध्यान देना चाहिये यह गलत तरीका है । जो रकम साल भर में खर्चकरनी है अुसकी मंजूरी साल शुरू होते ही लेना चाहिये । ताकि जरूरत के लिहाज से रकम बाटी जा सके। यह सब गलतियां मैंने बतलाअी है। वह गव्हर्नमेंट की मशिनरी की गलतियां है । लेकिन अब जब से हमारे चीफ मिनिस्टर साहब के पांस यह डिपार्टमेंट आया है मै अुमीद करती हूं अब ज्यादा अच्छी तरह काम किया जायेगा । ट्रायबल वेलफेयर के लिये तीन लाख रूपये रखे हैं । अुसमें कोया, लंबाडा वगैरा सब पिछडी और वन्य जाति के लोग हैं। अुनके लिये खर्च किये जाते हैं। ये लोग अितने पिछडे हुवे थे कि अुन्हे कपडे पहनना तक मालूम नही था और नंगे ही रहा करते थे और अब ये लोग काफी सुधर गये है और कपडे पहनना भी सीख गये हैं और अुनमे कुछ न कुछ तरकी हुअी है। यह सोशल सर्विस डिपार्टमेंट के ही कारण हुअी है। अिसके दफ्तरी कार्य के लिये १ लाख ५६ हजार रुपये रखे गये हैं । ये जो दफतरी कार्य के लिये है अिस कार्य से पहले से ज्यादा अच्छी तरहसे काम चलाना चाहिये। अब यह डिपार्टमेंट हमारी सी. अेम. के हाथ में आया है अिस लिये अिसका काम ज्यादा से ज्यादा अच्छा होगा और हमारी शेडयूल्ड कास्ट की हर तरीकेसे अुन्नति होगी अैसी अुमीद रखते हुये मैं अपना भाषण खतम करती हूं. ।

जो अबतक गडबड मचाये हैं अुनका मैं शुक्रिया अदा करती हूं ।

श्री. व्ही. डी. देशपांडे (अिप्पागुडा) :—वक्त का सवाल यहां पर पेश हुवा है। मेरा ख्याल हैं कि कल जितना टाअिम अिसके लिये रखा गया था अुसमें कुछ अिजाफा करना पडेगा। कल यह कहा गया था कि रेसस के बाद ऑनरेबल चीफ मिनिस्टर साहब अपना जवाब देंगे। मेरे भी दो कट मोशन्स है और मुझे भी अुनपर बोलने का मौका अभी तक नहीं मीला है। अगर अेक घंटा टाअिम और बढाया जाय तो अच्छा होगा अैसा मेरा ख्याल है। अिस बातका लिहाज करना चाहिये ।

چیف منسٹر (شری بی - رام کشن راؤ) - مجھے افسوس ہے کہ میں اس رائے سے متفق نہیں ہوسکتا - کافی چرچا ہوچکی ہے - ۵-۶ ڈیمانڈس پر دو دن سے بحث جاری ہے - ایک ایک آنریبل ممبر نے صرف اپنے ہی کٹ موشن کے بارے میں نہیں کہا ہے بلکہ سارے کٹ موشنس پر چرچا کی ہے - اسطرح ہاؤس کا کافی وقت لیا جاچکا ہے اور تمام مسائل پر روشنی پڑچکی ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मै पूछना चाहता हूं कि अब तक फायनान्स डिपार्टमेंट के बारें मे किसनें बहस की है। अुसके बारें में मेरी अेक कट मोशन है अुसपर अभी तक बिलकुल डिसकशन नहीं हुवा अिस लिये टाअिम बढाना चाहिये ।

شری بی - رام کشن راؤ - لیڈر آف دی اپوزیشن کے کٹ موشن کے بارے میں بھی اور دوسرے کٹ موشنس کے بارے میں بھی کافی لمبی چوڑی تقریریں ہوچکی ہیں -

श्री. व्हीं. डी. देशपांडे :—मैंने तो कल से अिन डिमांड्स के बारें में अेक लब्ज भी नही कहा है यह समझकर कि मुझे बाद में बोलने का मौका मिलेगा। मै समझा था जैसा कि पिछले साल मुझे मौका दिया गया था अुसी तरह अिस समय भी मुझे सबके बाद बोलने के मौका दिया जायेगा ।

Mr. Deputy Speaker : We shall see afterwards.

جن ممبرس کو تقریر کا موقع ملتا ھے اگر وہ زیادہ وقت لے لیں تو ایسي صورت میں کیا کیا جاسکتا ھے ؟

Shri G. Sreeramulu (Manthani) : I am not getting a chance to speak. What is the use of our giving cut motions ? There is no meaning in our giving cut motions. If the members on the other side also want to speak let them also give notice of cut motions, or we may be supplied with the number of Members desirous of participating from the other side.

Mr. Deputy Speaker : Shri M. Buchiah.

Shri M. Buchiah: Mr. Speaker, Sir, I have been keenly following the statements and arguments advanced by hon. Members belonging to both sides, and I have also heard the Finance Ministers' speech in which he called these administrative pay sheets as a common man's budget. I do not doubt the bonafides and sincerity of the Finance Minister in calling this a common man's budget. I have all the while tried to compare the practical side of it with the statements made by the Finance Minister. When I went through the Budget, I found that Hyderabad is a place of forest of Secretaries drawing thousands and thousands of rupees as salaries. Every man in Hyderabad knows that the Ministers in the popular Ministry are drawing only I.G. Rs. 1,250 as their salary and it is possible that the common man may feel that our Ministers are sacrificing a lot for him.

But when we practically go deep into the budget-pay-sheets we find that it is not correct and if the common man is asked, to believe, I think he will never believe that our ministers are drawing only Rs. 1,250.

At page 343 of the budget, the Chief Minister's office alone cost us Rs. 78,101 per year and this works out at the rate of Rs. 6,000 per month. Coming to the Finance Ministry, we find that we have to pay Rs. 58,433 per year and this also works out nearly to Rs. 5,000 a month. The minister is drawing inclusive of his personal staff an average Rs. 5,000. That

being so, I fail to understand how it is right on the part of the ministers to say that they are drawing only Rs. 1,250 a month.

Leaving this to the judgement of the common man, I will now come to the general administration department. The Chief Secretariat consists of 115 persons. It is, in my opinion, overstaffed. In addition to these 115 persons, it has got a staff of 54 temporary persons. There is one Chief Secretary who is drawing Rs. 2,250 per month. I do not know if there is a difference between the last year's and the current year's budget: in the previous year's budget we find only Rs. 2,250 for the Chief Secretary, but this time a special amount has been shown as Rs. 13,250 to the Chief Secretary. Whether it is intended to be a substantial increment to the Chief Secretary or as an appreciation amount to him, we do not know. This amount works out at the rate of Rs. 1,100 per month. Thus, on the whole, the Chief Secretary is drawing Rs. 3,354 per month. Well, it is often said by the Treasury Benches that the Opposition is always repeating the same old arguments. It may be so. We have been repeating but we have been expressing the public voice, the common man's voice. But what is it they have done? Did they ever try at least to understand it? They did not even try to maintain the status quo. It is the demand of the day that there should be reduction in the salaries of these huge-paid secretaries. On the other hand, they have increased the amount by another sum of Rs. 1,100 per month to the Chief Secretary. Next, in this Chief Secretariat, we have got 2 Dy. Secretaries, 5 Asst. Secretaries, 1 Registrar, 1 Asst. Secretary, 3 more other Secretaries, 1 on deputation, 38 plus 29 clerks, 4 stenographers, 14 and 12 typists, one care-taker, 1 mechanic, 2 telephone operators, and so on. It is a huge factory. I have seen one factory at Bellampalli called the Hyderabad Chemicals and Fertilisers Factory which also has got the same number of persons working. It is a small working unit. Our Chief Secretariat is bigger than that, but the out-turn, when we see, is very little. I happened to visit the Chief Secretariat and I found people loitering in canteens and chit-chatting with some of their guests and visitors. There is practically no work turned out. The other day I have heard the Chief Minister's statement in the House that he has chalked out a certain programme to minimise the red-tapism that is existing. When I heard his statement, however much I tried to accept it, I could not help feeling that it did not convince me particularly of the fact that I myself have sent a letter to the Excise

Minister with a memorandum attached thereto and after a period of 20 days when I had a talk with him on the phone and have abruptly dropped into his house and asked him whether he has received my letter, he said he did not and then I went up to his personal secretary and he directed me to another clerk who, in his turn, began searching for the letter. I was surprised to find the covering letter somewhere in some file and the enclosed memorandum in some other corner. When such is the fate of the letter that has been addressed by the people's representative—If such is the condition, then what should be the fate of an application submitted by a common man ? When I asked the Secretary he said that the Excise Minister who happened to be the President and also the Minister in charge of so many portfolios had all the while been on tour of the districts and had not therefore the ime and that was why the letter was not put up before him. I am not worried about my letter—whether it was put up or not, but I would like to know how the red-tapism could be put down and how, when, in spite of all these clerks, secretaries, private secretaries, personal secretaries and others attending on these ministers, my letter remained in the most unsatisfactory condition that I have just now explained, the ministers could claim that there is no red-tapism in their secretariats. This is how the General Administration Department works. I have given only a few examples but I believe most of my colleagues here know that the Central Secretariat is overstaffed with a top-heavy expenditure which the common man cannot bear, nor does his financial position permit him to bear such huge white elephants.

Next, I would like to take up the Information and Public Relations Office. It is a fine department with a model name, but I must say it would be better if it had been called 'Non-Information and Non Public Relations Office', instead of calling it as 'Information and Public Relations Office'. It has no information practically and it has no public relations with any of the public who are in Hyderabad and this I would like to put before the House with a simple example. During the last Budget session it was brought to the notice of this House as well as the Chief Minister that the information leaflets which come out from this information department are sent to the individual members of the House to their individual addresses when we are here attending the sessions. These leaflets go usually to our individual addresses and again return with the endorsement

sent back to Hyderabad. I would ask if it is worthy of its name, has this Department not got the information that we are here in Hyderabad since one month. If it has got that information, it could have easily sent the whole information leaflets to the M.L.A. Quarters with a peon who is already there in the department and that would have certainly saved an expenditure of 15 to 20 rupees on postal expenses. This is how the information department gets information. With regard to the public relations—another part of it, I fail to understand what are the sources and the links that the office has got with the public. It is sheer waste of time to go into the details. But if I have to be frank I must tell the House that there is no relation with the public maintained by this department. That it is so is proved by the Chief Minister's announcement when he has appointed the Deputy Ministers that, in order to have more relations with the public, he has appointed them. That itself is an indication that his public relations office does not keep relations with the public. That is how, not relying on his own department, the Chief Minister had come forward with the appointment of 8 more Deputy Ministers. It is however left to be seen how these Deputy Ministers will prove themselves and how they will keep public relations.

Again, from the statement made in the question-hour day-before yesterday or so, it was revealed that each minister has incurred a T.A. of Rs. 5,000 on an average during 1952-53. That was during a period when the State was having 13 ministers and that works out to nearly Rs. 65,000. But this time we have seen only Rs. 25,000 allotted for T.A. Now we have got 16 ministers at the above rate, the T.A. should come to Rs. 80,000. I do not know how they are going to keep up with Rs. 25,000. It may be that they come forward with a supplementary demand asking for the balance of Rs. 55,000. In the budget it is only shown as Rs. 25,000 but they have got a way to get it sanctioned and they come by way of supplementary demands.

The next point on which I would like to throw light upon is the sum of Rs. 25,000 set apart for saloons and sidings. I do not know what these saloons and sidings are. If it refers to the saloons which are lying at Nampalli and Kachiguda—it must be so—I do not understand why we should spend Rs. 25,000 on these idle carriages.

Leaving these aside, I will come to the Harijans and Backward classes. This item is a farce. Last year a sum of Rs. 1,70,000 or so was allotted to the backward classes for scholarships and other betterments. Though the year is coming to an end, the scholarship business is not yet over. Whether it is going to be spent or whether the amount will lapse, one should wait and see. We have been hearing huge cries both inside and outside the House that so many things are being done for the Harijans. We are all aware that the harijans' main profession is – not exactly the main profession at least, a portion of their profession is that of tannery and foot-wear making. But from the past records we find that a large number of orders have been placed outside Hyderabad for purchasing shoes and leather goods and such other things. Not a single step by the Government of Hyderabad has been taken to better this industry or this tannery business or the shoe-making industry or in any other way to better the conditions of the Harijans. Even now, it is not too late that we must look into this matter. We have got so many industries. There is one industry in Musheerabad which was existing in the name of the Hyderabad Shoes and Tanneries and some thing like that.It has been wounded up : I am told. But we have go tso many harijans, skilled and unskilled, who could prove better if proper arrangements and opportunities are made available. Why should not this Government move in this direction and try to,employ these harijans who have got skill ? We have got a huge number of these skilled and unskilled labourers unemployed not only in the cities but also in the district headquarters. I appeal to the Government that something substantial has to be done to these people; i.e. improve this industry in our country in order to better their condition.

Wtih these few words, I take my seat.

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

[illegible] B. Ramakrishna Rao and Shri V. D. Deshpande [illegible]ats..............

Mr. Speaker :There now seems to be a competition between the Leader of the House and the Leader of the Opposition.

(Laughter)

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मिस्टर स्पीकर सर. It is not a competion. चूंकि ज्यादा समय नहीं है मुख्तसर में मैं कुछ चीजें अर्ज कर देना चाहता हूं————

Mr. Speaker : I hope the hon. Leader of the Opposition will end his speech in ten minutes, and thus give thus time to the Chief Minister to reply.

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मेरा ख्याल है कि जरूरत पडे तो आधे घंटे के लिये हम हाउस का समय बढा सकते हैं। चीफ मिनिस्टर साहब को जब जरूरत पडी तो दो दो घंटे देने के लिये हमने कभी कोताही नहीं की है और आयंदा भी नहीं करेंगे।

Mr. Speaker : Please try to finish the speech in ten minutes.

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—दस मिनट में मैं नहीं कर सकता लेकिन कम से कम समय में लूंगा

شری پنڈم واسدیو - میں نے حیدرآباد کی تقسیم کے متعلق کٹ موشن دیا تھا - مجھے تقریر کا موقع نہیں دیا گیا اگر دیا جاتا تو ممکن ہے ووٹ ملتے - اب بھی ووٹ پر رکھیئے - شائد ووٹ ملجائیں -

(Laughter)

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मिस्टर स्पीकर सर, मैंने ऑनरेबल फायनान्स मिनिस्टर की तकरीर सुनने के बाद अेक कामन मैंन (Common man) के तौर पर अिस बजट की तरफ देखना शुरू किया। आज मेरे लिये सबसे बडी खुशी यह है कि अिसको कामन मैंन का बजट कहा गया कम से कम अिसे कामन मैंन का बजट कहना तो शुरू हो गया है। अिसके अनुसार अमल होना जब शुरू हो जायगा तब तो हम जरूर मुबारकबाद देंगे। कामन मैंन की नजर से मैंने अिस बजट की तरफ देखा तो पेज ४१२ पर जनरल अॅडमिनिस्ट्रेशन के डीटेल्स को देखा। अुसमें ३६०आफिसर्स के लिअे २३ लाख २९ हजार ३० रुपया खर्च किया गया है। अिसका अॅव्हरेज (Average) निकालने की कोशिश की तो माल्ूम हुआ कि हर आफिसर को सालाना ६ हजार ३ सौ रुपये मिलते हैं अिसके साथ साथ मैंने अेस्टॅब्लिशमेंट (Establishment) और अिनफीरियर स्टाफ (Inferior staff) की तादाद देखी तो वह ३४९७ हैं, यानी आफिसरों के मुकाबले में १० गुना ज्यादा है। अुसके लिये ३६ लाख ८० हजार ८१ रुपये की रक्कम रखी गअी है। अिसका अॅव्हरेज सालाना अेक हजार से भी कम है। ३६० आदमियों के लिये २३ लाख रुपये और ३४९७ लोगों के लिये ३६ लाख रुपये हैं यानी आफिसरों के मुकाबले में जिनकी तादाद १० गुना है अुनके लिये हिसाब के मुताबिक २३ लाख के दसगुना यानी २ करोड ३० लाख रुपये रखी जानी चाहिये लेकिन वह सिर्फ ३६ लाख रखी गअी है लेकिन अिन लोगों की तादाद से अेक दशांश कम लोगों के

लिये २३ लाख रखे गये हैं, और अिसको कामन मैंन का बजट कहा जाता है। हम कैसे मानें कि यह कामन मैन का बजट है? मुझे मालूम होता है कि हुकूमत के सामने दो कामन मैन हैं और अुनका लिहाज करके यह बजट बनाया गया है। अेक कामन मैन है वह चपरासी या क्लर्क वगैरा है और दूसरा वह है जोकि अंग्रेजों के जमाने से अेक खास चौखट में बिठाये गये हैं। फायनान्स मिनिस्टर साहब ने अपनी स्पीच में अुस दिन बजा फरमाया कि चौखटा वही है सिर्फ चेहरा बदल गया है। हम भी अिसको मानते हैं माअुंट बैटन चले गये और अुनकी जगह पंडित जवाहरलाल नेहरू आये यही शायद अुनके कहने का मंशा था। अिसी तरह से लॅंड रेवीन्यू के सिलसिले में मैंने देखा कि वहां २७२ अफसर्स हैं, अुनके लिये १,३४,८८८ रुपये हैं। अिसका अेव्हरेज निकाला जाय तो हर साल ५००० रु. निकलता है। वहीं पर अेस्टॅब्लिशमेंट और अिनफीरिअर स्टाफ के ७९३८ लोगों के लिये ४८ लाख १२ हजार २३ रु. खर्च होते हैं, यानी अिसका अेव्हरेज ६०० रुपये सालाना पडता है यानी ५० रु. महाना। तकरीबन आठ हजार लोगों पर पचास रुपये महाना खर्च किया गया और २७२ लोगों के लिये करीब करीब पांच सौ रुपये महाना खर्च किया गया। अिसलिये मुझे फायनान्स मिनिस्टर और हुकूमत से यही कहना है कि अंग्रेजों ने भी अिसी तरह से दो तबके हमारे मुल्क में पैदा किये थे और अिस तरह के तबके पैदा करनेवाला जो अुनका चौखटा है अुसको हम तबदील करना चाहते हैं, मगर आपको भरोसा है कि यही चौखटा कायम रहेगा अुसमें सिर्फ चेहरा बदलेगा, लेकिन अैसा आप समझते हैं तो हमारा ख्याल है कि चेहरा और चौखटा, दोनों खतम हो जायेंगे। आनेवाला जमाना ही अिस चीज को बता देगा। अुस तरफ के अेक ऑनरेबल मेंबर फ्राम कल्वार्कोत ने अभी फरमाया कि अंग्रेजों ने हमारे अूपर अुपकार किया कि अेक आयर्न फरेम कायम करके वे यहां से चले गये। अेक जमाने में मैं गांधी जी का हरिजन पढा करता था जब कि सिव्हिल सर्व्हिस फरेम की गांधीजी किस तरह से नुकताचीनी करते थे, वह मुझे याद आता है। अुन्होंने बताया था कि किस तरह से अिसी चौखटे की वजह से हमारा देश गुलामी में जकडा गया है, समाज में किस तरह से फूट डाली जाती है, किस तरह से दो वर्ग बनाये जाते हैं, जिसकी वजह से हमारी अव्वाम आगे नही जा सकती। आज भी चौखटा कायम है जिसकी वजह से हमारी अव्वाम न कुछ कर सकती है न किसी अफसर के पास पहुंच सकती है और न अपने कामों को अंजाम दे सकती है, लेकिन ऑनरेबल मेंबर फार कल्वकूर्ति जो शायद अभी भी गांधीवादी हैं पता नही लॅंड कमीशन के सदर बन जाने के बाद वे गांधी वादी रहे हैं या नही रहे हैं, लेकिन अुन्होंने कहा कि बडी अच्छी सिव्हिल सर्विस देकर अंग्रेज यहां से चले गये। अेक तरह का कलर ब्लाअिंडनेस (Colour Blindness) चंद मेंबरान और मिनिस्टरान में पैदा हो गया है। जिसकी वजह यही है कि अुसी अंग्रेजों के दिये हुअे चौखटे में बैठकर सोचने की अुन्हें आदत हो गयी है। हाअुस के सामने अिस तरफ से अेक ऑनरेबल मेंबर ने रखा कि चायना के अंदर रेवोल्यूशन के बाद अुन्होंने वहा के अॅडमिनिस्ट्रेशन में किस तरह की तबदीली की। वहां सप्लाय बेसिस पर अफसर रखे जाते हैं। हर आफिसर का महाना खर्च कितना होता है, कौनसी चीजों की अुसको जरूरत होती है वे चीजे अुसको दी जाती हैं और अिसके सिवा बीस या पचीस रुपये पाकिट मनी के तौर पर दिये जाते हैं। किसी की तनख्वाह अनाज के स्केल में रिडयूस (Reduce) की जाती है। अुसका खर्च कितना है, बाजार में भाव क्या है वह देखकर अुनको [illegible] है और अिस तरह से वहां आफिसर्स काम करते हैं। चंद लोग कहते हैं कि चायना में [illegible] ([illegible]ection) हुआ है। हमारा कहना है अच्छी चीज के लिये

अगर आब्सेशन हुआ है तो अुसमें कौनसी बुरी चीज है हिंदुस्तान की आजादी को कायम रखने के लिये यहां की जनता की भलाअी और बहबूदी के लिये अगर आब्सेशन हुआ तो क्या बिगडने वाला ह। अिसिलिये हम कहते है कि जो टाप हेवी (Top Heavy) खर्च सर्विसेस पर किया जा रहा है अुसको कम करना चाहिये ।

दूसरी चीज मैं कौन्सिल ऑफ मिनिस्टर्स के सिलसिले में कहुंगा। पहले तो अिसमें अेक आयटम रेफ्रीजरेटरों के बारे में देखा गया। किस कामन मैन के लिये यह खर्च किया गया यह मैंने देखने के लिये कामन मैन के आयटम मे देखने की कोशिश की लेकिन वह मुझे नहीं मिला। मिनिस्टरों के आयटम में मुझे यह खर्चा मिला। पहला अेतराज यह है कि यह खर्च हाअुस को बगैर पूछे किया गया। ४९,६०० रूपये की सप्लीमेंटरी डिमांडज के तौर पर यह मांग हमारे पास आअी थी लेकिन अेक चीज बनाअी गअी अिसलिय अुसको हम मंजूर करना पडा, लेकिन सवाल है कि अितना खर्च किस कामन मैन के लिये किया जा रहा है ? कौन्सिल आफ मिनिस्टर्स के बारे में यह खर्च किया गया है। आज कौन सा कामन मैन दो तीन हजार रुपये सब लागत लगाकर महाना खर्च सकता है ? अगर यह खर्च सचमुच कामन मॅन के लिये किया जा रहा है तो अिसका सिर्फ अेक सिफर कम कर दीजिये। आप मानते है कि सिफर कम करने से कोअी ज्यादा फर्क नहीं पडता, अगर अिसको कम कर दिया जाय तो मैं कहूंगा कि सचमुच कामन मॅन के लिहाज से यह बजट रखा जा रहा है और कौन्सिल आफ मिनिस्टर्स के लिये यह खर्च नहीं किया जा रहा है। खास कर जो डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखे गये हैं, शख्सी तौर पर मै किसी के बारे में कहना नहीं चाहता, लेकिन मै हुकूमत से पूछना चाहता हूं कि अेक या दो मिनिस्टरों को छोड कर बाकी मिनिस्टरों के लिये जो डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखे गये हैं अुनकी वजह से अुन डिपार्टमेंटस में कहां तक अेफीशिअन्सी बढी है। अिसके लिये आनरेबल मिनिस्टर्स जरा अपने दिल टटोलकर देखें, और हाअुस के सामने अिसकी रिपोर्ट रखें कि डेप्यूटी मिनिस्टर्स बनाने के बाद से अिन अिन डिपार्टमेंटस में अितनी अितनी अेफिशिअन्सी बढी हैं। हर काम के नाम से अपने मेंबरों में से किसी को डेप्यूटी मिनिस्टर तो. किसी को लैंड कमीशन का मेंबर तो किसी को किसी कमेटी का सदर अिस तरह से बंटवारा करना है तो आप कर सकते हैं, लेकिन कामन मॅन अुससे कायल नहीं है। नतीजा यह हो गया है कि पांच छे मेंबर्स मिलकर कोअी न कोअी मांग करते हैं तो अुसको फौरन कबूल किया जाता है और कोअी न कोअी जगह अुनके लिये मुहैया की जाती है। यह तरीका हमारे लिये अच्छा नहीं हो सकता। अिसलिये मैं समझता हूं कि यह मद बिल्कुल गैर जरूरी है। अगर आपके कामों में सचमुच आपको अिमदाद की जरूरत है तो ज्यादा से ज्यादा तीन या चार पार्लिमेंटरी सेक्रेटरीज आप रख सकते थे लेकिन वह नहीं रखे गये। हैदराबाद अैसी कौनसी बडी रियासत है कि जहां पर अितने डेप्यूटी मिनिस्टर्स रखे जायें और अुनके लिये अितना खर्च किया जाय। लिहाजा यह आयटम बहुत ज्यादा है, अिसलिये अिसको खतम कर दिया जाय।

अिसके बाद अेडमिनिस्ट्रेशन के सिलसिले में खास तौर पर फायनान्स डिपार्टमेंट पर कुछ आबजरवेशन्स (Observations) करने हैं। अिसमें अेक टेंपररी सेक्शन के नाम पर अेक स्टाफ मुसलसिल रखा जा रहा है। अुसके लिये कोअी जस्टिफिकेशन (Justification) नहीं बताया जाता। हुकूमत

ने अेक कमेटी अिस सिलसिलेमें कायम की थी, अुसका भी यह ख्याल था कि गैरमामूली तौर पर यह स्टाफ रखा जा रहा है। मैं अिस पर ज्यादा नहीं कहूंगा क्योंकि अेस्टीमेंट कमेटी की रिपोर्ट हाअुस के सामने जल्द ही आनेवाली है। वह जब आयेगी तब अुस पर मेंबरान गौर कर सकते हैं, लेकिन मैं अितना जरूर कहूंगा कि सेक्रेटरीज, डेप्यूटी सेक्रेटरीज और गॅजेटेड आफिसरों की तादाद जो यहां पर बताअी जाती है अुनके बारें में तमाम छानबीन करने के बाद में महसूस करता हूं कि दो डेप्यूटी सेक्रेटरीज की वहां जरूरत नहीं है। गेजेटेड आफिसरों में से २५ परसेंट को कम किया जा सकता है। और छ: महीने के लिये जितने स्टाफ की जरूरत रहेगी अुतने को रखकर बाकी टेंपररी स्टाफ को निकाल दिया जा सकता है और अिसके बजाय १ असिस्टेंट सेक्रेटरी परमनंटली (Permanently) और ४ टेंपररी तौर पर रखें जाय तो सारा काम अच्छी तरह से चल सकेगा। हुकूमत ने अिस सिलसिले में जो अेक कमेटी कायम की थी अुसके सिफारिशात भी नजरअंदाज किये गये। हमारे सामने अिसके बारे में कोअी वजह नहीं आअी है कि अुस कमेटी की सिफारिशातको क्यों नहीं माना गया।

अिसी डिपार्टमेंट के बारे में अेक और चीज यह रखना है कि तीन साल से हमारे सामने बजट आ रहा है लेकिन अुसमें अेक लमसम रकम हमारे सामने रखी जाती हैं। फायनान्स डिपार्टमेंट यह महसूस नहीं करता कि अिस रकम को किस तरह से रखा जाय जिससे अिसको हर आदमी समझ सके कि किसके लिये कितना खर्च किया गया है? मसलन रूरल पब्लिसिटी स्कीम रखी गअी है अुसमें लमसम अेक लाख रुपये दिखाये गये हैं। अिसी तरह से हरिजन वेलफेअर स्कीम के लिये २७ लाख रुपये बताये गये हैं, जिसमेंसे सात लाख रूपये सेंट्रल गव्हर्नमेंट से आये हैं, ये सात लाख रुपये कब आये हैं, अिस साल आये हैं या अुसके पहले आये हैं, अिसके कोअी तफसीलात अिसमें नहीं बताये गये। अिस तरह से जो बजट रखा जाता है वह आम लोगों को तो छोड दीजिये हाअुस के आरेनबल मेंबर भी अुसको ठीक तरह से नहीं समझ सकते। यह अेक बहुत बडा डिपार्टमेंट है। अुनको मालूम होना चाहिये कि आज के बदलते हुअे हालात को देखते हुअे बजट को किस तरह से तरतीब देनी चाहिये ताकि तमाम आनरेबल मेंबर्स अुसको समझ सकें।

प्लानिंग डिपार्टमेंट में अिस साल कुछ अिजाफा किया गया और तकरीबन ४२ हजार रुपये अुस पर खर्च किये जा रहे हैं। अिसमें अेक सेक्रेटरी का अिजाफा किया गया है, यह अिजाफा क्यों किया गया अिसका हमें पता नहीं चला। मैं अुम्मीद करता हूं कि चीफ मिनिस्टर अिसको हाअुसके सामने वाजे कर देंगे।

चूंकि चीफ मिनिस्टर साहब के पास रेवेन्यू डिपार्टमेंट है, अिसलिये मैं अर्ज करूंगा कि लॅंड कमिशन के सिलसिले में मैं अेक चीज हाअुस के सामने रखूंगा। अुन्होंने वायदा किया था कि छ: महीने के अंदर वे तमाम बातें तय करनेवाले हैं, और फॅमिली होल्डिंग का मामला साफ साफ हमारे सामने आयेगा, लेकिन लॅंड कमिशन का काम अभी शुरू हुआ है और अबतक जो पता चला है अुससे मालूम है कि अभी ४७ तालुकों में से सिर्फ ७ तालुको में लॅंड सेन्सस का काम पूरा हुआ है। अगर यह सही है तो अगले साढे चार महीनों में लॅंड कमिशन यह काम सब तालुकों में कैसे पूरा करेगी, और फिर चीफ मिनिस्टर साहब ने जो हाअुस में वादा किया था कि यह मुद्दत बढाने के लिये मैं फिर

हाअुस के सामने नहीं आअुंगा वह अुनका वायदा पूरा कैसे होगा, यह भी सवाल है। जिस तरह से चुनाव हुअे और जिस तरह से तमाम बातें चल रही हैं अुनसे शुबहा होता है। फिर भी अगर चीफ मिनिस्टर साहब छः महीने पूरे होने के बाद हाअुस में यह बतलायें कि यह काम पूरा किया गया है तो मैं जरूर अुनको कांग्रेच्यूलेट (Congratulate) करूंगा लेकिन आज जिस तरह से काम चल रहा है अुससे हमें यह भरोसा नहीं होता। अिसीलिये हमने फॅमिली होल्डिंग के लिये कोअी दूसरा सहल तरीका लॅड असेसमेंट का तरीका लेने के बारे में कहा था, लेकिन अितना खर्च करके अिस सवाल को हम करें तो मुश्किल बात होगी।

अेकानमी के लिहाज से मैं अेक और चीज हाअुस के सामने रखूंगा। रेवीन्यू बोर्ड के बारे में आम तौर पर यह ख्याल है कि यह अेक सुपरफ्लूअस बाडी (Superfluous body) है अिसको बरखास्त करना चाहिये। अेक जमाने में कॉंग्रेसमन का भी यही ख्याल था कि अिस बोर्ड की जरूरत नहीं है, तो मै अपील करूंगा कि अिस दृष्टि से अिसके बारे में सोचा जाय।

सप्लाय और पब्लिसिटी के बारे में कुछ स्कीम्स यहां रखी गअी हैं। जब सप्लाय डीकंट्रोल किया गया है तो अिसके लिये १६ हजार रुपये क्यों रखे गये हैं अिसका भी जवाब चीफ मिनिस्टर साहब को देना पडेगा। अिसके साथ साथ सप्लाय और रेशनिंग के अकाअुंटस को चेक (Check) करने के लिये अेक फायनान्शियल अडव्हायजर के तौर पर फायनान्स डिपार्टमेंट में अेक अफसर रखा गया है, और अिस सिलसिले में कुछ रकम यहां बताअी गअी है। अभी यहां बताया गया है कि अिसमें कुछ खर्च कम किया गया है। लेकिन अिसके सिवा अेक डेप्यूटी सेक्रेटरी का जो अमला रखा गया है अुसकी कोअी जरूरत नहीं मालूम होती। अिस तरह से अिसमें काफी कमी की जा सकती है।

अतियात और दीगर चीजों के बारे मे मैं ज्यादा नहीं कहूंगा। लेकिन शायद गोरवाला कमेटीने भी यह सिफारिश की है कि अिसकी जरूरत नहीं है। लेकिन अभीतक यह अबालिश (Abolish) नहीं किया गया है।

सोशल सर्विसेस के सिलसिले में मुझे कहना है कि ८ लाख ५७ हजार रुपये शेडयूल्ड कास्ट के लिये बतलाये गये हैं। यह रक्कम अुनके लिये रखी गअी है जिनको आप हरिजन कहते हैं, और जो अितने अनपढ हैं कि अेक प्रतिशत साक्षरता भी अुनमें नहीं है, और अुनकी तरफ तवज्जेह देना जरूरी है, हमारे स्टेट में अेक जमाने में अुनके लिये स्पेशल स्कूल्स खोले गये थे लेकिन बाद में अुनको बंद किया गया। मैं समझता हूं कि आज भी अुनके लिये स्पेशल स्कूल्स खोलने की जरूरत है। अगर अुन अनटचेबल्सके (Untouchables) स्कूलों में आप टचेबल्स (Touchables) के दस फीसद लडकों को परमिशन दें तो कोअी हर्ज नहीं है। लेकिन अुनके लिये स्पेशल स्कूल्स की आज भी जरूरत है। अिस लिहाज से जो खर्च किया जाता है वह कम है। हैदराबाद में हरिजनों की आबादी करीब ३२ लाख है। अुनके लिये ८ लाख ५७ हजार रुपये रखे गये हैं। तो फीकस के हिसाब से ५ आने ४ पाअी हर हरिजन के अूपर खर्च होता है। अितना थोडा खर्च करके हम अुनको लिटरेट बना सकेंगे और अुनके दीगर सवाल हल कर सकेंगे यह समझना गलत होगा। अिसलिये हुकूमत को अिस रक्कम में भी अिजाफा करने के बारे में सोचना होगा। अुधर के लोग हमेशा कहते हैं कि हमें भी

हरिजनों के बारे में हमदर्दी है। मालूम नहीं सचमुच हमदर्दी है या नहीं। कहा जाता है कि हरिजनों के बारे में हम लब पर शहद लगाकर बोलते है। लेकिन मै पूछना चाहता हूं कि आपके जबान पर जो शहद आया है असका जरा मजा तो अिन हरिजनों को चखाअिये। ८ लाख के बजाय कमसे कम ३२ लाख रुपये यानी अेक हरिजन पर अेक रुपया तो बढाकर बतलाअिये। तब हम कहेंगे कि सचमुच कॉंग्रेस के लोग हरिजनों के लिये खर्च करने के लिये तैयार है, और अुनके दिलों में कुछ हमदर्दी है। लेकिन आज हमारे सामने यह कहने के लिये कोअी चीज नही है। अिसलिये मै कहूंगा कि यह रकम बहुत कम है। हमारे यहां टॅंपल अेंट्री बिल (Temple Entry Bill) अबालिशन ऑफ अनटचेबिलिटी बिल (Abolition of Untouchability Bill) जिस तरह से बहुत से बिल हमने पास किये है। लेकिन प्रत्यक्ष व्यवहार में अुनपर कोअी अमल नही किया जा रहा है। मै चीफ मिनिस्टर साहब से पूछना चाहता हूं कि हरिजनों को मंदिर में नहीं आने दिया, या टचेबल्स की तरफ से अनटचेबिलिटी को माना गया, अिसलिये अितने अितने लोगों को चालान किया गया, अैसी कितनी केसेस अब तक हुअी हैं अुनको वह बतलायें। शायद वे यह कह दें कि हमारे यहां से अनटचेबिलीटी पूरी तरह से दूर हो गअी है, अिसलिये कोअी अैसा सवाल ही पैदा नही हुआ, और अिसलिये कोअी केसेस भी नही हुअीं। अगर वे अैसा कहें तो मै कहूंगा कि आप मेरे साथ देहातों मे आअिये। हरिजनों को वहां कितनी तकलीफ अुठानी पडती है अुनको देखिये। सिर्फ कागज पर कानून रखने से अनटचेबिलिटी दूर होनेवाली नही है। हम देखते है कि जिस शिदत के साथ अनटचेबिलिटी को दूर करने की कोशिश की जानी चाहिये वह नहीं हो रही है। यह चीज सिर्फ कानून से नही हो सकती। अुसके लिये पहले आपको अुनकी आर्थिक हालत दुरूस्त करने की कोशिश करनी चाहिये। वह अब तक नहीं की गअी है। कहा जाता है कि हम हरिजनों को हाअुस साअिटस (House sites) के लिये पैसा दे रहे है। लेकिन फायनान्स डिपार्टमेंट के पास जिस सिलसिले में मांग की गअी तो अुसने अुसको ठुकरा दिया। दूसरे आलात के अूपर खर्च करने के लिये आपके पास पैसा है लेकिन हरिजनों के लिये खर्च करने के लिये पैसा नही है। अगर हरिजनों के बारे में सचमुच हमदर्दी आपके दिलों में है तो फिर अुनके हाअुस साअिटस के लिये पैसा क्यों नहीं खर्च करते? अिसलिये मैं हुकूमत से पुरजोर मांग करता हूं कि अुनको हाअुस साअिटस के लिये ज्यादा पैसा दिया जाना चाहिये। अिसी के साथ साथ सिकंदराबाद में हरिजनों का अेक स्कूल है। अुसमें जो लागत है अुसका दो तिहाअी हिस्सा हुकूमत देगीं, और अेक तिहाअी हिस्सा शेडूल्ड कास्ट फंड से लिया जायगा अैसा कुछ मैंने सुना है। शेडूल्ड कास्ट ट्रस्ट फंड (Scheduled Castes Trust Fund) दिन ब दिन कम हो रहा है अैसा कहा जाता है तो अैसी हालत में अुसी में से यह लागत क्यों ली जाती है? हुकूमत अपनी तरफ से ही पूरा पैसा क्यों नहीं खर्च करती? अगर आपमें सचमुच हमदर्दी है, तो शेडूल्ड कास्ट ट्रस्ट फंड से अिसके लिये रुपया नहीं लिया जाना चाहिये। बेगारी के बारे में भी मुझे कहना है। अिस सिलसिले में हमने अेक कानून भी बनाया है। और कहा जाता है कि अुसपर बहुत कुछ अमल करन की कोशिश की जा रही है। लेकिन यहां अभी चंद हरिजन मेंबरों ने यह बतलाया कि जो फोर्स्ड लेबर (Forced labour) अेट्टी है, वह आज भी देहातों के अंदर चल रही है, और आपके अफसरों की काफी तादाद है जो आज बेगार लेती है। अिसलिये मेरा कहना है कि अिस कानून को बहुत सख्ती से अमल में लाया जाना चाहिये, वरना जो कानून हमने पास किया है अुसका कोअी असर न होगा। अिसी तरह से बॅकवर्ड क्लासेस (Backward classes) के लिये १ लाख ७१ हजार की रकम

रखी गअी है। अुनकी तादाद का लिहाज किया जाय तो अिस रकम से अुनकी क्या अिमदाद हो सकती है? मुझे बताया गया है कि बॅकवर्ड क्लासेस में कुल १२९ क्लासेस हैं। अितनी छोटी रकम से अुनके सवाल हल होनेवाले नहीं हैं। अिसके लिये हुकूमते हिंद से ७ लाख रुपये की अिमदाद आ रही है। अुसका भी हमें पता नहीं है कि वह अिस साल के लिये आअी है, या आयंदा साल आनेवाली है और अगर अिसी साल आअी है तो वह किस वक्त आअी। ये सब चीजें हाअुस के सामने साफ की जानी चाहिये। अिसके लिये जो रकम रखी गअी है वह बहुत कम है, अुसमें अिजाफा करना जरूरी है।

मेरे कटमोशन से और अेक दो चीजें सामने रखना था लेकिन वक्त न होने की वजह से मैं नहीं रख सकता। जो दो तीन आयटम्स (Items) हैं अुनमें से अेक आयटम के बारे में कहना है कि देहली और बंबअी में हमारे हैदराबाद हाअुसेस हैं, आनरेबल पी. डब्ल्यू. डी. मिनिस्टर और फायनान्स मिनिस्टर जो अुस जमाने में थे अुन्होंने कहा था कि अुनको बेचकर जो पैसा आयेगा वह पूर्णा प्रोजेक्ट के लिये खर्च करेंगे। मैंने यह चीज जनरल डिसकशन (General discussion) के वक्त हाअुस के सामने रखी थी। लेकिन फायनान्स मिनिस्टर ने अपनी स्पीच में किसके बारे में अभी क्या हो रहा है अुसको रिव्हील (Reveal) नहीं किया। अिन हाअुसेस के अिन्तजाम के लिये हुकूमत की तरफ से काफी रकम खर्च की जाती है, और शायद आयंदा भी की जायगी। वह आयंदा खर्च करनी पडेगी अैसी अुम्मीद तो हम जरूर करते हैं। लेकिन मैं यह अपील करूंगा कि पूर्णा प्रोजेक्ट के लिये अिस रकम को खर्च किया जाना चाहिये। ये चंद चीजें थी जो मुख्तसरमे मैं हाअुस के सामने रखना चाहता था।

आखिर में मैं यह कहूंगा कि जो क्रिटीसिजम्स (Criticisms) हमने हाअुस के सामने रखी हैं, टॉप हेवी अेक्सपेंडिचर (Top heavy expenditure)को खतम करने के बारे में खास कर जो कहा गया है, वह शायद फायनान्स मिनिस्टर को जंचा नहीं। अुन्होंने कहा कि टैक्स कलेक्शन और अॅडमिनिस्ट्रेटिव्ह मशीनरी पर जुमला ४६ फीसद खर्च हो रहा है तो कौनसी बडी बात है? लेकिन मेरी समझ में नहीं आया कि हमारी आमदनी का ४६ फीसद अिसी के अूपर खर्च करने के बाद नेशन बिल्डिंग डिपार्टमेंट के लिये हमारे पास कितना बचता है? और अुसमें हम कितना काम कर सकते हैं? अगर आप समझते हैं कि अितना ही खर्च होना चाहिये, और यही समझ लिया जाय कि यही अेक नेशन बिल्डिंग डिपार्टमेंट है, तो फिर तमाम खर्च अिसी पर क्यों न किया जाय? अगर यही सोचने का तरीका रहा तो यह टॉप हेवी खर्च कभी कम नहीं हो सकता। अुन्होंने कहा कि बाकी प्राविन्सेस में भी अितना ही होता है तो हमारे यहां क्यों न हो? हमने कभी नहीं कहा कि बाकी प्रांतों में कम होता है। हमारा यही कहना है कि सारे हिंदुस्तान में अंग्रेजों ने जो चौखट कायम की थी जिसकी आज भी यहां ताअीद की जाती है अिसी के अंदर आप अपने कारोबार चला रहे हैं लेकिन यह कोअी जमहूरी हिंद का तरीका नहीं है। जो जमहूरी हिंद हम कहते हैं कि कॉमन मॅन (Common man)का होना चाहिये अुसमें अिस तरह से टैक्स कलेक्शन और अॅडमेनिस्ट्रेटिव्ह मशीनरी पर ४६ परसेंट खर्च करने की गुंजाअिश नहीं है। अिसके बारे में आपके सामने चायना की मिसाल दी गयी। वहां अिसके लिये सिर्फ दस फीसद खर्च किया जाता है। किस तरह से वह किया जाता है अुसको भी मैंने बतलाया है। वही चीज आपको यहां करनी

पडेगी और अिस चौखटे को तबदील करना पडेगा। अुसको आप बदलनेके लिये तैयार नहीं हैं और आपको भरोसा है कि वह टूटेगा नहीं लेकिन हमारा कहना है कि वह टूटेगा। आनेवाला जमाना बतलायेगा कि वह टूटता है या नहीं। ट्रावनकोर कोचीन में वह टूटा है। आपने कहा कि नहीं टूटा। फायनान्स मिनिस्टर, साहब ने कहा कि ट्रावनकोर की तरफ ही हम क्यों देखें, पेपसू की तरफ क्यों न देखें ? तो मै कहूंगा कि ट्रावनकोर कोचीन हमारे नजदीक है,और पेपसू बहुत दूर है। ट्रावनकोर कोचीन का ही असर हमारे अूपर जल्दी हो सकता है। अिन सब बातों का ख्याल करते हुअे हुकूमत को सोचना चाहिये और कामन मॅन का जो अनकामन बजट (Uncommon Budget) हमारे सामने रखा है, अुसमें जो अनकामन चीजें हैं, अुन तमाम को वह निकाल दें। तब आप कह सकते हैं कि हमने कॉमन मॅन का बजट बनाया। नहीं तो हम जिस तरह से कहते आये है कि यह बजट कलोनियल (Colonial) फ्यूडल, (Feudal) जमीनदारी या जो कुछ भी हो अुसको मै दोहराने की जरूरत नहीं समझता, अुसको आप अच्छीतरह से जानते है, हमको वह कहना ही पडेगा। हमें आशा है कि अिसी तरह की रिपीटीशन (Repetition) की वजह से आपके चौखटे में कभी न कभी फर्क हो जायगा, और अिसीलिये हम आपको बारबार तनकीद करते है। में अुम्मीद करता हूं कि जो चीजें मैने हाअुस के सामने रखी है, अुनपर हुकूमत सोचेगी।

*شری بی - رام کشن راؤ - مسٹر اسپیکر سر - میں سارے مباحث کا جواب دینے سے پہلے صرف دس منٹ میں عام ریمارکس (Remarks)کے طور پرجو چند باتیں کہی گئی ہیں ان کی نسبت عرض کرنا چاہتا ہوں - بقیہ باتوں کی نسبت کچھ کہنا غیر ضروری ہے - چند چیزوں کے بارے میں تھوڑی بہت گرمی دودنوں کے عرصہ میں پیدا ہوگئی - بجٹ کے ناموں کے بارے میں اور چوکھٹ کے سمبندھ میں بہت سی چیزیں کہی گئیں - اس لئے مجھے کچھ زیادہ کہنا نہیں ہے - میں صرف کٹ موشنس کی اصل چیزوں کا جواب دینا چاہتا ہوں - لیکن اس سے پہلے صرف اس قدر عرض کردینا چاہتا ہوں کہ عام طور پر کریٹیسزم کا اثر کس وقت ہوتا ہے اور اس کی نوعیت کیا ہونی چاہیئے تاکہ اس کا اپوزٹ پارٹی پر کچھ اچھا اثر مترتب ہو - میں جنرل طور سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں - بات یہ ہوتی ہے کہ بجٹ ہر سال پیش ہوتا ہے - ہر حکومت پیش کرتی ہے اور اپوزیشن اس پر ضرور کریٹیسائز کرتا ہے - لیکن کرٹیسیزم کا انداز اگر کنسٹرکٹیو (Constructive) ہو اور یہ معلوم ہو کہ جہاں کوئی اچھی چیز کی جاتی ہے تو اس کو رکگنائیز (Recognise) کیا جاتا ہے اور اس کے نقائص کا تذکرہ کرتے ہوئے دوسری چیزوں پر تنقید کی جاتی ہے تو اپوزٹ پارٹی کو یہ خیال رہتا ہے کہ ہماری طرف سے جو چیزیں ہوئی ہیں اگر ان کا اپریسی ایشن (Appreciation) نہیں کیا گیا تو کم از کم انہیں منشن (Mention) تو کیا گیا - جو خامیاں ہیں چاہے اس سے اتفاق ہو یا اختلاف انہوں نے اس کا ذکر اپنے انداز میں کیا - لہذا ہمیں اس سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں - لیکن میں کہتا رہا ہوں اور اب بھی میرا یہی خیال ہے کہ بجٹ پر کریٹیسیزم کرنے کا جو طریقہ آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن نے

گذشتہ تین سال سے (یہ تیسرا بجٹ ہے اس لئے میں عرض کررہا ہوں) اختیار کیا ہے وہ کچھ اسید افزا نہیں ہے - وہ طریقہ اس قسم کا ہے کہ وہ اپوزٹ پارٹی (میں اپنے آپ کو ان کے مقابلہ میں اپوزٹ پارٹی کہتا ہوں) پر کوئی اچھا اثر مترتب کرنے والا نہیں ہے - اگر کریٹسیزم دوسرے طریقے سے کیا جاتا تو اس کی جو قدر و قیمت ہوسکتی تھی وہ قدر و قیمت ہمارے دلوں میں اور کم از کم میرے دل میں نہیں پائی جاتی - میں مجبور ہوں - میں اس لئے اس کو نہیں پاتا ہوں کیونکہ میں یہ دیکھتا ہوں کہ جس بات پر جس حد تک کہنا چاہیئے اس کی کوشش نہیں کی جاتی - بلکہ جاو بیجا - موقع و بے موقع کہا جاتا ہے اور جب کوئی اچھی چیز بھی ہوتی ہے تو اس کو رکگنائز (Recognise) نہ کرتے ہوئے حد سے متجاوز ہوکر کریٹیسیزم کیا جاتا ہے- یہ سائیکلا جیکل فیاکٹر (Psychological factor) ہے کہ اس کی قدر و قیمت اپوزٹ پارٹی کے دل میں گھٹ جاتی ہے - اور اس قسم کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے جیسے فرض کیجئے کہ اوپیم انجکشن (Opium injection) ہمیشہ دیا جاتا رہے تو آدمی جس طرح اس کے اثرات سے امیون (Immune) ہوجاتا ہے اسی طرح ٹریژری بنچز میں بھی اپوزیشن کے کریٹسیزم کے سے ایک امیونٹی (Immunity) پیدا ہوجاتی ہے- اور ان کا کریٹیسیزم جائز بھی ہو تو اس کا جو کچھ اثر ہونا چاہیئے نہیں ہوتا - اسی طرح جیسے کہ اچھے کاز (Cause) کو بھی کوئی وکیل بری اڈوو کیسی (Advocacy) سے ہارنے پر مجبور ہوتا ہے - اچھا کریٹسیزم دوسرے طریقہ سے پیش ہوتو اس پر سوچا جاسکتا ہے - لیکن اگر وہ اس طرح کا ہو تو سو چنے کا کوئی موقع فراہم نہیں کرتا یا اس پر سوچنے کی رغبت پیدا نہیں ہوسکتی - یہ ایک سائیکلاجیکل چیز ہے جسکو میں عرض کرنا چاہتا تھا - میرا مشورہ اب بھی یہی رہیگا کہ ڈائرکٹ پائینٹس (Direct points) اور کٹ موشن پر کرٹیسیزم کی بجائے اگر کرٹیسیزم اسکیاٹرڈ (Scattered) ہو اور ہر چیز کرٹیسائز کی جائے یا کرٹیسیزم کی بنیاد محض آئیڈیولاجیکل ڈفرنسس (Ideological differences) پر ہو ، جو شائد قیامت تک رہینگے تو زیادہ تر اسکا اثر زائل ہوجاتا ہے - میں اسقدر عرض کردینا چاہتا ہوں - اس سے بڑھکر کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا -

اب رہیں اصل چیزیں - انکی حد تک ابھی ابھی آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے جن پائینٹس پر بحث کرتے ہوئے اسی "چوکھٹ" اور کامن میان کاز (Common man Cause) کو دہرایا میں سمجھتا ہوں کہ وہ انکا فرض تھا - کیونکہ کامن میان کون ہے اسکا بجٹ کسطرح رہ سکتا ہے- یہ ان کامن بجٹ (Uncommon Budget) ہے یا کامن بجٹ ہے اس سلسلے میں جو مباحث ہوسکتے ہیں وہ صرف تصوراتی مباحث ہیں - ان میں کوئی ٹھوس چیز نہیں ہے- چوکھٹ کو بدلنا ہے تو بدلینگے - ہم سمجھتے ہیں کہ بدلیگا - آپ سمجھتے ہیں نہیں بدلیگا - آپ مجبور ہونگے - ایک دوسرے پر اس قسم کی آوازیں کسنا یا چیلنجس (Challenges) دینا اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے -

دنیا کا جو کھٹ بدل رہا ہے اور کیسے بدل رہا ہے اس کے بارے میں. کوئی نہیں
کہہ سکتا - جیسے میرے آنریبل دوست کہہ رہے ہیں ویسے بدلیگا یا دوسرے طریقے پر بدلنے
والا ہے ، اسکی پیشینگوئی کرنا مشکل ہے - بعض لوگوں کا آدرش رہا ہے اور ایک آبسیشن
(Obsession) رہتا ہے - آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو تو غریبوں کی بہبودی
کا آبسیشن رہتا ہے - میں بھی اسی کا دعویدار ہوں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ میرا آبسیشن
صحیح ہے یا آپکا صحیح ہے - یا دونوں کا صحیح ہے - اسکی اصلاح کرنے کے راستے جو
کچھ بھی ہوں آپ کے الگ ہیں اور ہمارے الگ ہیں - یہ ہو سکتا ہے - لیکن اگر ہمارے
مقابلہ میں دیکھا جائے اور کوئی بھی نش پکش پاتی (निःपक्षपाती). یعنی غیرجانبدارانہ
نقطہ نظر سے دیکھیگا تو یہی کہیگا کہ کمیونسٹ آئیڈیالوجی (Communist
ideology) ڈاگ میٹک (Dogmatic) ہے اور وہی صحیح معنوں میں
آبسیشن کہی جاسکتی ہے - لیکن جو دوسرے ڈیموکریٹک پارٹیز ہیں ان کے خیالات
فیناٹک (Fanatic) یا ڈاگ میٹک نہیں ہوتے - وہ وقت کے لحاظ سے چینج
(Change) ہوتےہیں - اور دیش - کال - اور پاتر (. पात्र) کے انوسار
(अनुसार) ان میں ریلیگزیشن (Relaxation) کی صلاحیت موجود ہے -
ہر معنوں میں اپوزیشن کے آبسیشن کے صحیح ہونے کا دعوی کرنا اور ہر گھڑی چین
کی مثال دینا ٹھیک نہیں ہے - کیونکہ چین ہندوستان نہیں ہے - اور ہندوستان رشیا نہیں ہے . . .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—और हिंदुस्तान अिंग्लैंड भी नहीं है।

شری بی - رام کشن راؤ - ہندوستان انگلینڈ نہیں ہے امریکہ بھی نہیں ہے - ہندوستان
ہندوستان ہے - اس کے خلاف ماننے والے آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں اور انکے دوست :
آپ ہندوستان کو چین بنانا چاہتے ہیں میں کہتا ہوں کہ ہندوستان ہندوستان ہی رہیگا
یہی بنیادی فرق ہے جسکی وجہ تمام بنیادی خیالات پیدا ہوتے ہیں اور ان پر زیادہ بحث
کرنا بے سود ہے - اب میں ٹھوس چیزوں کی طرف چلتا ہوں جنکے بارے میں مجھے جواب
دینا ہے - میں ڈیمانڈ وائیز (Demand-wise) تو بحث نہیں کرتا - صرف
کٹ موشنس کے تعلق سے امپارٹنٹ چیزوں کی تفصیل بیان کرکے اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا
ہوں -

دو آنریبل ممبرس نے ابالیشن اینڈ ورکنگ آف اسٹیٹ اسکالرشپ کمیٹی
(Abolition and working of State Scholarship Committee)
کے بارے میں کٹ موشنس پیش کئے ہیں - وہ .. اسٹیٹ اسکالرشپ کمیٹی کو
ابالش کرنے کی رائے رکھتے ہیں اور اس کی ورکنگ کے بارے میں بحث
کرنے کیلئے کٹ موشنس پیش کئے ہیں - میں اسکے بارے میں صرف چند اعداد بتادینا
چاہتا ہوں - میں سمجھتا ہوں آنریبل ممبرس کو سب سے پہلے یہ غلط فہمی ہوئی ہے
کہ اسٹیٹ اسکالرشپ کمیٹی ایک سپریٹ انسٹی ٹیوشن (Separate Institution)
کی حیثیت سے اب بھی قائم ہے اور اس پر بہت سا روپیہ صرف کیا جارہا ہے - یہ خود بنیادی...

غلطی ہے - اسٹیٹ اسکالرشپ کمیٹی کے نام سے کمیٹی ہے لیکن وہ کس طریقہ سے ہے اس کی تفصیل بتانے کی ضرورت ہے - اسی موقع پر آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کے ایک اعتراض کا جواب دیدینا چاہتا ہوں - انہوں نے بجٹ کے بارےمیں کہا کہ بعض مرتبہ اوسمیں صرف لمپسم (Lump sum) دیدیجاتی ہے اور اسکی کافی تفصیلات نہونیکی وجہ سے غلط فہمی کا اندیشہ ہوتا ہے - میں اس کرٹیسیزم میں جو اصلیت ہے اسکو سویکار کرتا ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ اکثر دوسرے اسٹیٹس کے بجٹ میں اس قسم کی لمپسم بھی دیجاتی ہے - لیکن اگر اس کی زیادہ تفصیلات بتلائی جائیں تو گورنمنٹ کیلئے بھی یہ امر باعث سہولت ہوگا - میں فینانس ڈپارٹمنٹ اور فینانس منسٹر سے درخواست کرونگا کہ نکسٹ بجٹ (Next Budget) کے وقت اسپر غور کریں اور بجائے اسکے کہ ڈفرنٹ ہڈس (Different heads) کیلئے لمپسم رکھی جائے اور یہ امید کی جائے کہ آنریبل ممبرس آف دی لیجسلیچر ہرمد سے متعلقہ رقم خود معلوم کرلینگے تو یہ غلطی ہے - تفصیلات سے آسانی ہوگی اور غلط فہمیوں میں اضافہ نہوگا - اس حد تک میں انکے سجیشن کو سویکار کرتا ہوں - اس تعلق سے اسکالرشپ کمیٹی کے متعلق اتنا ہی کہنا ہے کہ اسٹیٹ اسکالرشپ کمیٹی سنہ ۱۹۴۵ع میں طلباء کو سائینس انجنیرنگ وغیرہ کی اونچی تعلیم کیلئے باہر بھیجنے کیلئے مقرر ہوئی تھی - جو اسکالرشپس دیتی تھی - دوسرے یہ کہ گورنمنٹ کے اسپلائز (Employees) کو ڈیپوٹیشن (Deputation) پرھائیر ٹریننگ (Higher training) کیلئے بھیجتی تھی - سنہ ۱۹۴۵ع سے ۱۹۵۰ع تک کل ۱۶۱ لوگوں کو باہر بھیجا گیا - (کیونکہ ۵۰ع کے بعد کوئی فارین اسکالرشپ (Foreign Scholarship) گورنمنٹ نے نہیں دیا) چھ سال تک یہاں سے جو اسکالرس فارین بھیجے گئے انکی تعداد (۱۶۱) ہے - ان میں سے یو-کے (U. K.) کو ۷۸ اور یو-ایس-اے کو ۸۳ اسکالرس بھیجے گئے- ان میں سے ۶۰ اسکالرس اعلی تعلیم حاصل کرکے واپس آئے اور گورنمنٹ سرویسز میں ابزارب (Absorb) کئے گئے - انہیں نوکریاں بھی ملچکی ہیں - اسیطرح جن سرکاری ملازمین کو اونچی تعلیم حاصل کرنے کیلئے ڈیپوٹیشن پر بھیجا گیا انکی تعداد ۶ سال میں (۱۰۰) ہے - ان میں ۶۹ یو-کے - بھیجے گئے اور ۳۱ یو-یس-اے بھیجے گئے - یہ تمام لوگ ڈیپوٹیشن پر جاکر اپنے اپنے شعبوں کی اونچی ٹریننگ حاصل کرکےواپس آئے اور اپنی اپنی سرویسز پر قائم ہیں اور کام کررہے ہیں - ملک کی خدمت کررہے ہیں - اسٹیٹ اسکالرشپ کمیٹی پولس ایکشن کے بعد موقوف کردیگئی - اور اب ایک اڈوائیزری کمیٹی قائم ہے جو گورنمنٹ کو اس معاملہ میں مشورہ دیتی ہے کہ اب تک جو اسکالرس باہر ہیں انہیں کسطرح ابزارب کیا جائے - بعد میں چلکر اس کا کیا سٹ اپ (Set up) مقرر ہوگا معلوم نہیں - کوئی فارین اسکالرشپ ۱۹۵۰ع کے بعد نہیں دیا گیا - صرف ایشیاٹک اسکالرشپس (Asiatic Scholarships) انڈیا میں اونچی تعلیم حاصل کرنے کیلئے دیئے جاتے ہیں - چنانچہ ۱۹۵۲-۱۹۵۳ع میں ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے اور ریسرچ کرنے کیلئے ۲۰ اسکالرشپس سیانکشن (Sanction) کئے گئے - اور اس سال بھی موزوں کینڈیڈیٹس بھیجے جانے والے ہیں - یہ ٹیکنیکل اور

ٹیکنولاجیکل اسکالرشپس (Technological Scholarships) بھارت میں جوانسٹی ٹیوشنس ہیں وھاں اونچی ٹریننگ حاصل کرنے کیلئے دئے گئے ہیں - باہر کیلئے نہیں دئے جاتے ہیں - ان اسکالرشپس کے علاوہ دوسرے چھوٹے موٹے اسکالرشپس بھی ہمارے پاس دئے جاتے ہیں - مادر دکن فنڈ ہے جس سے مڈل اسکول اور پرائمری اسکول کے لڑکوں کو چھوٹے اسکالرشپس دئے جاتے ہیں - یو - ین - او اسکالرشپس اور فارین افیرس اسکالرشپس (Foreign Affairs Scholarships) جو دئے جاتے ہیں ان کے لئے لوگوں کو طلب کرنے کا کام ہوتا ہے - اس اسٹیٹ اسکالرشپ کمیٹی کا ایک آفس ہے - اور اسکو اسکالرشپس اینڈ اسٹیاٹسٹکس برانچ آف دی ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ Scholarship and Statistics Branch of the Education Department کہتے ہیں - اس کی وجہ سے اسکا نام بجٹ میں رکھا ہوا ہے - آج کل چونکہ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ میں یہ کام چل رہا ہے اسلئے اسکالرشپس اینڈ اسٹیاٹسٹکس برانچ آف دی ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ قائم ہے - اسکا تعلق نیشنل کیڈٹ کور (National Cadet core) ایجوکیشنل اسٹیاٹسٹکس، سالانہ اور کوارٹرلی اڈمنسٹریٹیو رپورٹس (Quarterly Administrative Reports) کا جمع کرنا اور چیف انسپکٹر آف آفیسس گورنمنٹ ایجوکیشنل اداروں کے بارے میں جو سجھاؤ دیتے ہیں ان پر غور کر کے تدابیر اختیار کرنا وغیرہ جیسے کام اس برانچ کے سپرد کئے گئے ہیں - اسطرح ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے جز اڈمنسٹریٹیو کام ہیں وہ اس برانچ کے سپرد ہیں - ملٹری اور نیول انسٹیٹیوشنس (Naval institutions) کی جانب سے جو اسکالرشپس گرانٹ ہوتے ہیں ان کے لئے امیدواروں کو فراہم کرنا ہوتا ہے - یہ سب کام اس برانچ کے سپرد ہیں - اس قسم کا جو اڈیشنل ورک پرمیننٹ نیچر (Permanent-nature) کا ہے اور جو ہمیشہ ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ میں ہونے والا ہے اس کے لئے یہ اسپیشل برانچ الگ قائم ہے اور میں یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ دوسرے اسٹیٹوں میں بھی اس قسم کی برانچ موجود ہے اور یہ جو نیوکلس (Nucleus) مرکز ہے وہ الگ ہے - پریزنٹ اسٹاف اور اسٹابلشمنٹ کو املگمیٹ (Amalgmate) کر کے اس میں بڑی حد تک کمی کرنے کے بعد یہ علحدہ برانچ رکھی گئی ہے - اسکالر شپ کمیٹی کا کوئی سپریٹ آفس نہیں ہے - وہ پہلے ہی ختم ہوچکا ہے - پہلے کا جو زائد اسٹاف تھا اسکو ریڈیوس کر کے ۲۳ کی بجائے ۱۳ کیا گیا ہے اور اوسے ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے جنرل کیڈر (General cadre) میں ضم کر کے یہ سپریٹ نام ختم کیا ہے - اس وجہ سے جو اعتراضات اسکالرشپ کمیٹی کے سلسلہ میں ہوسکتے تھے ویسی کوئی چیز باقی نہیں ہے - اور در اصل جسطرح آنریبل ممبرس اعتراض کرتے ہیں کہ یہ پرانے فیوڈل ریلکس (Feudal relics) ہیں وغیرہ وہ اسکالر شپ کمیٹی کے بارے میں عائد نہیں ہوسکتے - اسکی نوعیت پوری بدلی ہوئی ہے - جو شکایات ہم سنتے ہوئے آئے ہیں وہ ہمارے کانوں میں گونج رہے ہیں اس وجہ سے وہ پرانی بات یہاں دہرائی گئی ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—जिसके लिये अेक अलग असिस्टंट सेक्रेटरी रखने की क्या जरूरत है ? क्या डिपार्टमेंट के जो सेक्रेटरीज़ हैं अुनसे यह काम नहीं हो सकता ?

شری بی - رام کشن راؤ - ایک اسسٹنٹ سکریٹری کو یہ خاص کام سپرد کیا گیا ہے کیونکہ یہ خود کافی کام ہے - اسکا اگر یہ مطلب ہے کہ ڈپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ سکریٹریز زیادہ ہیں تو یہ کچھ اور مطلب ہے - لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ دو اسسٹنٹ سکریٹریز یا ڈپٹی سکریٹری کو کام سپرد کیا گیا ہے - اسکے علاوہ اور بھی کام انکو دیا گیا ہے - جیسا کہ میں نے پہلے بتلایا انکے پاس کافی کام ہے اور دوسرا بھی کام آتا ہے تو ان کے سپرد کیاجاتا ہے - یہ ایک انتظامی چیز ہے - یہ میں عرض کرنا چاھتا تھا -

سپلائی ڈپارٹمنٹ میں جو فینانشیل اڈوائزر - راشنگ آفیسرس وغیرہ موجود ہیں اس سلسلہ میں کٹ موشن پیش ہوا ہے - میں اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاھتا ہونکہ سپلائی ڈپارٹمنٹ خود رٹرنچ (Retrench) ہو رہا ہے اور اس رٹرنچمنٹ کے سلسلہ میں حکومت نے یہ طے کیا ہے کہ ۲۰ پرسنٹ اسٹاف - یعنی پہلے جو خرچہ تھا اسکا ۲۰ فیصد یعنی (۱/۵) حصہ ایک نیوکلس (Nucleus) کے طریقہ پر یہاں رہنا ضروری ہے - اسکا اندازہ اچھی طرح چھان بین کرنے کے بعد کیا گیا ہے اور حکومت پر یہ واضح ہوا ہے کہ پورا رٹرنچمنٹ ہونے کے بعد بھی نیوکلس اسٹاف کم از کم ۲۰ پرسنٹ رکھنے کی سخت ضرورت ہے - اس ۲۰ پرسنٹ کے لحاظ سے ھی فینانشیل اڈوائزر کے آفس میں اسٹاف رکھا گیا ہے - کسی نئی چیز کی وجہ سے فینانشل اڈوائزر کا آفس موجود نہیں ہے - سپلائی ڈپارٹمنٹ میں جس طرح ۲۰ پرسنٹ اسٹاف رکھا گیا ہے ویسے ھی فینانشیل اڈوائزر کے آفس میں بھی رکھا گیا ہے - چنانچہ میں اس سلسلہ میں آپکو چند فیگرس دینا چاھتا ہوں - کنٹرول آف فوڈ گرینس (Control of food grains) جب شروع ہوا اور سپلائی ڈپارٹمنٹ وجود میں آیا اس وقت فینانشیل اڈوائزر کا یہ محکمہ اسکے ساتھ اٹاچ (Attach) کیا گیا تھا تاکہ اسکا کروڑوں روپیوں کا جو معاملہ ہوتا تھا اس میں سپلائی ڈپارٹمنٹ کو اڈوائس (Advice) کرے - اوس وقت ایک بہت بڑا اسٹاف دیا گیا تھا - اوس وقت ایچ - سی - سی بھی تھا - اوسے ۱۲ تا ۱۵ کروڑ کا معاملہ کرنا پڑتا تھا - اس وجہ سے فینانشیل اڈوائزر کی ضرورت تھی اسلئے وہ آفس رکھا گیا تھا - کنٹرولس نکالدینے کے بعد اب جو پوزیشن ہے وہ یہ ہے کہ پہلے وھاں نو سو تا پندرہ سو کا ایک آفیسر اور چار سو تا آٹھ سو کے تین گزیٹیڈ آفیسرس تھے لیکن اب ان میں سے دو گزیٹیڈ آفیسرس ھیں جنکے گریڈس (۷۰۰ تا ۱۰۰۰) اور (۳۰۰ تا ۸۰۰) ھیں اسی طرح نان گزیٹیڈ اسٹاف میں (۵) سپرنٹنڈنٹس تھے انکی تعداد تین کی گئی ہے - سکنڈ گریڈ ۱۲ تھے اب ۲ ھیں - اسٹینوز ۱۶ تھے اب ۳ ھیں - ۱۶ پیونس تھے اب ۵ ھیں - اسطرح سے بہت سے لوگوں کی تخفیف کی گئی ہے اور جو کاسٹ آف اسٹابلشمنٹ یکم مارچ سنہ ۱۹۵۲ع کو ڈی کنٹرول سے پہلے تھا وہ ۱ لاکھ ۳۸ ھزار تھا اور اس وقت ۴۸ ھزار پر آچکا ہے - یعنی اسٹابلشمنٹ کے اخراجات میں ۹۰ ھزار روپیوں کی کمی ہوئی ہے -

اکونٹنٹ جنرل اینڈ سپلائی اکونٹس وغیرہ کا پہلے جو اکسپنڈ یچرھوتا تھا وہ ۲ لاکھ تھا - اب صرف ۴۸ ھزار کا ہے - سینیر ڈپٹی سکریٹری کا جو پوسٹ تین سال

سے تھا وہ اب نہیں ہے - پہلے سینیر عہدہ داروں میں ڈپٹی سکریٹری جوائنٹ سکریٹری ، اگزامنر سپلائی اکونٹس - اور فینانشیل اڈوائزر تھے - اب انکی ضرورت معلوم نہیں ہوئی اسلئے انہیں نہیں رکھا گیا - اب اس سلسلہ میں ڈپٹی سکریٹری سپلائی اکونٹس نہ صرف سپلائی اکاؤنٹس کا کام کرتے ہیں بلکہ سپلائی ڈپارٹمنٹ کا جو کام رہ گیا ہے وہ بھی کرتے ہیں - یہ کہا گیا کہ ایک اسسٹنٹ سکریٹری سے کام چلاسکتے ہیں - لیکن ڈپارٹمنٹل ضروریات اور حسابات وغیرہ کے سلسلہ میں جو فینانشیل سائیڈ (Financial side) ہے اسکا بھی کام کرنا ضروری ہے - اس وقت حکومت مجبور ہے اور اس میں فردر رٹرنچمنٹ (Further retrenchment) کرنے کی گنجائش نہیں ہے - جب سینیر پوسٹ کے ابزاربشن کا سوال آئیگا اس وقت اس سلسلہ میں حکومت کو جو کچھ اقدام کرنا ہے کریگی - سپلائی فینانس کا جو نیوکلس اسٹاف موجود ہے اس میں مزید کمی ہونے والی ہے لیکن موجودہ صورت میں مزید کمی کرنے کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ ہم نے پہلے ہی کمی کردی ہے -

اس سلسلہ میں میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہونکہ کم از کم فینانشیل نقطہ نظر سے سپلائی ڈپارٹمنت کی ورکنگ کا سوال یہاں آیا - اسبارے میں میں یہ بتلادینا چاہتا ہوں کہ سپلائی ڈپارٹمنٹ میں جو بڑا ڈراسٹک رٹچرنچمنٹ (Drastic retrenchment) ہورہا ہے اسکی حقیقی مالی بچت (ایکچویل اکنامک سیونگ) کیا ہوگی اسکا اندازہ پورے اسپلیمنٹیشن (Implementation) کے بعد ہوگا - اور جب آئندہ سال هاؤز کے سامنے یہ پورے فیگرس پیش ہونگے تو مجھے یقین ہے کہ ہاؤز اس سے مطمئن ہوگا - جو اکانمی اس میں عمل میں لائی گئی ہے وہ ایسی ہے جس کی وجہ سے اکسپنڈیچر میں کافی سیونگ ہونے والی ہے - اب میں نہیں سمجھتا کہ سپلائی کے سلسلہ میں اور کوئی ایسی خاص بات کہی گئی ہے جسکا مجھے جواب دینا ضروری ہے . . .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—सप्लाय पब्लिसिटी सेक्शन पर १८ हजार रुपये खर्च हो रहे हैं। क्या जिनफरमेशन डिपार्टमेंट यह काम नहीं कर सकता है ?

شری بی - رام کشن راؤ - سپلائی پبلیسٹی سکشن کو اس وجہ سے انفرمیشن ڈپارٹمنٹ میں ضم کیا گیا ہے کہ وہاں رورل پبلیسٹی کا ایک نیا سکشن کھولا جارہا ہے - اس کے لئے جو اندازہ لگایا گیا ہے اسکے لحاظ سے کوئی ۹۸ ہزار یا ایک لاکھ کے اسٹابلشمنٹ کی ضرورت ہوتی ہے - بجائے اسکے کہ سپلائی پبلیسٹی سکشن کے اسٹاف کو رٹرنچ کیا جائے اور پھر یہاں نئے اسٹاف کا رکروٹمنٹ (Recruitment) ہو یہ مناسب سمجھا گیا کہ جو پبلیسٹی سکشن آل ریڈی (Already) موجود ہے اسکو یہاں ضم کرکے یہ کام لیا جائے تاکہ وہاں پر بھی جو خرچہ آنے والا ہے وہ کم ہو جائے - چنانچہ اس طریقہ پر اس انڈرسٹانڈنگ کے تحت فینانس نے بھی اپنے اوریجنل ڈیمانڈ میں کمی کرکے اسکی اجازت دی ہے کہ اس اسٹاف کو وہاں لیا جائے اور ان لوگوں سے رورل پبلیسٹی کا کام یا فائیو ایر پلان کی پبلیسٹی کا کام یا جو بھی پبلیسٹی کا کام

لیا جانے والا ہو وہ ان ہی سے لیا جائے - یہ طے ہوا ہے - میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں کہ انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کا موجودہ اسٹاف یہ اڈیشنل (Additional) کام نہیں کرسکتا - اس سلسلہ میں جب میں کہونگا تو تفصیلات عرض کرونگا -

اب اسکے بعد دوسرا ڈیمانڈجس کے لئے کٹ موشنس دئے گئے ہیں وہ ریلوے کے سیلونس (Saloons) اور سائیڈنگس (Sidings) کے بارے میں ہے - میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر ایک ایسی چھوٹی چیز کو چھوڑ دیتے تو اچھا ہوتا لیکن انہوں نے اسکو مناسب سمجھکر کہا لہذا مجھے بھی اسکا جواب دینا لازم آ جاتا ہے - بات یہ ہے کہ اس ڈیمانڈ کے تحت ۲۰ ہزار روپیہ کا پراویژن مانگا گیا ہے - لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ ۲۰ ہزار خرچ ہونے والے نہیں ہیں - جو سیلونس تھے وہ تمام بیچ دئے گئے ہیں - دو سیلونس رکھے گئے ہیں ایک میٹر گیج (Metre gauge) پر اور ایک براڈ گیج (Broad gauge) پر - یہ دو سیلونس ہیں جنکو کسی وقت ضرورت ہوگی تو استعمال کیا جائیگا - بات یہ ہے کہ بعض اوقات کسی جگہ جانا پڑتا ہے - ایک دو مرتبہ فینانس منسٹر - پی - ڈبلیو - ڈی منسٹر، ریوینیو منسٹر اور چیف منسٹر کو تنگبھدرا جانے کا اتفاق ہوا تو انکا جو فرسٹ کلاس ٹراولنگ الونس ہوتا تھا اسکے مقابلہ میں یقیناً سیلون سستا پڑتا تھا - زیادہ آرام سے بھی جاسکتے ہیں - تو ایسے مواقع کے لئے یہ دو سیلونس رکھے گئے ہیں - اور ان دو سیلونس کے بارے میں اگر آنریبل ممبرس ذرا کھوج کرینگے تو معلوم ہوگا کہ گذشتہ دو سال میں وہ استعمال نہیں ہوئے ہیں - ممکن ہے کہ ایک آدھ بار استعمال کیا گیا ہو - مجھے یاد نہیں پڑتا لیکن میں جانتا ہوں کہ تین چار منسٹرس بھی گئے ہیں تو انہوں نے اسکو استعمال نہیں کیا - اپنی سیٹس ریزرو کر کے گئے ہیں - دو سیلونس جو رکھ لئے گئے ہیں انکے مینٹیننس چارجس وغیرہ بھی ہیں - لیکن دوسری چیز جسکے بارے میں آنریبل ممبرس کو غلط فہمی ہورہی ہے وہ ریلوے سائیڈنگس (Railway sidings) کے بارے میں ہے - نامپلی ریلوے اسٹیشن کے پاس جو سائیڈنگس ہیں اسکے مینٹیننس کے اخراجات گورنمنٹ نہیں برداشت کرتی بلکہ نظام برداشت کرتے ہیں - صرف ایک ریلوے سائیڈنگ گلبرگہ اسٹیشن پر ہے اور جسے پچاس سال پیشتر گورنمنٹ نے اپنے خرچہ سے بنایا تھا - اس سائڈنگ کے سلسلہ میں گورنمنٹ کو تھوڑے بہت اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں - جب بن ہی گیا ہے تو اسے مینٹین کرنا لازمی ہے - اس سے کس طریقہ سے سبکدوشی حاصل ہوسکتی ہے اسپر کچھ طے کرنے اور غور کرنے کے لئے میں تیار ہوں - لیکن جو ۲۰ ہزار کا پراویژن ہے وہ پورا اسپر خرچ ہونے والا نہیں ہے - ایسی چھوٹی چھوٹی چیزوں پر آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کٹ موشنس ہی نہ لائیں تو یہ انکے شایان شان ہوگا اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ انکی شان کے خلاف ہے کہ ایسی چیزوں پر توجہ کریں -

اب دوسری اور چیزوں کی طرف چلئے - یہ کہا گیا کہ اڈمنسٹریشن کا ٹاپ ہیوی اکسپنڈیچر ہے - اڈمنسٹریشن پر یہ سب سے بڑا اعتراض ہے اور اسکا جواب دینا

ضروری بھی ہے - آنریبل لیڈر آف دی اپوزیسن نے بھی اپنی آخری اسپیچ میں اس پر بہت زور دیا - کہا گیا کہ دیکھئے چین میں کیا ہرتا ہے - غلہ لیکر منسٹر کام کرتے ہیں - کپڑا لیکر کوٹ بنالینے ہیں انہوں نے چین کی بہت سی سالیں دیں - میں نہیں جانتا - میں چین کے بارے میں زیادہ پڑھا نہیں ہوں - سنا بھی نہیں ہوں - مجھ سے غلطی ہوئی - حال میں چین کے ایباسدر (Ambassador) یہاں آئے تھے - ان سے پوچھنے کا موقع نہیں ملا - ممکن ہے یہ صحیح ہو اس واسطے کہ . . . . .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—पंडित सुंदरलाल और कुमारप्पा की किताबें हैं, उसकाजो मैंनें हवाला दिया है।

شری بی - رام کشن راؤ - اسکا حوالہ دیا گیا ہے میں اوسے پڑھونگا - کمارپا کی کتاب کا ایک دوسرے آنریبل نے بھی حوالہ دیا ہے - ہوسکتا ہے چین میں ایسا ہو لیکن میں سمجھتا ہونکہ دنیا میں چین ایک ہی ملک ہے جہاں پر انقلاب ہوا اگر اسکو انقلاب کہاجاسکتا ہے - اس انقلاب کی تقلید دنیا کے اور ملک کرسکتے ہیں یا نہیں کرسکتے میں اسکے متعلق رائے زنی نہیں کرنا چاہتا - ہوسکتا ہے جب چوکھٹ بدلے گا ، جسکا آنریبل لیڈر آف دی اپوزشن کو یقین ہے تو اس وقت یہ ہوسکے گا - اب ہندوستان کا چوکھٹ بدلا ہوا نہیں ہے - وہ پرانا چوکھٹ ہی ہے - اس میں رنگ سازی کرکے لال رنگ کو پیلا کردیا گیا ہے - جب چوکھٹ بدلے گا تو جوار لیکر یا غلہ لیکر یا کیا لیکر منسٹری کرینگے میں نہیں جانتا - آنریبل لیدر آف دی اپوزیشن اور انکے دوستوں کی باری آئیگی تو ایسا ہوگا کم از کم دوسرے لوگوں کے ذمہ جب یہ کام ہے تو ایسی توقع کرنا بہت ہی غلط بات ہوگی اور انہوں نے خود ہی فرمایا کہ ہم آپ سے اکسپکٹ (Expect) بھی نہیں کرتے - آپ نے جو کچھ کہا ہم نے بھی سن لیا - جو کچھ ہونے والا ہے وہ ہوگا - لیکن جنرل سوال کی نسبت میں اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں - آنریبل ممبر فرام کلواکرتی نے بھی اعتراض کیا گیا کہ انہوں نے یہ کہا - لیکن صرف انہوں نے ہی یہ نہیں کہا - کئی ممبروں نے بھی کہا - کئی لوگوں نے کہا - رپورٹوں میں بھی درج ہے - باوجود اس کے کہ برٹش سسٹم آف بیورو کریسی (British System of Bureaucracy) میں جو آئی - سی - یس کا اسٹیل فریم ہے اوس میں کچھ نقائص تھے لیکن اس کے باوجود ہر شخص نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اوس میں گن (गुण) اور اوگن (अगुण) دونوں بھی تھے - میں نے بھی " ہریجن " پڑھا ہے - اوس میں گاندھی جی نے اون کے گنوں اور اوگنوں دونوں کو بتلایا ہے - میں اوسکو برابر کوٹ (Quote) کرسکتا ہوں اور آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کو کنونس (Convince) کرسکتا ہوں - میں چاہتا ہونکہ ہمارے دوست آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن - گاندھی جی کے طریقہ کا کرٹیسیزم اختیار کریں - اورگن اور اوگن دونوں پیش کیا کریں . . . . .

[illegible] :—आप जिस दिन करेंगे, और कराची का रेजोल्यूशन मानेंगे, तब हम

شری بی - رام کشن راؤ - میں نے پہلے بھی کہا ہے اور اب بھی یہی کہتا ہوں -
واقعہ یہ ہے نہ انڈیا کی جو سیول سرویس ہے وہ برٹش ٹریڈیشنس (British traditions)
لئے ہوئے ضرور ہے - یہ بھی ہوسکتا ہے کہ برٹش ٹریڈیشنس میں جو اوگن
تھے اور جن کی تفصیل گاندھی جی نے بتلائی ہے اون میں سے کچھ اوگن اون کے پاس
ابھی رہ گئے ہوں - انہیں کمپلیٹلی (Completely) شیک آف (Shake off)
نہیں کیا گیا - اسکو میں تسلیم کرتا ہوں - میں نے سیول سرونٹس کے سامنے اور کلکٹر
کانفرنس میں اور دوسری جگہوں پر علانیہ کہا - اور اس کو تسلیم کیا ہوں - لیکن کس
حدتک - اس حدتک کہ کچھ اوگن برٹش اسٹیل فریم کے اون میں رہ گئے ہیں - لیکن
اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو گن تھے وہ باقی نہیں رہے - اب رہی یہ بات کہ ہمارے
سکرٹریز (۲۲۵۰) روپیے تنخواہ کیوں لیتے ہیں - (۲۵۰) کیوں نہیں لیتے ؟ یہ تو پورے
سماج کا ڈھانچہ اور ہمارے دوست آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن کے الفاظ میں پوری
چوکھٹ کو بدلنے کا معاملہ ہے - آج سارے ہندوستان میں جو چوکھٹ موجود ہے -
غلط ہو یا صحیح - بری ہو یا اچھی - ان ڈفرنٹ (Indifferent) طور پر اسکو
آپ جیسا بھی سمجھیں اوس میں جتنی تبدیلیاں ہم کرسکتے تھے کر رہے ہیں -
اور وہ چوکھٹ ایسی ہے کہ اسمبلی میں زبانی طور پر کہنے سے یا اوسکے بارے میں ادھر
اودھر کی باتیں کرنے سے بدلنے والی نہیں - کسی ملک کی سماجی یا سیاسی چوکھٹ
اگر بدلنا ہوتو وہ محض باتوں سے نہیں بدلے گی - اوس کا ہسٹاریکل بیک گراؤنڈ
(Historical background) تاریخی پس منظر ہوتا ہے- اوس کا ایک فیوچر (Future)
ہوتا ہے - اوسکا پراسپکٹ (Prospect) اور ری ٹراسپکٹ ایولیوشن
(Retrospect evolution) ہوتا ہے - محض بولنے سے یا میٹھی میٹھی چکنی
چپڑی باتوں سے وہ بدلنے والی نہیں - اگر پورے ہندوستان کی سماجی حالت بدلنا ہوتو
اوسکے دو الگ الگ اور متضاد طریقے ہوسکتے ہیں یا تو جیسا کہ آنریبل لیڈر آف دی
اپوزیشن نے کہا دو کامن میان (Common man) ہیں - اون دونوں کو
ملاکر ایک بنانے کی کوشش ہوسکتی ہے - یا یہ ہوسکتا ہے کہ ایک کیٹیگوری
(Category) کے کامن میان کو یعنی آفیسرس کو جن کی تعداد آپ نے (۳۶۲)
بتلائی اور کہا کہ اون پر ۲۳ لاکھ روپیے خرچ ہورہے ہیں اس میں کمی کرسکتے ہیں -
آفیسرس پر زیادہ خرچ ہورہا ہے اور سب آرڈینیٹس پر کم خرچ ہورہا ہے - ہاں ہورہا ہے -
ساری دنیا میں یہی ہورہا ہے جب ساری دنیا کی چوکھٹ بدلے گی تو ہندوستان کی
بھی چوکھٹ بدلے گی - حیدرآباد کی بھی چوکھٹ بدلے گی - آج کے سماج کی چوکھٹ
میں یہ چیز ہے - میں تو تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا - اس کے لئے وقت زیادہ لگے گا -
لیکن یہ بتاسکتا ہوں کہ رشیا اور دوسرے کانٹی نینٹل (Continental) دیشوں
میں جہاں ہمارے سے نرالی چوکھٹ ہے اور جو ہمارے دوستوں کو پسند ہے وہاں
بھی یہ ڈفرنسس آف ایمولیومنٹس (Differences of emoluments) موجود ہیں -
جو اچھے دماغ ہیں ، اچھا کام کرتے ہیں اون کو ایمولیومنٹس (Emoluments)

زیادہ دیتے ھیں ۔ جو کم درجے کا کام کرتے ھیں اونہیں کم دیا جاتا ھے ۔ بدقسمتی سے انسان کے ٹیلنٹ (Talent) میں ، انٹلیجنس (Intelligence) میں بدھی میں اوسکی شکتی میں فرق رھا ھے ۔ اس قسم کی ان اکوالیٹی (Inequality) فطرتاً اوس میں موجود ھے ۔ یہ چیز ساری دنیا میں ھے ۔ اور اگر کوئی یہ دعوی کرتا ھے کہ کہیں پر ایسا نہیں ھے تو وہ غلط ھے ۔ کہیں کم ھے اور کہیں زیادہ کہیں پر اس ان اکوالیٹی کو کم کرنے کی کوشش کی گئی کہیں پر کچھ زیادہ کرنے کی کوشش کی گئی ۔ یہ کہا جاسکتا ھے کہ تنخواہ کم کرنے کے بارے میں کچھ گنجائش موجود ھے ۔ اس پر حکومت غور کر رھی ھے ۔ آج کل اکسپینڈیچر بڑھنے کا زمانہ ھے ۔ مہنگائی کا زمانہ ھے ۔ جہاں دوسرے کنٹکسٹ (Context) میں ھمارے دوست مانتے ھیں کہ مہنگائی اتنی ھے ۔ یہ ھے اور وہ ھے ۔ وھاں اس سلسلہ میں بھی کیوں نہیں مانتے ؟ کیا آپ یہ چاھتے ھیں کہ اس کیٹیگوری کے کامن مین کے اسٹانڈرڈ آف لیوِنگ (Standard of living) کو گھٹا کر نیچے لایا جائے ۔ یا اون کے اسٹینڈر آف لیوینگ کو اوپر لیجایا جائے ۔ یہ ایک ڈائلیما (Dilemma) ھے جس سے ھم گزر رھے ھیں ۔ اس کے متعلق اختلاف رائے ھوسکتا ھے ۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ھیں کہ جن لوگوں کا اسٹینڈرڈ گرا ھوا ھے ۔ اوس کو اوپر والوں کا اسٹینڈرڈ نیچے لائے بغیر اونچا کیا جاسکتا ھے ۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ھیں کہ اوپر والوں کا اسٹینڈرڈ نیچے لائے بغیر نیچے والوں کا اسٹینڈرڈ اونچا کرنا ناممکن ھے ۔ اس سلسلہ میں کئی کمپروسائزنگ (Compromising) طریقے ھوسکتے ھیں جن پر غور کیا جاسکتا ھے ۔ لیکن اس کے متعلق ابسلیوٹ کرٹیسزم (Absolute criticism) سے فائدہ نہیں ۔ چونکہ جواب دینا ھے اس لئے میں اتنا بتانا چاھتا ھوں کہ ٹاپ ھیوی اکسپنڈیچر کو کم کرنے کے لئے ھم نے کئی کوششیں کیں ۔ اس کے پہلے ایک سوال کے جواب میں یا کسی اور موقع پر مین نے یہ کہا تھا کہ گوروالا کمیٹی نے اپنی سفارشات میں مختلف مدات کے تحت تین کروڑ کم کرنے کی گنجائش بتلائی تھی ۔ اون سفارشات پر ھم نے قریب قریب عمل کیا اور دو کروڑ کی حدتک ھم نے اکانمی کی ۔ لیکن ایک کروڑ کی حدتک ھم اکانمی نہیں کرسکے ۔ کیونکہ اس کے کچھ زبردست وجوہ موجود ھیں کسی کمیٹی کے لئے محض سوچ کر ایک راستہ نکالنا یا اس کے لئے کوئی اوپائے (उपाय) سجھانا آسان ھے ۔ لیکن جب اون کا امپلیمنٹیشن گورنمنٹ کرتی ھے تو اوس میں پریکٹیکل ڈیفیکلٹیز (Practical difficulties) پیدا ھوتے ھیں ۔ ان ھی پریکٹیکل ڈیفیکلٹیز کی وجہ سے ھم ایک کروڑ کی حد تک اکانمی نہیں کرسکے ۔ یہ بات بالکل صاف ھے ۔

سکرٹریز وغیرہ پر جو تنقیدیں کی گئیں اوس سلسلہ میں یہ عرض کرنا چاھتا ھوں کہ (۲) لاکھ (۳۰) ھزار تک جو سیونگس ھوئی ھیں وہ حال حال میں کی گئی ھیں ۔ چیف انسپکٹر آف آفسس نے اچھی طرح سے انسپکشن کرکے جو سفارشات ھمارے پاس [illegible]

پیش کیں اون کے پیش نظر کچھ تبدیلیاں کی گئیں - جسکی وجہ سے رٹرنچمنٹ عمل میں لایا گیا اور رف اسٹیمیٹ (Rough estimate) کے بموجب (۲) لاکھ (۳۰) ہزار کی سیونگ ہوئی - یہ نتیجہ ھے ڈائرکٹلی اون سفارشات کا جو چیف انسپکٹر آف آفیسس نے کئے ھیں - اس کے علاوہ گوروالا کمیٹی کی سفارشات پر عمل کرنے کی وجہ سے جو نتیجہ برآمد ہوا ھے اوسکے متعلق میں نے ابھی بتایا ھے کہ ھم نے دو کروڑ کی سیونگ کی - اس سلسلہ میں کم از کم یہ بتادینا چاھتا ہوں کہ ....

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—आप के बजट में तीन लाखका अिजाफा है।

شری بی - رام کشن راؤ - اس کا جواب میں ابھی دے دوں تو اچھا ھے - یہ واقعہ ھے کہ تین لاکھ کا اوور آل (Over all) اضافہ ہوا ھے - ایک طرف تو دو کروڑ کی کمی ہوئی - اور دوسری طرف کچھ اضافہ ہوا - جہاں رٹرنچ کرنے کی ضرورت تھی وھاں رٹرنچ کیا گیا اور جہاں بلڈاپ (Build up) کرنے کی ضرورت تھی بلڈاپ کیا گیا - کیونکہ گورنمنٹ کی مشنیری میں یا کسی اور کانسٹی ٹیوشن میں ایک نیچرل پاور آف گروتھ (Natural power of growth) رھتی ھے - کوئی نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹ ہویا نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹ نہ سہی کوئی اور ڈپارٹمنٹ ہو - اوس میں ڈیولپمنٹ کی ایک انہرنٹ کیپیسٹی (Inherent capacity) رھتی ھے - اور وہ بڑھتی جاتی ھے - گھٹتی نہیں - آج ھمارا کام وسترت ہو رھا ھے - وہ بڑھتا جا رھا ھے- ہر سال ۶۰ - ۷۰ - ۸۰ لاکھ روپیے نیشن بلڈنگ ورک کے نیو آئٹمس (New items) کے لئے اضافہ کئے جارھے ھیں - اس کے لئے اوسی تناسب سے نئے اسٹیبلشمنٹ کی بھی ضرورت ہوتی ھے اور اوس میں اضافہ ہوتا ھے - میں یہ سوال ھاؤز سے پوچھنا چاھتا ہوں کہ گورنمنٹ کا کام بڑھ رھا ھے یا کم ہو رھا ھے ؟ اکانمی تو ھم ضرور کر رھے ھیں لیکن کام بڑھ رھا ھے یا نہیں - آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کہتے ھیں کہ کلیان کاری اسٹیٹ بنانا چاھئے - ولفیر اسٹیٹ بنانا چاھئے - لیکن ولفیر اسٹیٹ کی تشکیل کے لئے ھمارا کام کتنا بڑھتا جاتا ھے اوسکا اندازہ بھی آنریبل ممبرس کو ہونا چاھئے اور ھے - میں یہ نہیں مانتا کہ اون کو اس کا اندازہ نہیں ھے - لیکن اس کے باوجود اس کو اگنور (Ignore) کرکے کریٹیسزم کرنا چاھتے ھیں اس وجہ سے اون کو نظر نہیں آتا - جب اون کو نظر نہیں آتا تو دکھانے کی قوت کم از کم مجھ میں نہیں - دراصل اوس انہرنٹ کیپیسٹی آف گروتھ کی وجہ سے اضافہ ہوتا جا رھا ھے اور ہونا لازمی ھے - گورنمنٹ نے کوئی نئے ٹیکسس نہیں لگائے یہ کہا گیا - اکانمی کی گئی ھے تو خرچہ میں کیسے اضافہ ہو رھا ھے ؟ لیکن خرچ میں اضافہ ہونے کے باوجود بھی اکانمی کرنے کی وجہ سے ھم یہ بجٹ آپ کے سامنے پیش کر رھے ھیں - کیا ھم نے کوئی نئے ٹیکسس لگائے ھیں ؟ نہیں لگائے ھیں - پھر نئے ٹیکسس لگائے بغیر پرانے اسٹیبلشمنٹ کو ویسا کا ویسے ھی رکھتے ہوئے نئے اسٹیبلشمنٹ کو کس طرح کوئی حکومت مقرر کرسکتی ھے - ایک طرف اکانمی ہو رھی ھے - رٹرنچمنٹ ہو رھا ھے اور دوسری طرف ڈیولپمنٹ ہو رھا ھے -

یہ دونوں چیزیں سائیڈ بائی سائیڈ (Side by side) ھیں - ڈسٹرکشن (Destruction) اورکنسٹرکشن (Construction) دنیا میں ساتھ ساتھ چلتا رھتا ھے - ھر اڈیشن (Addition) کا سب ٹریکشن (Subtraction) دنیا میں ساتھ ساتھ چلتا رھتا ھے - یہ میتھیمیٹکس (Mathematics) کا بنیادی رول ھے - اس کا جواب تو یہ ھوا -

اس طرح کی چند چیزیں اور بھی کہی گئی ھیں - میں اس کا جواب یہ دینا چاھتا ھوں کہ ممکن ھے کہ ایک زمانہ ایسا بھی یہاں آجائے جیسا کہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن اور اون کے دوستوں کا خیال ھے کہ ھمارے یہاں عام طور پر گورنمنٹ سرونٹس کی تنخواھیں کم ھو جائیں - لیکن ھم نے بھی تھوڑا بہت کم کیا ھے - آئی - اے - ایس آفیسرس کے سلسلہ میں فگزیشن آف پے (Fixation of pay) کا سوال آیا تھا تو ھم نے اوس وقت پہلے کے مقابلہ میں کم تنخواہ رکھی - البتہ جن لوگوں کو پہلے سے ایسی تنخواھیں مل رھی تھیں اون کو کم نہیں کیا - کیونکہ کسی کو اپنے محصلہ حقوق سے محروم نہیں کیا جاسکتا - اس وجہ سے جو لوگ (۲۲۵۰) روپیے یا بڑی بڑی تنخواہ پا رھے تھے اون کو ھم نے مستثنیٰ کیا ھے - باقی فیوچر سرویسس کے لئے ھم نے تنخواھیں کم رکھی ھیں - آئی - اے - ایس کے جونیر آفیسروں کے لئے ابتدائی تنخواہ بجائے تین سو کے (۲۵۰) مقرر کی گئی اون کے اوپر کے گریڈ کو بھی ھم نے کم کیا اسی طرح سینیر آئی - اے - ایس آفیسرس کا گریڈ جو (۸۰۰ تا ۱۸۰۰) تھا وہ (۹۰۰ تا ۱۵۰۰) کردیا گیا - اس طرح نئے آنے والوں کو (۲۲۵۰) روپیہ تنخواہ نہیں ملے گی - چیف سکرٹری کی تنخواہ کے متعلق ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ اون کو (۲۲۵۰) روپیہ تنخواہ کے علاوہ اسپیشل پے (Special pay) (۱۳۲۵۰) روپیہ بھی ملتی ھے- ھماری بدقسمتی سے وہ فیگر مس پرنٹ (Misprint) ھوگیا ھے - (۱۳۲۵۰) غلط چھپ گیا - وہ فیگر در اصل (۳۲۵۰) روپیہ ھے - وہ اونکی اسپیشل تنخواہ ھے - اونکی اصل تنخواہ (۲۲۵۰) روپیہ ھے جسطرح کہ ھمارے دوسرے سکرٹریز کو ملتی ھے - یہ بھی کہا گیا کہ وہ ایک اچھے آدمی ھیں لیکن مقامی لوگوں کو کیوں موقع نہیں دیا گیا - یہ متضاد آرگیومنٹ ھاؤز میں کئی مرتبہ پیش کیا گیا - میں اس کا جواب دینا نہیں چاھتا لیکن یہ کہدینا چاھتا ھوں کہ اس قسم کے رسپانسیبل پوسٹ (Responsible post) کے لئے جیسا کہ چیف سکرٹری کا ھوتا ھے اس امر کی سخت ضرورت تھی کہ ایک ایسا آدمی اس پوسٹ پر لیا جائے جو دوسری جگہ خود بھی اسٹرکٹ ڈسپلن (Strict discipline) میں رہ کر کام کیا ھو اور دوسروں پر اسٹرکٹ ڈسپلن عائد کرنے کی صلاحیت رکھتا ھو - میں ھمارے یہاں کے عہدہ داروں کی لیاقت پر حرف نہیں لارھا ھوں وہ اچھے اور لائق لوگ ھیں - اچھی اچھی معلومات رکھتے ھیں - انہوں نے پرانے زمانے میں بھی افیشنسی دکھائی اور اب بھی دکھا رھے ھیں - لیکن اوس طرف کے آنریبل ممبرس ....

Shri V. D. Deshpande : Is this not self-contradictory ?

Shri B. Ramkrishna Rao : Self-contradictory arguments are the arguments of the Members of the other side. They want the Government to be efficient and perfect-so efficient that it must top the list of other Governments and at the same time they do not want a single man from outside to be brought who could introduce certain fresh methods and a different outlook. That is the contradiction inherent in the criticism of the Members of the Opposition. My arguments are not self-contradictory.

جیسا کہ میں نے ابھی کہا اس کی کوشش کی جا رہی ہے کہ سرویسس کو ری آرگنائز کیا جائے - اور یہاں کے رولس میں اسٹرکٹنس (Strictness) پیدا کی جائے - سرویس ریگولیشنس بنائے جا رہے ہیں - اس کے لئے بھی ایک کٹ موشن لایا گیا ہے - میں یہ کہونگا کہ یہ کوئی آسان کام نہیں ہے - کام ہو رہا ہے - اس کے لئے ایک چھوٹا سا اسپیشل اسٹاف بھی جی - اے - ڈی میں رکھا گیا ہے - پارٹ بی اینڈ پارٹ اے اسٹیٹس (Part B and Part A States) سے بھی مواد طلب کر کے اسپر غور کیا جا رہا ہے کہ اس میں کوئی نقص تو نہیں ہے - ان تمام چیزوں کو دیکھکر نئے پروپوزلس (Proposals) بنائے جا رہے ہیں - پانچ ڈپارٹمنٹس کے بارے میں اسکا عمل ہوچکا ہے - اس مہینے کے آخر میں ہلتھ ڈپارٹمنٹ (Health Departmeent) کے رولس آنے والے ہیں - یہ کوئی ایسا کام نہیں ہے کہ زبان سے کہتے ہی ہو جائے - یہ ایسی چیزیں ہیں کہ انہیں نئے اوٹ لک (Outlook) کے تحت دیکھنا پڑتا ہے اور باہر کے لوگوں کو لاکر کام لینے سے یہ چیزیں حاصل ہوسکتی ہیں- یہی درشٹی (दृष्टि) ہے - ملکی پٹیریوٹیزم (Mulki Patriotism) میں میں کسی آنریبل ممبر سے کم نہیں ہوں - میں پہلے سے اس میں حصہ لیتا آرہا ہوں - باہر سے جوآفیسرس ڈیپوٹیشن (Deputation) پر آئے تھے اون میں سے جنکی مجھے ضرورت محسوس نہیں ہوئی اونکو بھیجدیا گیا ہے - اسٹیٹ کے آفیسرس کی افیشنسی کو بڑھا کر ان میں تھوڑا بہت جو نقص ہے اسکو دور کرتے ہوئے ہم ان ہی سے کام لینے کی کوشش کر رہے ہیں - مجھے اس بات کے اعلان میں خوشی محسوس ہوتی ہے کہ ہمارے عہدہ دار ریسپانسیو (Responsive) ہیں اور ٹھیک طور پر کام کررہے ہیں - میں محسوس کرتا ہوں کہ پچھلے حالات کے لحاظ سے اب خوشگوار تبدیلی پیدا ہوگئی ہے اور گراجولی (Gradually) تبدیلی ہو رہی ہے - لیکن یہ خیال کہ فوری تبدیلی ہو جائے ، اوورنائیٹ (Overnight) تبدیلی ہو جائے اس قسم کا شعبدہ میرے ہاتھ میں نہیں ہے - ایسی شکتی (शक्ति) مجھ میں نہیں ہے البتہ گراجول ریولیوشن (Gradual revolution) ہو رہا ہے -

کسی خاص جگہ کے لئے کسی خاص کام کے لئے بھارت سے کسی عہدہدار کے لینے کی ضرورت ہوتو ہمیں پیچھے ہٹنا نہیں چاہئے ۔

ریٹرنچمنٹ (Retrenchment) کے سلسلہ میں دو تین مثالیں میں گنا سکتا ہوں ۔ چیف آرکیٹکٹ (Chief architect) جنکو بڑی تنخواہ دیجاتی تھی انکو ہٹا دیا گیا ہے ۔ الکٹریکل اڈوائیز ٹاؤن پلاننگ آفیسر اور چیف آرکٹکٹ کے آفیسس کو ریٹرنچ کردیا گیا ہے اور انکے اسٹاف کو ابزارب کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ یہ ایسے معاملات نہیں ہیں کہ بس چھری ہاتھ میں لیکرکاٹتے جائیں اور ختم کردیں کیونکہ جو لوگ تخفیف میں آئینگے انکو ابزارب کرنے کا سوال بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ چیز خاص طور پر پیش نظر ہے ۔ ان حالات کے تحت میں کہونگا کہ محض ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن کہدینا درست نہیں ہے ۔ اسبارے میں فیگرس بتائے گئے ہیں لیکن میں کہونگا کہ وہ (Illusory) ہیں ۔ میری پارٹی کے بتائے ہوئے فیگرس (Illusory) نہیں ہیں بلکہ اوس طرف کے بتائے ہوئے فیگرس (Illusory) ہیں ۔ جو پیسہ نیشن بلڈنگ ڈپارٹمنٹس سے بچتا ہے وہ سب کا سب ان پر خرچ نہیں ہوتا ۔ اسٹابلشمنٹ (Establishment) پرکتنا خرچ ہوتا ہے اسکے فیگرس فینانس منسٹر نے بتائے ہیں ۔ پنشنس (Pensions) کو چھوڑکر (۱۹) پرسنٹ اسٹابلشمنٹ پر خرچ ہوتا ہے ۔ پنشنری کنٹریبوشن (Pensionary contribution) پر زیادہ خرچ ہوتا ہے ۔ بہت سے لوگوں کو ریٹائیر (Retire) کرنے کی وجہ سے پنشنرس کی تعداد زیادہ ہوگئی ہے ۔ اسطرح انکو شامل کر کے (۳۶) پرسنٹ خرچہ ہوتا ہے ۔ اگر اسکو الگ کردیں تو حقیقی خرچہ ریوینیو کا ۱۹ پرسنٹ ہوتا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ چوکھٹ میں یہ فیگر کوئی برا فیگر نہیں ہے ۔ میرے پاس دوسرے اسٹیٹوں کے فیگرس بھی موجود ہیں لیکن آپکو تو وھاں کے فیگرس پر بھی اعتراض ہے ۔ سارے ہندوستان کی چوکھٹ پر جنکو اعتراض ہو انکو اسکا حوالہ دونگا تو انکے لئے یہ کوئی قوی دلیل نہوگی ۔ ھاں دوسرے لوگوں کو جو اس سے مطمئن ہونے پر مائل ہوں بتاسکتا ہوں ۔ مگر اتنا اطمینان دلانا چاھتا ہوں کہ ھارے چوکھٹ میں ھارے فیگرس قابل اطمینان ہیں اور ان سے مجھے شرمندہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔ مجھے اطمینان ہے کہ حیدرآباد گورنمنٹ کا جو خرچہ ہورھا ہے وہ زیادہ نہیں ہے ۔ ممکن ہے کہ ایک دو اسٹیٹس کے مقابلہ میں ھارے پاس چند پوسٹس اونچے درجے کے ہوں ۔ مگر سکریٹریز اور ممبر آف دی ریوینیو بورڈ کو عام طور پر یونیفارملی (Uniformally) آئی ۔ اے ۔ ایس کیڈر (I.A.S. Cadre) میں جو تنخواہ سارے ہندوستان میں دیجاتی ہے وھی یہاں بھی لاگو کیجارھی ہے اسلئے میں کہونگا کہ اس سلسلہ میں ٹاپ ہیوی اڈمنسٹریشن کے متعلق جو اعتراضات کئے گئے ہیں وہ کچھ زیادہ وقیع اعتراضات نہیں کہے جاسکتے اسلئے میں انکے جواب کی ضرورت نہیں سمجھتا ۔

جی ۔ اے ۔ ڈی (G. A. D.) کی ورکنگ (Working) کے سلسلہ میں جنرللی (Generally) بہت کچھ کہا گیا ہے ۔ ڈیمانڈ نمبر ۱۴ بہت

بڑا ڈیمانڈ ہے (۶۸) لاکھ کا ڈیمانڈ ہے اور اڈمنسٹریشن کی پوری مشنری (Machinery) پر مشتمل ہے اسلئے جنرللی اس ڈیمانڈ پر بہت سی باتیں کہی جاسکتی ہیں - میں کن کن اعتراضات کا جواب دوں اور کن کا نہ دوں . . . . .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—आप अिसके लिये अलग अलग डिमांडज् बनाकर क्यों नहीं पेश करते ? हमें अिससे बहुत तकलीफ होती है । ६८ लाख यहां बताये गये हैं, अुसमें सेक्रेटरी हैं, और मिनिस्टर्स हैं । अिस वजह से जितना हमको तवज्जेह देनी चाहिये वह हम नही दे सकते, और अेव्हरेज भी नहीं निकाल सकते । ये अितनी बडी डिमांड बनाअी गअी है कि अिसमे हिस्सों पर अलग अलग डिसकशन नहीं कर सकते, और अटेन्शान (Attention) भी नहीं दे सकते । कम से कम अिसका ख्याल अगले वक्त रखा जाय तो मुनासिब होगा।

شری بی - رام کشن راؤ - ڈیمانڈس پر ڈپارٹمنٹ وائیز (Department-wise) یا منسٹر وائیز (Minister-wise) بحث کر کے منظوری لینے کا طریقہ دوسری اسمبلیز میں رائج ہے - اس سلسلہ میں جو تفصیلات چاھی جارھی ھیں وہ بجٹ میں موجود ھیں - پورے ۶۸ لاکھ کی تفصیلات بجٹ میں موجود ھیں - اگر مزید تفصیلات کی ضرورت ھوتو میں ضرور بتلانے کی کوشش کرونگا - لیکن ساتھ ساتھ ورکنگ کے بارے میں بہت ساری باتیں کہی گئی ھیں - کرپشن (Corruption) کا ذکر کیا گیا ہے - یہ بھی پوچھا گیا ہے کہ ڈپارٹمنٹل رولس (Departmental Rules) بنانے میں کیوں دیر ھورھی ہے - منسٹرس کی موٹر کارس کے بارے میں بھی اعتراض کیا گیا ہے - اگر میں ان تمام باتوں کا جواب دوں تو اسکےلئے بہت زیادہ وقت صرف ھوگا اسلئے میں اسکی ضرورت نہیں سمجھتا - جوھے وہ ہے - کرپشن کے بارے میں بعض آنریبل ممبرس نے کہا کہ یہ ٹاپ - سے شروع ھوا ہے- لیکن میں یہ کہونگا کہ کرپشن صرف سبارڈینیٹ آفیسس (Subordinate offices) میں ہے - یہ بالکل غلط ہے - کرپشن کہاں نہیں ہے ؟ سب جگہ ہے - اس ھاؤز میں کرپشن ہے - جو آنریبل ممبرس کرپشن کی شکایت فرماتے ھیں ان میں خود کرپشن ہے اسلئے سوائے اسکے کوئی اور چیز آنریبل ممبرس کو نظر نہیں آئیگی - وہ ایک مایہ ھوگا - وہ مایہ (माया) ایسا ہے کہ . . .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—और अुसमें आप पुरूष हैं।

شری بی - رام کشن راؤ - ھاں وہ پرکرتی (प्रकृति) ہے تو ھم پورش (पुरूष) ھیں - اصل میں آنکھ پر جو پردہ پڑا ھوا ہے یہ اس مایہ کا پردہ ہے - میں سنسیرلی (Sincerely) پوچھتا ھوں - میں ایسی ھی باتوں پر اپنے فیلنگس (Feelings) پر کنٹرول نہیں کرسکتا - میں دیکھتا ھوں کہ بالکل آبویس ٹرتھ (Obvious truth) کو ریکگنائیز (Recognise) نہیں کیا جاتا - ایسی، بات کہی جاتی ہے جسکو سنکر کسی انسان کو بھی غصہ آجائے - چاھے کوئی شخص کیوں، نہ ہوتا ھو- چاھے اس ایوان کے آنریبل ممبرس ھی کیوں نہوں جب مجھ سے کہتے ھیں کہ،

حیدرآباد اسٹیٹ کے اڈمنسٹریشن میں نیچے سے اوپر تک سارے کے سارے دفاتر کرپشن سے بھرے ہوئے ھیں ۔ اگر وہ صرف یہ کہتے کہ سبارڈینیٹ آفیسس میں کرپشن ھے تو خیر میں ایک حد تک اعتراف کرلیتا لیکن یہ کہا جاتا ھے کہ اوپر سے نیچے تک کرپشن ھے اور اوپر کے درجے کے لوگ بھی کرپٹ (Corrupt) ھیں ۔ اگر یہ کہا جاتا کہ کسی حد تک کرپشن ھے تو مجھے غصہ نہ آتا لیکن کچھ اس انداز سے اس اسمبلی میں ذمہ داری کو محسوس نہ کر کے ریپریزنٹیٹیوز آف دی پیوپل (Representatives of the people) جو ڈیموکریسی کے دعوایدار بھی ھیں کہتے جارھے ھیں ۔ حالانکہ جو تبدیلی ملک میں پیدا ھوئی ھے اسکے وہ ذمہ دار ھیں اور دیدہ دلیری کے ساتھ کہتے ھیں کہ ملک میں کرپشن بڑھا ھوا ھے ۔ میں اس آرگیومنٹ (Argument) کا جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھتا جو اس انداز سے پیش کیا جائے جسکا جواب ھی نہیں ۔ اگر لیمٹ (Limit) کے اندر کرٹیسیزم ھو بے موقع نہ ھو ، با موقع ھو اور ریزنیبل (Reasonable) ھو تو اسکا جواب بھی دیا جاسکتا ھے ۔ جو کرٹیسیزم بے موقع اور ان ریزنیبل (Unreasonable) ھو اسکا بہترین جواب سکوت ھے ۔ میں کہاں یہ کہتا ھوں کہ حیدرآباد اسٹیٹ میں بالکل کرپشن نہیں ۔ میں کب اس کا دعویدار رھا ھوں کہ حیدرآباد اسٹیٹ میں کرپشن کا شائبہ نہیں ھے ۔ کوئی گورنمنٹ اسکا دعوی نہیں کرسکتی ۔ میں چیالنج (Challenge) دیتا ھوں کہ کوئی آنریبل ممبر اپوزیشن کے ھوں یا اس طرف کے مجھے بتائیں کہ دنیا میں کوئی ایسا اسٹیٹ ھے جسکے اڈمنسٹریشن میں کرپشن کی شکایت نہیں ھے ۔ کہیں بھی اسمبلیز (Assemblies) اور پارلیمنٹس (Parliament) میں شکایت ھوتی ھے تو لمٹس (Limits) کے اندر ھوتی ھے ۔ لمٹ سے متجاوز ھو کر نہیں ھوتی ۔ محض کیچڑ اچھالنے کی خاطر اسمبلی میں باتیں نہیں کیجاتیں ۔ میں کم سے کم یہ توقع رکھتا ھوں کہ جب کرپشن کے بارے میں کرٹیسیزم ھوتا ھے یا کسی ایک بڑے مسئلہ پر کرٹیسیزم ھوتا ھے جس سے کسی قوم کے مارلس (Morals) ، کسی قوم کے اتھیکل ایٹیٹیوڈ (Ethical attitude) یا اوٹ لک (Outlook) پر اثر پڑنے والا ھے تو بہت احتیاط سے بات کرنی چاھئے ۔ ذمہ داری سے بات کرنی چاھئے ۔ غیر ذمہ داری سے بات کرنا اس امر کی دلیل ھے کہ وہ اس ھاؤس میں بیٹھکر ذمہ داری سے سوچنے کیلئے نہیں آئے ھیں پبلک گیلری کو کیٹر (Cater) کرنے کیلئے تقریر کرنے کی دھن میں تقریر کررھے ھیں ۔

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—देहली में जो तहकिकात हुवे वह तो गॅलरी के लिये नहीं हुवे थे ?

شری بی - رام کشن راؤ - دھلی کی تحقیقات کا نتیجہ وہ نہیں ھے جو اس طرف کے آنریبل ممبرس نے بتایا ۔ دھلی کی تحقیقات پر حکومت ہند اور اسٹیٹ کی حکومتیں غور کررھی ھیں ۔ ھمارے ھاں بھی کمیٹی مقرر ھوئی ھے تا کہ غور کرے کہ ان سفارشات پر کسطرح عمل کیا جاسکتا ھے ۔ جو عمل ھوسکتا ھے وہ ھوگا ۔ لیکن کرپشن کو اسٹیٹ سے یا دنیا سے نکالدینا یہ اسوقت تک نہوگا جب تک کہ انسانوں کا مارل کہیں کچھ

(Moral Character) بلند نہوگا۔ تھوڑا بہت کرپشن ھوتا رھتا ھے ۔ اسکے یہ معنی نہیں کہ میں اس سے منفق ھوں ۔ میں کرپشن کے وجود کو جسٹی فائی (Justify) نہیں کررھا ھوں ۔ میں خود یہ چاھتا ھوں کہ آپ لوگوں کو اس بارے میں کم سے کم کہنے کا موقع دوں ۔ لیکن یہ ایک چیز ھے جسکو اوور نائیٹ (Overnight) شعبدہ بازی کے ذریعہ حل نہیں کیا جاسکتا ۔ رڈ ٹیپیزم (Red tapism) کے سلسلہ میں بھی کہا گیا ۔ میں مختصر طور پر کہتا ھوں ۔ انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ کے متعلق بھی کہا گیا ۔ میں بتانا چاھتا ھوں کہ انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ میں پہلے (۱۸,۸۳,۱۹۰) روپیے کا بجٹ تھا ۔ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء میں جب اسکی شکل بدل دیگئی تو اس میں قریب قریب دس لاکھ کی کمی کیگئی ۔ اب اسکے اسٹابلشمنٹ پر جوخرچہ ھوگا وہ (۲,۹۷,۴۰۰) روپیے ھے ۔ اسکے علاوہ انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ وھی کام کرتا ھے جسکو آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن نے سجھایا ھے ۔ انہوں نے کیا کہا ؟ انہوں نے یہی کہا کہ مندروں اور درگاھوں کے متولیان پرماتما یا دیول کے نام پر روپیے حاصل کرتے ھیں اور ان کا مس یوز (Misuse) کرتے ھیں ۔ وغیرہ ۔ وغیرہ ۔ انکو روکنے کیلئے انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ کام کرتا ھے ۔ ایسے مقامات پر جہاں کوئی شکایت ھوتی ھے انتظامی کمیٹیاں مقرر کیجاتی ھیں ۔ اس میں نان آفیشیلس بھی مقرر کئے جاتے ھیں ۔ ان کمیٹیز کی نگرانی میں آج بمقابل پہلے کے بہت اچھا انتظام ھورھا ھے ۔ اگر آنریبل ممبرس چاھتے ھیں تو جاکر دیکھیں اور بتائیں کہ کہاں نقص ھے تاکہ ڈپارٹمنٹ توجہ کرسکے ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی کہنا چاھتا ھوں کہ آج انڈومنٹ ڈپارٹمنٹ کی یہ صورت ھے کہ دراصل وہ آج خود مکتفی ھے ۔ سلف سفیشنٹ (Self-sufficient) ھے ۔ اس میں اسٹیابلشمنٹ یا کسی دوسری غرض کیلئے کوئی زائد خرچہ نہیں کیا جارھا ھے ۔ اسلئے کہ ۲ لاکھ ۹۷ ہزار یا ۳ لاکھ کے قریب جو خرچہ اس پر ھوتا ھے وہ ۳ لاکھ ۲۰ ہزار کی آمدنی میں سے ھے ۔ کیونکہ اوقاف کے انتظام کیلئے حکومت ۵ فیصد حق انتظام حاصل کرتی ھے ۔ اسطرح دیکھیں تو معلوم ھوگا کہ ھمیں ۳ لاکھ ۲۰ ہزار روپیہ مل رھا ھے اس میں سے یہ خرچ ھے ۔ وقف کے انتظام کیلئے ھمنے یہ طریقہ نکالا ھے جو ۱۹۵۰ء کے بعد سے ھوا ھے ۔ یہ نیا اسٹپ (Step) نئے چوکھٹے میں ھی لیا گیا ھے ۔ یہ پرانے چوکھٹے کا نہیں ھے ۔ اسطرح ایک سال میں ھمنے ۵ ہزار سے زیادہ انڈومنٹس کو رجسٹر کیا ھے ۔ ان کی رجسٹری کا کام تیزی سے چل رھا ھے ۔ دھرمادائے (धर्मादाय) کے متعلق بھی مجھے یہ کہنا ھے کہ حکومت اس کو کنٹرول میں لینے کی کوشش کررھی ھے ۔ اس ریاست میں انڈومنٹ کے ۱۰ کروڑ کی مالیت کے اوقاف ھیں ۔ انکو اچھے طریقہ پر چلایا جائے تو اس کی توقع کی جاسکتی ھے کہ کئی مدرسوں ھاسپٹلس اور کئی قسم کی نیشن بلڈنگ (Nation-building) ضروریات کیلئے انڈومنٹ سے پیسہ نکل سکتا ھے ۔ جن انسٹی ٹیوشنس کیلئے انڈومنٹس دیئے گئے ھیں ان پر خرچ کرنے کے بعد بھی یہ پیسہ باقی رھتا ھے ۔ ان پر خرچ کیا جاسکتا ھے ۔ یہ انڈومنٹ کے بارے میں مختصر سا جواب ھے ۔

میں سمجھتا ہوں کہ عالیجناب مجھے ساڑھے سات بجے تک تقریر کرنیکی اجازت دینگے - اسلئے کہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی وقت لے لیا ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—हमें कोअी अेतराज नहीं है।

مسٹر اسپیکر - آپ سوا سات تک اپنی تقریر ختم کیجئے -

شری بی - رام کشن راؤ - ساڑھے سات بجے تک اجازت دیجائے تو اچھا ہے - کیونکہ بعض چیزیں دوسرے موقعوں پر اس تفصیل کے ساتھ نہیں آئیں جس تفصیل کے ساتھ مجھے اب کرٹیسزم سننے کے بعد کہنے کا موقع ملتا ہے -

بورڈ آف ریوینیو کے بارے میں کہا گیا - میں نہیں جانتا کہ آنریبل ممبر کو کہاں یہ خیال پیدا ہوا کہ بورڈ آف ریوینیو کو ابالش (Abolish) کرنے کی رائے دنیا میں بہت سے لوگوں کی ہے یا حیدرآباد میں سوچنے سمجھنے والے کچھ لوگوں کی یہ رائے ہے - یہ غلط ہے - میں نہیں سمجھتا کہ یہ خیال آپ کے ذہن میں کیسے آیا - میں تو پہلی مرتبہ اسمبلی میں یہ سن رہا ہوں کہ بورڈ آف ریوینیو کو ابالش کرنا چاہئے - ابالش کر کے کیا کرنا چاہئے ؟ بمبئی میں بورڈ آف ریوینیو قائم کرنے کی کوشش کیجارہی ہے - مدراس میں موجود ہے - اس میں شک نہیں کہ راجہ جی نے حال ھی میں اس بارے میں سوچا تھا کہ اس کی شکل میں تبدیلی پیدا کیجائے ان سے میری بات چیت بھی ہوئی - لیکن آخر میں انہوں نے اسی بات کو مانا کہ اس سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہونے والا ہے پہلے بورڈ آف ریوینیو نہیں تھا - اس وقت اسٹابلشمنٹ پر جو خرچ ہوتا تھا میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں - اور یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ بورڈ آف ریوینیو کے قیام کے بعد (۱۰۵۳۰۲) روپیے کی سیونگ ہوئی ہے - پہلے صوبیداری تھی - اس کے ریوینیو اڈمنسٹریشن پر جو خرچہ تھا وہ (۹۸۰۹۰۲) روپیے تھا - اس میں سے (۵۹۰۹۶۴) روپیے روینیو سکریٹریٹ پر اور چار صوبیداریوں پر (۳۹۸۹۳۸) روپیے خرچہ ہوتا تھا - اسکے مقابلہ میں آج خرچہ (۸۲۵۶۰۰) روپیے ہے - یعنی سیکریٹریٹ اور بورڈ آف ریوینیو دونوں کو ملا کر اتنا خرچہ ہے - جس سے خرچ میں (۱۰۵۳۰۲) روپیے کی بچت ہوئی ہے - ایک بات تو یہ ہوئی - دوسری بات یہ ہے کہ فیگرس یہ بتلائینگے کہ ریوینیو سیکریٹریٹ پر (۲۶۱۶۰۰) روپیے خرچ ہوتے ہیں - پانچ لاکھ ۶۳ ہزار بورڈ آف ریوینیو کا خرچ ہے - یہ بھی دیکھ لیجئے کہ بورڈ آف ریوینیو کیا کام کرتا ہے - بورڈ آف ریوینیو سارے ڈسٹرکٹ کے ریوینیو اڈمنسٹریشن کو ایک جگہ کر کے کوآرڈینیٹ (Co-ordinate) کرتے ہوئے بنایا گیا ہے - پہلے چار سمت کی چار صوبیداریاں ہوتی تھیں - وہ صوبیداریاں اپنے اپنے ڈسٹرکٹس کو قابو میں رکھتی تھیں - اور وہیں ڈیسیشنس (Decisions) دیتی تھیں - کلکٹر کو وہ اختیارات نہیں تھے جو آج حاصل ھیں - آج کلکٹر اپنے ڈسٹرکٹ کا اڈمنسٹریٹیو ہیڈ (Administrative Head) ہے - اس زمانے میں نہیں تھا - تعلقدار صوبہ دار کے ماتحت تھے - کلکٹر ان معنوں میں ڈسٹرکٹ کے ہیڈ نہیں تھے جیسے

آج ھیں - بورڈ آف ریوینیو صرف ایک کوآرڈینیٹنگ باڈی (Co-ordinating body) تھی - کلکٹر کو جو اڈمنسٹریٹیو پاورس (Administrative Powers) انتظامی اختیارات حاصل ھیں ان میں بورڈ آف ریوینیو کچھ مداخلت نہیں کرتا - باھر سے کام کو کوآرڈینیٹ کرتا ھے - دوسری چیز یہ کہ بورڈ آف ریوینیو کے قیام کی وجہ سے یہ ھوا کہ ھر صوبیداری اپنے اپنے صوبہ میں پہلے الگ الگ سوچتی تھی - اب یہ صوبیداریاں اپنے اپنے صوبوں میں الگ الگ سوچنے کیلئے نہیں ھیں - اب پورا بورڈ آف ریوینیو بیٹھتا ھے - ڈسٹرکٹ کا کلکٹر تمام عہدہ داروں سے رپورٹس منگاتا ھے اور جو پالیسی ریوینیو بورڈ بناتا ھے وہ یونیفارم ھوتی ھے - اس سے پہلے کی میں کئی مثالیں کوٹ کرسکتا ھوں جب کہ ایک صوبہ میں ایک عمل اور ایک صوبہ میں ایک عمل ھوتا تھا - ایک یونیفارم اڈمنسٹریشن کی پالیسی چلانے کیلئے بورڈ آف ریوینیو کا رھنا ھی مفید سمجھا گیا - اور اسی وجہ سے دوسرے اسٹیٹوں میں بھی اسکو مفید سمجھکر اس میں مزید ریفارمس کئے گئے - اسکی بجائے آپ اس کو ابالشن کرنے کیلئے کہہ رھے ھیں - میں سمجھتا ھوں یہ واقعات کی لاعلمی کی وجہ سے ھے - اور مسائل پر غور نہ کرنے کا نتیجہ ھے - میں یہی سمجھتا ھوں - روزانہ ۱۲ سو رفرنسس بورڈ آف ریوینیو کو ھوتے ھیں - کسٹمس - اکسائیز - انڈومنٹ - یہ سب ڈپارٹمنٹس بورڈ آف ریوینیو کے ممبر کے ماتحت ھیں - کورٹ آف وارڈز بھی انہیں کے ماتحت ھے - اس سے پہلے ان کے الگ الگ ڈپارٹمنٹس تھے - ھمنے حکومت کی پالیسی کو آرڈینیٹ کرنے کیلئے ساری چیزیں بورڈ آف ریوینیو کے تحت کردی ھیں - یہ امپروڈ سسٹم (Improved system) ھے - اس کو ابالشن کرنے کی جو رائے دیگئی ھے وہ غلط رائے ھے - اس سے حکومت کو کوئی فائدہ نہیں ھوسکتا......

شری کے - وی - رام راؤ - ٹیننٹس وغیرہ کی جانب سے جو ریویژنس (Revisions) ھوتے ھیں وہ ھائیکورٹ میں جاتے ھیں - پھر بورڈ آف ریوینیو کیلئے کیا کام ھے - اور ریوینیو سیکریٹریٹ کس کام کیلئے ھے ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میں اسکا بھی جواب دیتا ھوں - جو فیصلے ھوتے ھیں ان پر قانون کے لحاظ سے عمل ھوتا ھے - جنکو مداخلت کا اختیار ھے وہ تو ھے - ھائیکورٹ کے انھینسڈ جورسڈکشن (Enhanced jurisdiction) میں رٹ پٹیشن (Writ petition) بھی ھے - آج تک جو قانون بنا ھے وہ اسی قسم کا ھے - رٹ پٹیشن کی سماعت کا اختیار ھائیکورٹ کو دیا گیا ھے اسلئے ھائیکورٹ میں کیسس جاتے ھیں - ورنہ پہلے ھائیکورٹ کا اختیار کم تھا - میں اسکو مانتا ھوں - لیکن اسکے باوجود ریوینیو ڈپارٹمنٹ کے اپنے جو رسڈکشن میں فصل خصومات کا کام شریک ھے اور اوسے اڈمنسٹریٹیو کام بھی کرنا پڑتا ھے - یہ ساری چیزیں کرنی پڑتی ھیں - کسی ایکٹ کی رو سے عدالتیں دست اندازی کرسکتی ھیں تو اسکی ذمہ داری بورڈ آف ریوینیو پر کیسے ھوسکتی ھے - آپ ایکٹ بدل دیجئے - یہ طئے کردیجئے کہ بورڈ آف ریوینیو کے فیصلے قطعی ھونگے تو وہ اپنی ذمہ داری سے بری ھوجاتا ھے - اسکا فیصلہ قطعی ھوجاتا ھے - اسکی ذمہ داری

اس پر نہیں ہے - یہ اسکا نقص نہیں ہے - میں تفصیلات میں جانا نہیں چاہتا - مدھیہ پردیش۔ اڑیسہ - ٹراونکور - کوچین تمام اسٹیٹوں میں ریوینیو بورڈس ہیں۔ بمبئی میں بورڈ آف ریوینیو کے قیام کی کوشش کیجا رہی ہے - چنانچہ ہمارے ہاں کے قانون کی کاپیاں اوس نے منگوائی ہیں۔ دوسری جگہوں سے بھی منگوائی گئی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں عنقریب وہاں بھی ریوینیو بورڈ قائم ہونے والا ہے۔ ایک آنریبل ممبر نے ایک خاص ممبر کے تقرر کے متعلق اعتراض کیا۔ میں بارہا کہہ چکا ہوں کہ میں انکے منہ لگنا نہیں چاہتا - میں اسکا جواب دینے کی ضرورت نہیں سمجھتا -

بورڈ آف ریوینیو کی ورکنگ اور بورڈ آف ریوینیو میں ڈیلے (Delay) کے بارے میں شکایت کیگئی - ڈیلے کی جو شکایت کیگئی ہے وہ تھوڑی بہت تحت کے دفاتر میں بھی ہوتی ہے - اس ڈیلے کو کس طریقہ پر دور کیا جاسکتا ہے اس سلسلے میں ڈیوولیوشن آف پاورس (Devolution of powers) اور ڈی سنٹرالائیزیشن (Decentra-lisation) اورکچھ دوسری تدابیر اختیار کرنے کے بارے میں حکومت غور کررہی ہے - نہ صرف کلکٹرس کی کانفرنسوں میں اسکی جانب توجہ دلائی جاتی ہے اور ڈسٹرکٹ کانفرنسیس ہوتی ہیں بلکہ سکرٹریز بھی کانفرنس کر کے ان ڈیلیز (Delays) اور رڈٹیپیزم (Red-tapism) کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں - اگر میں انکی تفصیلات بتلاؤں تو اس کیلئے ایک گھنٹہ لگیگا - اسلئے میں ان تفصیلات میں نہیں جاتا - میرے پاس پورے نوٹس موجود ہیں کہ ان خامیوں کودور کرنے کیلئے کیا کیا تدابیر اختیار کیگئی ہیں - یہ تدریجی مسئلہ ہے - اسکے سوا میں کچھ کہنا نہیں چاہتا - اب انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کے سلسلے میں میں کچھ کہونگا - میں تفصیل میں نہ جاؤنگا کیونکہ وقت کم ہے -

انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کے بارے میں بہت شد و مد کے ساتھ کچھ گرما گرم بحث ہوئی - حکومت پر یہ الزام عائد کیا گیا کہ حکومت پریس کو سبسیڈائز (Subisi-dise) کرکے اپنی اشتہار بازی کر رہی ہے اور اپنا راگ الاپنے کی کوشش کر رہی ہے اور دوسرے لوگوں سے طبلہ بجوارہی ہے - کیا کیا باتیں کہی گئیں ؟ میں آنریبل ممبرس دی اپوزیشن سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کا کرٹیسزم کر کے انہوں نے کیا فائدہ حاصل کیا - حکومت کی جانب سے جو بجٹ اس سلسلے میں پیش ہوا ہے وہ بلکہ سیدھا سادھا بجٹ ہے - ۷ لاکھ ۴۳ ہزار ۳۰ روپئے کا چھوٹا سا بجٹ ہے۔ میں جانتا ہوں کہ آپ سارے ہندوستان کے چوکھٹے سے ناراض ہیں - اسلئے میں دوسرے اسٹیٹوں کے فیگرس پیش کروں تو آپ کو اس سے اطمینان نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر آپ نقطہ نظر سے دیکھیں، ہماری جگہ پر بیٹھکر دیکھیں اور اس بجٹ کی جانچ کریں تو معلوم ہوگا کہ ہم دوسرے اسٹیٹس کے مقابلہ میں انفرمیشن اور پبلسٹی پر بہت کم خرچ کررہے ہیں - زیادہ نہیں خرچ کرر ہے ہیں - انکی آمدنی - انکے ایریا اور انکے پاپولیشن (Population) کے لحاظ سے جو خرچہ ہورہا ہےہم اپنی آمدنی اور اپنی

پاپولیشن کے مقابلہ میں کم خرچ کررہے ہیں - بہت شدومد کے ساتھ کہا گیا کہ پریس کو سبسیڈائز کیا جارہا ہے - آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن بتلائیں کہ حیدرآباد میں وہ کونسا اخبارتلنگی،انگریزی یا اردو یا کسی اور زبان کا ہے وہ کونسا اخبار ہے جسکو حکومت کی جانب سے ایک پائی بھی دیجاتی ہے - کونسا ہے؟ ,, پریس،، کے لفظ میں نیوز سرویس کو بھی شامل کرکے کہدیا گیا- کہنے لگے کہ اپنی تصویریں چھپا لیتے ہیں -

کیا نیوز سرویس کسی کی تصویریں بھیجتی ہے - نیوز سرویس کس طریقہ سے کام کرتی ہے اتنابھی اگر آنریبل ممبرس کو . . . .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—क्या अिनफरमेशन ब्यूरो की तरफ से पिछले नो कॉनफिडन्स मोशन (No Confidence Motion) के वक्त तमाम कॉंग्रेस मेंबरों की तकारीर और तसवीर नहीं भेजी गअीं थीं ताकि अुनको छाप दिया जाय? अिसको आप कंट्राडिक्ट (Contradict) कीजिये।

شری بی - رام کشن راؤ - بالکل کنٹراڈکٹ (Contradict) کرتا ہوں -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—में चैलेंज करता हूं।

شری بی - رام کشن راؤ - نہیں بھیجے گئے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मैं चैलेंज करता हूं। अगर यह गलत हो तो मैं असेंब्ली से रिजाअिन (Resign) करूंगा।

شری کے - وینکٹ رام راؤ - اس سلسلے میں آپ نے خود مان لیا ہے کہ انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کو پورے فوٹو بلاک بھیجے گئے ہیں - میں اسمبلی کے ریکارڈ میں یہ چیز بتلا سکتا ہوں -

شری بی - رام کشن راؤ - آنریبل ممبرس کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اخبارات والے اپنے پاس بلاکس رکھتے ہیں اور وہ . . . . .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अिस सिलसिलेमें मेरा चैलेंज है। आपसे कहता हूं कि आप अिसमें अिनवेस्टिगेशन (Investigation) कीजिये। हाअुस की कमिटी कायम करके अिसका अिनव्हेस्टिगेशन कीजिये। आपके अिनफरमेशन ब्यूरोकी तरफ से कांग्रेस मेंबरों की तकारीर भेजी गअीं, और अुनके ब्लॉक्स भेजे गये, और अखबारोंको सजेशन किया गया कि वे अुनको छापें और अुनकी पब्लिसिटी करें।

شری بی - رام کشن راؤ - یہ تو برابر ہوتا ہے اور ہوتا رہیگا -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—यह नहीं हो सकता।

شری بی - رام کشن راؤ - دس گنا ہوتا رہے گا !

[Interruption]

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—अैसा नहीं हो सकता है। असेंब्ली के बारे में नहीं हो सकता है गव्हर्नमेंट की आप दूसरे तरीके से पब्लिसिटी (Publicity) कर सकते हैं। लेकिन अिस तरह से असेंब्ली की तकरीर अेक पार्शालिटी (Partiality) के तौरपर अेक पार्टी के लिये अिस्तेमाल नहीं की जा सकती।

شری بی - رام کشن راؤ - یہ دنگل نہیں ہے۔ اس میں کوئی لڑنے کا معاملہ نہیں - آپ نے کرٹیسزم کردیا - اب میرا جواب بھی سن لیجئیے - جواب سننا پڑیگا - اسمبلی ہو چاہے کوئی اور مقام ہو - آپ اگر اس کی امید رکھتے ہیں کہ گورنمنٹ اپوزیشن پارٹی کی تشہیر کرنے کے لئے کیٹر (Cater) کریگی تو آپ کے لئے میں کیا الفاظ استعال کروں ؟ کیا آپ دنیا میں کسی گورنمنٹ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ اپوزیشن کی پارٹیز کے لئے وہ تشہیر کرے ؟ (Laughter) آپ اپنی نیوز سرویس (News service) نکالئے - آپ اپنے اخبارات نکالئے - تشہیر بازی کیجئے - اعلان بازی کیجئے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—आप अपनी कांग्रेस पार्टी की तरफ से अखबार निकालकर पब्लिसिटी कीजिये, लेकिन हाअुस का और नेशन का पैसा क्यों अिस तरह अेक तरफा तौर पर खर्च करते हैं ?

شری بی - رام کشن راؤ - گورنمنٹ کرسکتی ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—नहीं कर सकती। हाअुस प्रोसीडिंग्ज (Proceedings) बंद कीजिये, हमारा यहां बैठना बंद कीजिये, और हमारी बहस बंद कीजिये, फिर चाहे जो कीजिये

شری بی - رام کشن راؤ - اسمبلی کی اسپیچس کے بارے میں بھی ....

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—आपके टूर (tour) की पब्लिसिटी आप करसकते हैं उसके बारे में हम कुछ नही चाहते। लेकिन नोककॉनफिडन्स मोशन के वक्त हाअुस में। की गअी तकरीर में से अेक पार्टी की पब्लिसिटि डिपार्टमेंट की तरफ से छपवाने के लिये कहना अेक तरह से प्रेस को सबसिडाअीज (Subsidise) करना है।

شری بی - رام کشن راؤ - بالکل غلط ہے - میں یہ کرتا رہوں گا -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—फिर हम भी आपके अूपर क्रिटीसिजम (Criticism) करते रहेंगे।

Shri K. Venkatrama Rao : The Information Department cannot...........

شری بی - رام کشن راؤ - آنریبل ممبر بیٹھ جائیں - میں جب بولتا ہوں تو ڈسٹرب (Disturb) کرنے کی ضرورت نہیں -

شری سی ایچ - وینکٹ رام راؤ - اسپیکر کو بٹھانے کا اختیار ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - اس سے پہلے میں نے کسی کو ڈسٹرب نہیں کیا ہے - میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھے ڈسٹرب نہ کریں - میری بات سنیں -

اسمبلی کے ممبرس کی تشہیر کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی انتظام نہیں ہے -

اگر کسی وقت آنریبل ممبرس کی اسپیچس کو بھیجا جاتا ہے تو انفرمیشن ڈپارٹمنٹ کی طرف سے بھیجا جاسکتا ہے - مجھے تو شکایت یہ ہے کہ آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے جنرل بجٹ پر جو تقریر کی آج پریس میں اس کے چار کالم آتے ہیں اور میرے دو کالم بھی نہیں آتے - مجھے شکایت ہے، آپ کو شکایت نہ ہونی چاہیئے - آپ پریس کو بلاک میل (Black mail) کررہے ہیں جو یہ بیان کررہے ہیں کہ پریس کو گورنمنٹ سبسیڈائز کرتی ہے - اس طرح سے پریس کو بلاک میل کرکے حکومت پر تنقید کرکے آپ زیادہ پبلسٹی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس مقصد میں آپ نا کامیاب رہیں گے - میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ پریس ڈر کر آپ کی زیادہ پبلسٹی نہیں کریگا - آپ کہیئے کہ سبسیڈ آئز کررہے ہیں - کیا سبسیڈ ائز کررہے ہیں ؟ گورنمنٹ نیوز سرویسس کو برابر سبسیڈی دیتی ہے - نیوز سرویس کو ہندوستان کے ہر اسٹیٹ کی گورنمنٹ دیتی ہے - میرے پاس فیگرس ہیں - یو پی - مدراس - بمبئی - بنگال ہر جگہ سے سبسیڈی دی جاتی ہے - (Subsidy) رشیا میں بھی دی جاتی ہوگی میں کوئی سوال اوس طرف کا اٹھانا نہیں چاہتا ورنہ وہ غصہ میں آجا ئیں گے -

ایک آنریبل ممبر :- کون غصہ میں آرہے ہیں ؟

شری بی - رام کشن راؤ - ان کی مالی حالت - اخلاقی حالت - ان کا اسٹانڈرڈ - ان کا معیار بلند نہیں ہے - خاص کر ان کی مالی حالت بلند نہیں ہے کہ وہ نیوز سرویس سے خرید سکیں - جب نہیں خرید سکتے تو وہ بھی محروم رہینگے اور گورنمنٹ بھی - انفرمیشن ڈپارٹمنٹ اور نیوز سرویسس (پی - ٹی - آئی اور یو پی - آئی) نہوں تو آپ کی اسمبلی کی پروسیڈنگس (آنریبل وی - ڈی - دیشپانڈے نے وہ جو تقریر کی) دلی تک جانے ہی نہ پائینگی - تو ہم ان کو کیا دیر ہے ہیں - ہم ان کو خاص طور پر کچھ زیادہ اس وجہ سے دیرہے ہیں کہ ان کے اسٹابلشمنٹ کے چارجس کے لئے بھی ان کے پاس کوئی گنجائش نہیں نکلتی - کوئی دوسرے اخبارات اگر ان کے نیوز کو خرید تے جیسا کہ مدراس - بمبئی اور کلکتہ میں ہوتا ہے تو ان کو ان کے معاملات اور ہماری حیثیت کے لحاظ سے کم سبسیڈی دیتے - میں مانتا ہوں کہ ان کے مقابلہ میں کچھ زیادہ رقم دے رہے ہیں اور اس وجہ سے دیرہے ہیں کہ اس کے بغیر ان کی نیوز سرویس تک نہیں سکتی - میں کئی ایسی مثالیں دے سکتا ہوں کہ پی - ٹی - آئی - یو - پی - آئی اور اے این - یس سے ایسی انڈکی سنڈ خبریں نکلیں - جہاں ین کئے بغیر غیر ذمہ دار خبریں دینے کی وجہ سے لوگ شبہ میں پڑ گئے - پھر بھی آپ کہتے ہیں [illegible] دلیری سے کہتے ہیں کہ حکومت

سبسیڈ ائز کرتی ہے - ہاں سبسیڈ ائز کرتی ہے - پریس کی جو حالت ہے اس کے لئیے ٦ -
اخبارات کے مقابلہ میں شکایت کرنا ضروری ہوگیا - وہاں تو دوسری پارٹیز کے پریس کو
دبایا جاتا ہے - اگر اس قسم کے طریقہ یہاں اختیار کئیے جائیں تو پھر معلوم ہوگا کہ

Cheers

آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن اور دوسرے آنریبل ممبرس . . . .

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—तो क्या आप अुनकी कॉपी कर रहे हैं ?

شری بی - رام کشن راؤ - ہاں جو چیز اچھی ہے - آپ کے دیش کی جو اچھی چیز ہے
اس کی کاپی میں کیوں نہ کروں ؟ میں بتلانا چاہتا ہوں کہ کوئی اور ارسپانسبل (Irresponsible)

cheers

شخص کے سوائے دوسرا شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ حیدرآباد کی گورنمنٹ پریس کو
سبسسیڈائز کر کے اپنی تشہیر کرتی ہے - آج دیکھیئے کہ اخبارات میں کیا نکلتا ہے -
ایک پائی بھی ہم کسی اخبار کو نہیں دیتے ہیں - اخبار کے ایڈیٹر اور تصویریں چھاپنے
والوں کو ضروری خبریں پی - ٹی - آئی یو - پی - آئی اور اے - ین - یس - کے ذریعہ سے دیتے
ہیں - جو صحافت ہے ان میں سے آج فرسٹ ریٹ نیوز سرویس کوئی نہیں خریدتا - ایک
دکن کرانیکل ہے جو سکنڈ ریٹ نیوز خریدتا ہے - باقی اخبارات صفاچٹ میدان . . . . . .

شری سید اختر حسین - صحافت کی جو حالت ہے . . . .

شری بی - رام کشن راؤ - میں ڈسٹرب ہونا نہیں چاہتا - آنریبل ممبر معاف کریں
تو اچھا ہے - اخبارات کی جو حالت ہے اس کے باوجود بھی کہتے ہیں کہ آپ پریس کو
سبسیڈائز کرتے ہیں اگر مجھے غصہ آتا ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس میں
صداقت ہے اور صداقت کی وجہ سے ہی میں انڈگننٹ (Indignant)
ہوں - (Cheers and Langhter) آپ کارٹونس دیکھے ہوں گے پنڈت جواہر لعل نہرو کے
میرے اور دوسرے لوگوں کے - کئی مرتبہ - جس زبان سے آپ یہاں بولتے ہیں اسی
زبان سے اخبارات میں محاذ کی سپورٹ میں جو اخبارات ہیں ان میں یہ چیزیں آتی ہیں -
ان کے ایسے ہی الفاظ ہوتے ہیں اور ایسے ہی فریزس (Phrases) ہوتے ہیں
جس طریقہ سے کہ محاذ کے آنریبل ممبرس نے یہاں استعمال کئے ہیں . . .

شری کے - وینکٹ رام راؤ - محاذ کا کوئی اخبار نہیں ہے -

شری بی - رام کشن راؤ - محاذ کا نہیں ہے - محاذ کے سپورٹرس (Supporters) ہیں -
گورنمنٹ کا کوئی ایک اخبار بھی سپورٹر نہیں ہے -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—यह तो गव्हर्नमेंट की हालत है ।

شری انا جی راؤ گوانے (پربھنی) - یہ گورنمنٹ کی پاپولاریٹی (Popularity) ہے !

شری بی - رام کشن راؤ - بالکل ٹھیک - میں مانتا ہوں ۔

Mr. Speaker : Hon. Members should address only the chair and not speak across the table.

شریمتی آر و ٹلا کلادیوی - پھر دوسرے اتنا کیوں چلا رہے ھیں ؟

شری بی - رام کشن راؤ - میں صرف اتنا عرض کردینا چاھتا ھوں کہ اس بارے میں جو بحث ھوئی بہت گرم ھوئی - اس بحث کے نتیجہ کےطور پر آنریبل ممبرس کو فائدہ بھی نہیں ھوا اور پریس کو بلاک سیل کرکے وہ گھاٹے میں ھی رہے -

اب دوسری چھوٹی چھوٹی چیزیں بہت ھیں - حیدرآباد ھاؤز - نیپین ھاؤز - میں ان تمام کے بارے میں کچھ دینا چاھتا ھوں - یہ جو باھر کی پراپرٹیز ھیں ان سب کو بیچنے کی کوشش کی جا رھی ھے - کچھ کے نگوشئیشنس (Negotiations) قریب قریب ختم ھوے ھیں - حیدرآباد ھاوز جو دلی میں ھےاس کے لئے کوئی خریدار نہیں مل رہا ھے - گورنمنٹ آف انڈیا بھی اس کو استعمال کر رھی ھے - ہم کو کرایہ دیڑھی ھے اور اس سے ھم کو کوئی ۳۰ ھزار سالانہ کی آمدنی ھوتی ھے ان میں جو گسٹس آتے ھیں وہ پے انگ گسٹس (Paying Guests) ھوتے ھیں - جن روسں میں وہ ٹھیرتے ھیں ان کا کرایہ ادا کرتے ھیں - بمبئی ھاؤز کے پے منٹس (Payments) ھم کو ملتے ھیں - اس سے کچھ آمدنی ہنی ھرتی ھے - پہلے یہ نہیں ھوتی تھی - یہ نئے رولس اکانمی کی خاطر بنائے گئے ھیں - اب رھی یہ بات کہ ان تینوں چاروں ھاؤزس کو بیچ دیا جائے تو اس کے لئے کوشش کی جا رھی ھے - ظاھر ھے کہ ان کو اونے پونے داموں پر بیچنے کی خواھش ھو تو میں اس کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ھوں - جب تک مناسب دام نہیں آئیں گے نہیں بیچینگے اور اس وقت تک میٹینس کے لئے جو چارجس ھوں گے وہ برقرار رھیں گے اور اس کو ایک ریزنیبل میان - میان آف پروڈنس (Man of prudence) جس طرح اپنی پراپرٹی کو مینیج (Manage) کرتا ھے ، اسی طریقہ سے ھم اپنی پراپرٹی کو مینیج کریں گے - اس کے بارے میں آپ جو کچھ کہتے ھیں اس کی تفصیلات کہ میں کتنے میں بیچوں گا ظاھر ھے کہ میں ھاوز میں نہیں بتلاؤں گا - صبح میں بھی نہیں بتلایا اب بھی نہیں بتلاتا - یہ خلاف مصلحت ھے - لیکن اتنا عرض کردینا چاھتا ھوں کہ جو غیر ضروری جائیدادیں ھیں ان کو ھم نکالنے کی کوشش کر رہے ھیں - آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ پورنا پراجکٹ کے لئے یہ روپیہ خرچ کیا جا سکتا ھے - پورنا پراجکٹ کے لئے خرچ کرنے کے لئے ھم تیار رھیں گے اور جو اشواسن آنریبل منسٹر قار پی - ڈبلیو - ڈی - نے دیا ھے اس کو میں دھراتا ھوں کہ وہ کام برابر کیا جائے گا -

اب دوسری کچھ چھوٹی موٹی چیزیں ھیں جن کے لئے میں اور پانچ منٹ لیکر اپنی تقریر ختم کرتا ھوں - سوشل سروس ڈپارٹمنٹ کے سلسلہ میں بہت سی باتیں کہی گئی ھیں - اسی کے متعلق کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں - چھوٹی چیزوں کو چھوڑ دیا جاتا تو اچھا تھا - سوشل سروس ڈپارٹمنٹ کے لئے ھیں آپ کہ سکتے ھیں ۲ لاکھ کا

جو فیگر ہے اس میں تین چار چیزیں ہیں - در اصل بعض آنریبل ممبرس کو یہ غلط فہمی ہورہی ہے کہ یہ فیگر صرف ہریجن ولفیر کی اسکیم سے متعلق ہے - لیکن ایسا نہیں ہے - بلکہ ٹرائیبل ولفیر اسکیم - ہریجن ولفیر اسکیم اور بیاک ورڈ کلاسس کی دوسری چار پانچ اسکیمیں ، سب ہی اس میں ہیں - ان مدات کی صرف تفصیل بتلاتا ہوں - سوشل سرویس ڈپارٹمنٹ کے کیڈر میں آفیسرس اور اسٹابلشمنٹ کے لئے صرف ایک لاکھ (۹۶) ہزار مانگے گئے ہیں اور چلڈرن پروٹکشن سکشن (Children protection section) کے لئے (۵۸) ہزار مانگے گئے ہیں - یہ دونوں ملا کر (۲) لاکھ (۵۴) ہزار ہوتے ہیں ، جو ڈیمانڈ نمبر (۴۷ یا ۴۸) میں بتلائے گئے ہیں - ہریجن ولفیر کے لئے ۸ لاکھ ۷۰ ہزار جو اسٹیٹمنٹ گورنمنٹ نے خاص طور پر رکھے ہیں وہ یہ ہیں - امیلیوریشن آف بیاک ورڈ کلاسس (Amelioration of Backward classes) کے لئے سنہ ۵۳ - ۵۴ ع میں ۱ لاکھ ۶۶ ہزار ۲ سو اور ۱ لاکھ ۷۶ ہزار شریک کئے گئے تھے یہ وہ رقمیں ہیں جو اس سال کے بھی لئے ہیں - شیڈولڈ کاسٹ فنڈ کے لئے ۱۰ لاکھ بجٹ میں شامل ہیں - یہ بھی اس میں شامل ہے اور گرانٹ ان ایڈ (Grant-in-aid) جو سنٹرل گورنمنٹ کی طرف سے ہے وہ بھی اس میں شامل ہے - اس سال کی نسبت بیاک ورڈ کلاسس اور ہریجن ولفیر کے کاموں کی تفصیلات بیان کرنے کے لئے وقت نہیں ہے - لیکن یہ بد قسمتی ہے کہ سنٹرل گورنمنٹ کا جو سینکشن آیا وہ کچھ لیٹ (Late) آیا - فبروری کے مہینے میں آیا - اکثر لیٹ آیا - پہلے نہیں آیا بلکہ بعد آیا - اس طریقہ سے اسٹیٹ کے بجٹ میں رقم معین کرنے میں دیر ہوئی - لیکن پھر بھی فبروری سے پہلے اسٹیٹ کی رقم ریلیز (Release) ہوئی - لیکن یہ ضرور ہے اور واقعہ ہے کہ سنٹر کی رقومات اور ہماری رقومات بھی کچھ لیٹ ریلیز ہونے کی وجہ سے خرچ نہ ہوسکیں - اس کا ہمیں افسوس ہے - اس کے لئے ہم نے سنٹرل گورنمنٹ پر پریشر (Pressure) ڈالا ہے اور انہوں نے ہم سے یہ وعدہ کیا ہے کہ آئندہ سال کے لئے ان کے جو گرانٹس ہوں گے بہت جلد ان کی منظوری دیجائیگی - ہم نے ان سے یہ بھی خواہش کی ہے کہ نان لیپسیبل گرانٹس (Non lapseable grants) دئے جائیں تاکہ منظوری دیر سے آنے پر بھی ہم ان رقومات کو خرچ کرسکیں اور ان کا پورا پورا استعمال کیا جاسکے -

اب اس سلسلہ میں ایک ہی پائنٹ کا جواب دیتا ہوں اور وہ یہ کہ بہت سے آنریبل ممبرس نے خاص طور پر شیڈولڈ کاسٹس اور ہریجن سے اپنی ہمدردی کا اظہار کیا - میں یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ وہ محض دکھاوے کے لئے کہے ہیں لیکن جس انداز میں یہاں تقریریں کی گئیں اس کے لئے مجھے ضرور یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ وہ اس طرح مبالغہ آمیز انداز میں کی گئیں کہ اگر ان کو کروکوڈائل ٹیرس (Crocodile tears) کہا جائے تو مبالغہ نہوگا اس لئے کہ یوں تو ٹیرس کی گنجائش ہے - سچے ٹیرس سچے آنسو بہانے کی گنجائش

ہے اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرتا - لیکن جیسا کہ میں نے اس سے پہلے بھی کہا ہے کہ جتنی چیز ہے اتنا کہا جائے تو وہ آنسو سچے ہوتے ہیں- لیکن اگر کوئی اونین (Onion) ہاتھ میں لیکر یوں یوں کرے اور آنکھ پونچھ لے - ہاتھ میں پیاز لیکر آنکھوں سے آنسو نکالے تو اس کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ تصنع کے آنسو ہیں - یا پھر کسی دوسرے شخص پر حملہ کرنے کے لئے تیسرے شخص کی نسبت آنسو بہائے جائیں تو ایسے شخص کی بات تصنع سے خالی نہیں سمجھی جائیگی - بات یہ ہے کہ جو کام ہورہا ہے وہ ہورہا ہے - میں نے کبھی یہ دعوی نہیں کیا کہ پوری ضروریات ہریجنوں کی یا سارے لوگوں کی تکمیل پارہی ہیں- ہمارے پاس بہت سی اسکیمس ہیں- اگر ان میں کچھ نقائص ہوں تو آنریبل ممبرس کو یہ اختیار ہے کہ وہ آئیں اور بتائیں کہ فلاں اسکیم میں یہ نقص ہے - لیکن یہ ہے - وہ ہے - اس طریقہ سے اگر کہا جائے تو درست نہیں - بہت سے آنریبل ممبرس نے لاعلمی کے باعث یہ کہا کہ زمین کہاں تقسیم کی گئی- یہ تو شنکراچاری کی مایا ہوگئی- اس کے لئے پروپوزلس ہیں - ہر دوسرے تیسرے مہینے سوالات کے ذریعہ اس کے فیگرس معلوم کئے جاتے ہیں- پھر کہتے ہیں کہ یہ تو ایسا معلوم ہورہا ہے کہ فیگرس ہی فیگرس ہیں زمین کہیں تقسیم نہیں کی گئی-

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—हाअुस साअिट (House Site) के लिये फायनान्स डिपार्टमेंट से जो प्रपोजल पेश किया गया था अुसके लिये अिनकार क्यों किया गया? क्या अुनके लिये हाअुस साअिट की जरूरत नहीं है?

شری بی رام کشن راؤ- ہاؤز سائیٹس کی ضرورت نہیں ہے - ایسی بات نہیں ہے - میں صرف ایک دو فیگرس بتا کر اس مسئلہ کو ختم کرتا ہوں - اگر وقت ہوتا تو میں ضلع واری تفصیل بتاتا - لیکن صرف ٹوٹل دیدیتا ہوں - جو زمین اسپیشل لاؤنی رولس کے تحت اور اس کے انفورسمنٹ (Enforcement) کے بعد سے آج تک پٹہ پر دی گئی اور جو فیگرس آنریبل ممبرس کو سپلائی کئے گئے ہیں یعنی (۵۰) ہزار یکر وہ گزشتہ سال (۵۳-۱۹۵۲ع) کے فیگرس ہیں - اسی طریقہ سے (۲۱۲) یکر ہاؤز سائیٹس کے لئے جو دئے گئے وہ گزشتہ سال کے فیگرس ہیں- اب میں آپ کو ٹوٹل فیگرس بتلاتا ہوں- آپ سے امید تو نہیں ہے کہ آپ مجھے مٹھائی دینگے لیکن پھر بھی مٹھائی کھانے کی امید سے بول رہا ہوں (ایک قصہ یاد آیا اوس پر مٹھائی کا لفظ یاد آیا) میں آپ کو یہ بھی بتادونگا ابھی تین اضلاع سے ہمارے پاس اپٹوڈیٹ فیگرس (Up-to-date figures) نہیں آئے ہیں- اس وجہ سے ان کے فیگرس اس میں شامل نہیں ہیں- ان کو چھوڑ کر گزشتہ تین سال میں سنہ ۵۰ع سے لیکر آج تک ایک لاکھ [illegible] ہزار ایکر . . . .

[illegible] :— वे तीन जिला कौन से हैं ?

شری بی - رام کشن راؤ - بیدر - محبوب نگر - اور پربھنی ھیں - ان تینوں کے اپٹوڈیٹ فیگرس نہیں ھیں - ان کے پہلے فیگرس سوجود ھیں لیکن حال کے فیگرس نہیں ھیں - یہ فہرست اس کے پیشتر کی ھے - اس وجہ سے اس کو شریک نہیں کیا گیا - (۱,۰۷,۳۱) ایکر (۲۰) گنٹے زمین گذشتہ تین سال میں ھریجنوں - بیک ورڈ کلاسس کو مختلف اضلاع میں تقسیم کی گئی - اس طریقہ پر گزشتہ تین سال میں ھریجنوں کو ھاؤز سائیٹس کے لئے (۳۰۰۵) ایکر (۱۸) گنٹے زمین تقسیم کی گئی - اس سے متعلق بھی ضلع اورنگ آباد اور حیدرآباد ڈسٹرکٹ کے فیگرس آئے ھیں - اس لئے اس میں دو ضلعوں کے فیگرس شامل نہیں ھیں - یہ اسپیسفک (Specific) سوال آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کیا تھا کہ ھاؤز سائیٹس کے متعلق رپورٹ جب منظوری کے لئے فینانس ڈپارٹمنٹ میں گئی تو کیوں فینانس ڈپارٹمنٹ نے اس کو نامنظور کیا - سارا ھاؤز اور دنیا جانتی ھے کہ فینانشیل اسٹرنجنسی (Financial stringency) کی وجہ سے جتنی رقم سہیا کی گئی اس سے بڑھ کر دینے کی گنجائش نہیں تھی - اس لئے انہوں نے نا منظور کیا - گورنمنٹ کی اس میں کیا پالیسی ھوسکتی ھے ؟ اگر کہیں سے پانچ پچاس کروڑ روپے آجائیں تو اس مد کے تحت بھی زیادہ رقم شریک کرسکتے ھیں -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—आखिर अुन्होंने मांगा कितना है, कितना दिया गया है ?

شری - بی رام کشن راؤ - اس وقت نہیں بول سکتا - آنریبل ممبر کوئی کوئسچن کر کے مجھ سے پوچھیں - لیکن دراصل پانچ لاکھ روپئے اس کے لیے ڈسٹرکٹ کلکٹرس کو دیئے گئے ھیں - اصل میں دقت کہاں ھوتی ھے میں آپ کو بتانا چاھتا ھوں - زمین تقسیم کرتے وقت گاؤں والے عذرداریاں پیش کرتے ھیں اور کارروائی کو طوالت میں ڈالتے ھیں - یہ ھمارے ساج کا دکھ دائک سنگھٹن ھے - جسکی وجہ سے ایسا ھوتا ھے - لیکن حکومت پر آپ کیوں اعتراض کرتے ھیں - اپلیکیشنس پنڈنگ ھوتے ھیں اسکی وجہ سے بھی دیر ھوتی ھے - لیکن اس کی وجہ سے حکومت کی پالیسی پر الزام نہیں لگا سکتے -

میں بہت سی باتوں کو چھوڑ دیتا ھوں اس وجہ سے کہ مجھے ان کا جواب دینے کا موقع نہیں ملا اور نہ ھی وقت ھے - لیکن میں اپنی تقریر ختم کرتے ھوئے آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن اور سب لوگوں کو یہ یقین دلانا چاھتا ھوں کہ جنرل اڈمنسٹریشن کے تعلق سے میرے جو بھی ڈیمانڈس ۳-۲۷-۴ وغیرہ پیش ھوئے ھیں وہ اکنامیکل ڈیمانڈس (Economical demands) ھیں - اس میں [illegible] کی گئی ھے اور اس کو رٹرنچ کیا گیا ھے - اس کے ساتھ ساتھ ھم نے ڈپارٹمنٹس افیشنسی بڑھانے کی بھی حتی الوسع کوشش کی ھے - میں افیشنسی کے مکمل ھونے کا دعوی نہیں کرتا - ھر بڑھتی ھوئی اور اڈوانس ھوتی ھوئی حکومت میں ترقی کی گنجائش موجود ھوتی ھے - لیکن اگر ھم یہ سمجھیں کہ ھمارے پاس ترقی کی گنجائش ھی

نہیں ہے تو ہم اسٹیٹک (Static) ہو جائینگے - گویا یہ ہماری موت کی دلیل ہوگی۔
ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں اور ہر زندہ رہنے والے اڈمنسٹریشن میں ترقی کی گنجائش
ہوتی ہے - اس گنجائش کو اپریشیٹ (Appreciate) کرتے ہوئے
اسمبلی کو اس پر غور کرنا چاہئے - اتنا عرض کرتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا
ہوں -

Mr. Speaker : Now I shall put the cut motions to vote.

Demand No. 14—*General Administration*.—Rs. 68,89,367.

Abolition of State Scholarship Committee

Shri B. D. Deshmukh (Bhokardhan-General) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Financial Adviser, Civil Supply & Rationing

Shri J. Anand Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Saloons and Sidings

Shri L. N. Reddy (Vardhannapet) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Top-heavy Expenditure on Secretariat

Shri M. Buchiah : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Red-tapism in disposing of the cases in districts by Revenue Department

Shri Vishvanath Rao Soore (Luxcttipet-General) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the Revenue Department

Shri R. P. Deshmukh (Gangakhed) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the State Scholarship Committee

Shri Ankushrao Ghare (**Partur**) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the Department of Information and Public Relations

Shri Ankush Rao Ghare : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the General Administration Department

Shri Ankush Rao Ghare :I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Discretionary Grants of Ministers

Shri Ch. V. R. Rao (Karimnagar) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Religious Endowments

Shri A. R. Gavane : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the Board of Revenue

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100. "

The motion was negatived.

Tour expenses of the Ministers

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100. "

The motion was negatived.

Working of the Rajpramukh's Secretariat

Shri Syed Akhtar Hussain : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Rural Publicity Scheme of Information Department

Shri K. L. Narsimha Rao (Yellandu-General): I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Delay in Codification of Service Rules

Shri V. D. Deshpande : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of Planning and Development Department.

Shri V. D. Deshpande : It was not discussed. So I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Purchase of new Cars

Shri Ch. V. R. Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Delay in disbursing Government Dues

Shri J. Anand Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Top-heavy Administration

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

General Administration of the State

Shri Sharan Gowda Inamdar (Andola-Jewargi): I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was , by leave of the House , withdrawn.

Compulsory Retirement of Government Servants

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 14 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

Necessity of retaining 'Officer-in-charge, Cash Grants'

Shri R. P. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Failure of the Government to take steps for the Disintegration of the State

Mr. Speaker : The question is :

"That the Grant under Demand No. 14 be reduced by Re. 1."

The motion was negatived.

Shri Pendam Vasudeo : I demand a division, Sir.

The House then divided

Ayes ..48 Noes ..78

The motion was negatived.

Information Department

Shri Pendam Vasudeo : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Failure of Government to eradicate corruption

Shri K. L. Narasimha Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Abolition of Revenue Board

Shri K. Venkatrama Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Abolition of 'Atiyat' Office

Shri K. Venkatrama Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Failure of Government to reorganise taluks on linguistic basis

Mr. Speaker: The question is:

That the Grant under Demand No. 14 be reduced by Re. 1.

The motion was negatived.

Question of Passports

Shri V. D. Deshpande: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the Finance Department

Shri V. D. Deshpande: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Top-heavy expenditure on administrative services

Shri Annajirao Gawane: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Failure of Government to work for the abolition of the institution of Rajpramukh

Mr. Speaker: The question is:

"That the Grant under Demand No. 14 be reduced by Re. 1,"

The motion was negatived

Working of Supply Department

Shri J. Anand Rao: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Economy in expenditure on Ministers

Shri Syed Hasan : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of General Administration Department

Shri Syed Hasan : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of Board of Revenue

Shri Syed Hasan : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Necessity of Devolution of Powers in the Administration

Mr. Speaker : The question is :

"That the Grant under Demand No.14 be reduced by Re.1."

The motion was negatived.

Necessity of removing the disparities between the salaries of high paid and low paid officers

Mr. Speaker : The question is :

"That the Grant under Demand No. 14 be reduced by Re.1"

The motion was negatived.

Necessity of regulating the tour programmes of Ministers

Mr. Speaker : The question is :

"That the Grant under Demand No.14 be reduced by Re. 1"

The motion was negatived.

Mr. Speaker: The question is :

"That a sum not exceeding Rs. 68,89,367 under Demand No. 14 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

The motion was adopted.

Demand No. 47—Social Service Department–Rs. 2,54,000

Failure of Government to open schools and dispensaries in the tribal areas

Mr. *Speaker:* The question is :

"That the grant under Demand No. 47 be reduced by Rs. 100.

The motion was negatived.

Working of the Social Service Department

Shri R. P. Deshmukh: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the Children Protection Establishment

Shri Ankushrao Ghare: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was by leave of the House withdrawn.

Inabil'ty of Government to provide adequate medical and educational facilities to the tribal population in the State

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 47 be reduced by Re. 1."

The motion was negatived,

Urgency of tackling the economic aspects of Backward Classes in the State

Mr. Speaker: The question is :

"That the grant under Demand No. 47 be reduced by Re. 1"

The motion was negatived.

Welfare Measures for Backward Classes

Shri B. Krishniah (Khammam-General) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of Social Service Department

Shri Ram Rao Aurgaonkar (Georai) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: The question is :

"That a sum not exceeding Rs. 2,54,000 under Demand No. 47 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

The motion was adopted.

Demand No. 48–Harijan Welfare Scheme–Rs. 27,23,200.

Failure of Government to provide house sites for Harijans

Mr. Speaker: The question is :

"That the grant under Demand No. 48 be reduced by Rs. 100."

The motion was negatived.

Policy of the Government in not taking proper steps to provide free house-sites to Harijans

Mr. Speaker: The question is :

"That the grant under Demand No. 48 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Inadequate educational facilities to Harijan Students

Shri Gopidi Ganga Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Failure of Government to take adequate ameliorative measures for Harijans

Mr. Speaker: The question is :

"That the grant under Demand No. 48 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Working of the Scheduled Castes Trust Fund

Mr. Speaker: The Question is :

"That the Grant under Demand No. 48 be reduced by Rs. 100".

The motion was negatived.

Inadequate provision for the Harijan Welfare Scheme

Shri M. Buchiah: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Working of the Harijan Welfare Scheme

Shri Ankushrao Ghare: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Land Assignment policy of the Government

Shri Gopidi Ganga Reddy: I beg leave of the House to withdraw my cutmotion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Failure of the Government to provide house-sites for the Harijans

Mr. Speaker: This need not be put to vote, because a similar motion has already been negatived.

Failure of the Government to provide house-sites in the villages for the Harijans

Mr. Speaker: This too need not be put to vote, because a similar motion has already been negatived.

Forced labour from Harijans.

Mr. Speaker : The question is :

"That the grant under Demand No. 48 be reduced by Re. 1".

The motion was negatived.

Granting of patta lands to Harijans

Shri Singi Reddy Venkat Reddy (Nastlapur) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Inadequate provision of drinking water wells for Harjians

Shri K. L. Narsimha Rao : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Abolition of Untouchability

Shri K. Ramchandra Reddy : (Ramannapet) : I beg leave of the House to withdraw my cut motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Government's policy on Harijan Welfare Scheme

Shri Ganpath Rao Waghmare : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

"That a sum not exceeding Rs. 27,23,200 under Demand No. 48 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Mr. Speaker : There are no cut motions to Demand No. 54. I shall put that Demand also to vote.

The question is :

"That a sum not exceeding Rs. 12,360 under Demand No. 54 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

*Demand No. 55—Delhi Palace —Rs.*1,13,020.

Disposal of the Delhi Palace

Shri K. Rajmallu (*Luxettipet-Reserved*) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Maintenance of Delhi Palace

Shri A. Y. Kavade (Kallam) : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Burden on the Finances of the state due to the retention of palace.

Shri Annajirao Gavane : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

"That a sum not exceeding Rs. 1,13,20 under Demand No. 55 be granted to the Rajpramukh to defray the several

charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh."

The motion was adopted.

Demand No. 56—Napean House Bombay,—Rs. 50,410.

Disposal of the Napean House, Bombay.

Shri K. Rajmallu: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Shri Annajirao Gavane: I beg leave of the to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Expenditure on Napean House, Bombay

Shri R. P. Deshmukh: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: The question is:

"That a sum not exceeding Rs. 50,410 under Demand No. 56 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh".

The motion was adopted.

Demand No. 62—Territorial & Political Pensions—Rs. 10,00,000

Abolition of Mansabs and Mahawats

Mr. Speaker: The question is:

"That the grant under Demand No. 62 be reduced by Rs. 10,00,000".

The motion was negatived.

Shri Annajirao Gavane: I demand a division.

Shri B. Ramakrishna Rao: Mr. Speaker, Sir, I just want to know as a matter of information whether a demand for division is granted as a matter of course in order to satisfy the desire of the Member.......

Mr. Speaker: When I say I think the motion is lost, any member can challenge it.

Shri B. Ramakrishna Rao: If I understand the conventions correctly, it is only when there is a reasonable doubt about the decision a Member should ask for division.

Mr. Speaker: But the matter is left to the choice of the Member. I decide the result only on the volume of the voice.

Shri B. Ramakrishna Rao: It is not exactly a matter of choice. I am asking for exposition of a convention. Whether anybody can ask for a division at any time he likes, even when there are no reasonable apprehensions of a mistake in judging the volume of the voice, on the part of the Speaker.

Shri V. D. Deshpande: Members have got a right to know the volume of opinion in the House *i.e.*, for and against a motion.

Mr. Speaker: There need not be much discussion about this.

Shri B. Ramakrishna Rao: It is not the convention if I understand it correctly.

The House then divided.

Ayes .. 46 Noes .. 75.

The motion was negatived.

Advisability of continuing Territorial & Political Pensions

Shri Annajirao Gavane: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House withdrawn.

Abolition of Cash Grants

Shri K. Venkatrama Rao: I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker: The next cut-motion of Shri B. D. Deshmukh is similar to that of Shri K. Ananth Reddy, which has already been decided. So, it need not be put to vote.

Advisability of continuing territorial and political pensions.

Shri R. P. Deshmukh : I beg leave of the House to withdraw my cut-motion.

The motion was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

" That a sum not exceeding Rs. 10,00,000 under Demand No. 62 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh. "

The motion was adopted.

Demand No. 68—*State owned Landing Grounds—Rs.* 59,800.

Rise in expenditure on State-owned Landing Grounds

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 68 be reduced by Rs. 100 ".

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That a sum not exceeding Rs. 59,800 under Demand No. 68 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh ."

The motion was adopted.

*Demand No. 74—Non-I.S.F.—Rs.*11,900.

Working of Non-I.S.F.

Mr. Speaker : The question is :

" That the grant under Demand No. 74 be reduced by Re. 1."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

" That a sum not exceeding Rs. 11,900 under Demand No. 74 be granted to the Rajpramukh to defray the several charges that would come for payment during the course of the year ending 31st day of March, 1955. The Demand has the recommendation of the Rajpramukh. "

The motion was adopted.

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Monday, the 15th March, 1954.
